

معجم لزم عربی

حصہ دوم

مؤلف

ڈاکٹر سعید احمد عینایہ اللہ
مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

ناشر

المکتبۃ الاسلامیہ
باب العمرة
مکتہ المکرمۃ

”حقوق طبع محفوظ ہیں“

﴿حجاز معلم عربى﴾

﴿حصه دوم﴾

﴿مؤلف﴾

﴿ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ﴾

مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

﴿ناشر﴾

المکتبۃ الامدادیہ

باب العمرۃ، مکۃ المکرمۃ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	حرفِ دوم	8
۲	مقدمہ	9
۳	مؤلف	11
۴	میزان، موزون، طریقہ وزن	12
۵	عدو حروف کے اعتبار سے اقسامِ فعل	20
۶	تثکلیل ابواب، ابواب ثلاثی مجرد	22
۷	حروفِ علت و حروفِ صحیحہ	25
۸	صحیح و معتل	25
۹	جدول اقسامِ صحیح	27
۱۰	اعراب و بنا	28
۱۱	اقسام اعراب و علامات	28
۱۲	واو۔ بطور علامتِ رفع	35
۱۳	الف۔ بطور علامتِ رفع	37
۱۴	نون۔ بطور علامتِ رفع	38
۱۵	یائے مخاطبہ۔ بطور علامتِ رفع	38
۱۶	جدول علامات و مقامات رفع	41
۱۷	نصب۔ علامات اور مواقع	42
۱۸	نواصب مضارع	52
۱۹	گردان فعل مضارع منصوب نفی تاکید یلن	56
۲۰	ان مضمر سے نصب مضارع	57
۲۱	جدول نصب، علامات، مقامات	59
۲۲	جز۔ علامات، مواقع	60
۲۳	فتحہ بطور علامتِ جز	64
۲۴	اسم معرب۔ منصرف و غیر منصرف	64
۲۵	جدول اسباب منع صرف ثنائی/احادی	68

71	جز کی علامات اور مقامات	۲۶
72	جزم۔ علامات/مقامات	۲۷
75	جوازم مضارع	۲۸
78	قسم ثانی دو فعل کے جوازم	۲۹
82	گردان مضارع مجزوم بلام	۳۰
83	گردان مضارع مجزوم بلائے نہی	۳۱
84	فعل امر غائب یا مضارع مجزوم بلام امر	۳۲
85	جدول مضارع مجزوم بلام مکسور یا امر غائب	۳۳
85	احوالِ معرب۔ مرفوعات۔ فاعل	۳۴
87	نائب فاعل	۳۵
88	مبتدا	۳۶
89	خبر	۳۷
90	اقسام خبر	۳۸
92	نواسخ	۳۹
93	کان اور اس کے اخوات	۴۰
99	عمل کے اعتبار سے افعال ناقصہ کی اقسام	۴۱
101	جدول افعال ناقصہ	۴۲
102	حروف مشبہ بلیس کا اسم	۴۳
103	نون تاکید برائے فعل مستقبل	۴۴
104	کیفیت التحاق نون ثقیلہ در مضارع	۴۵
104	جدول فعل واحد غیر مؤکد و مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ معروف	۴۶
106	تاکید افعال خمسہ	۴۷
107	جدول افعال خمسہ غیر مؤکد و مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ	۴۸
109	تاکید جماعۃ النساء	۴۹
110	کیفیت التحاق نون خفیفہ در فعل مضارع فعل واحد	۵۰
113	نون ثقیلہ و خفیفہ در فعل امر	۵۱
114	جدول برائے امر مخاطب غیر مؤکد و مؤکد با نون ثقیلہ	۵۲
115	جدول امر مخاطب غیر مؤکد و مؤکد۔ نون خفیفہ	۵۳

116	لازم۔ متعدی	۵۴
119	انواع مفعول	۵۵
127	إنّ اور اس کے اخوات کی خبر	۵۶
129	حال	۵۷
132	تمیز	۵۸
136	لائے تافیه برائے جنس یا لا برائے نفی جنس	۵۹
139	منادی	۶۰
141	تالیع	۶۱
143	عطف	۶۲
147	بدل	۶۳
150	تاکید	۶۴
152	ضمیر۔ تفصیلی بیان	۶۵
154	جدول ضمائر رفع منفصل	۶۶
155	جدول ضمائر نصب منفصل	۶۷
156	ضمیر متصل کا بیان	۶۸
157	جدول ضمیر رفع متصل اور مواقع	۶۹
157	تعداد ضمائر نصب متصل	۷۰
158	تعداد ضمائر جر متصل	۷۱
159	ضمیر مستتر	۷۲
160	جدول ضمیر بارز و جدول ضمیر مستتر	۷۳
161	بنا اور مہنات، جدول برائے مہنات	۷۴
164	جدول کلمات مہنیہ	۷۵
166	الجزء العربی من الکتاب	۷۶

الصفحة	الموضوع	العدد
167	شخصيات إسلامية وأماكن مقدسة	١
168	الإمام أبو حنيفة رحمه الله	٢
169	الإمام مالك رحمه الله	٣
170	الإمام الشافعي رحمه الله	٤
171	الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله	٥
172	الكعبة المشرفة	٦
173	المسجد النبوي الشريف	٧
174	المسجد الأقصى المبارك	٨
175	الوزن، الموزون، الميزان	٩
176	ميزان الثلاثي، والرابعي	١٠
178	أقسام الفعل من حيث عدد الحروف	١١
178	تشكيل أبواب الثلاثي المجرد	١٢
179	جدول أبواب الثلاثي المجرد	١٣
180	أقسام الفعل على كيفية الحروف	١٤
183	الأعراب، المعرب، أقسام الأعراب	١٥
183	الرفع، علاماته، ومواقعه	١٦
185	جدول علامات الرفع، مواضعها، وأمثلتها	١٧
186	النصب، علاماته، ومواقعه	١٨
188	نواصب المضارع	١٩
189	جدول علامات النصب، ومواقعه، وأمثلتها	٢٠
189	الخفض أو الجر، علاماته، ومواقعه	٢١
192	الاسم الممنوع من الصرف	٢٢
194	جدول غير المنصرف لعلتين ((١))	٢٣
194	جدول غير المنصرف لعلتين ((٢))	٢٤
196	الجزم، علاماته، مواضعه	٢٥
197	جدول علامات الجزم	٢٦
198	جوازم المضارع، أنواعها، بيانها	٢٧
199	الأمر الغائب	٢٨

199	جدول تصريف الأمر الغائب أو المضارع المجزوم بلام الأمر	٢٩
200	فعل النهي أو المضارع المجزوم بلا الناهية	٣٠
200	جدول تصريف فعل النهي المخاطب	٣١
200	جدول تصريف النهي الغائب والمتكلم ملحق به	٣٢
201	جوازم الفعلين	٣٣
202	الفعل نوعان ، لازم ، ومتعدي	٣٤
203	المفاعيل	٣٥
203	المفعول به	٣٦
203	المفعول المطلق	٣٧
204	المفعول فيه	٣٨
204	المفعول له	٣٩
204	المفعول معه	٤٠
205	الأحرف المشبهة بالفعل	٤١
205	جدول الحروف المشبهة بالفعل	٤٢
206	نونا التأكيد	٤٣
206	النون الثقيلة	٤٤
207	النون الخفيفة	٤٥
208	جدول تصريف المضارع المؤكد بلام التأكيد والنون الثقيلة	٤٦
209	النون الخفيفة	٤٧
209	التغيرات في لفظ المضارع	٤٨
210	جدول تصريف المضارع المؤكد بلام التأكيد والنون الخفيفة	٤٩
211	تأكيد الأمر المخاطب	٥٠
211	جدول الأمر المخاطب	٥١
212	جدول علامات الخفض	٥٢
213	الأفعال الناقصة	٥٣
214	جدول الأفعال الناقصة	٥٤
214	الحال	٥٥
215	شروط الحال	٥٦
216	صاحب الحال	٥٧

216	مرتبة الحال	٥٨
217	التمييز	٥٩
220	لا النافية للجنس	٦٠
221	جدول اسم (لا) النافية للجنس	٦١
222	المنادى	٦٢
225	التوابع	٦٣
225	التوكيد اللفظي	٦٤
226	التوكيد المعنوي	٦٥
227	جدول التوابع	٦٦
228	الضمير المنفصل حسب موقعه فى الاعراب	٦٧
230	الضمير المتصل	٦٨
230	ضمائر الرفع المتصلة	٦٩
231	ضمائر النصب المتصلة	٧٠
232	ضمير النصب المتصل	٧١
233	الضمير المتصل	٧٢
233	الضمير المستتر	٧٣
235	الضمير المستتر فى الأمر المخاطب	٧٤
236	جدول الضمير المستتر	٧٥
236	جدول الضمير البارز	٧٦
237	البناء، المبنى، أقسام المبنيات	٧٧
238	جدول علامات المبنيات، أنواعها، أمثلتها ((١))	٧٨
239	جدول المبنيات رقم ((٢))	٧٩
239	جدول المبنيات رقم ((٣))	٨٠

حرف دوم

جن اساتذہ کرام، عزیز طلباء اور قواعد عربیہ سے دلچسپی رکھنے والے ہل علم و فضل نے زیر نظر کتاب کا پہلا حصہ مطالعہ فرمایا ہوگا ان پر بلا مبالغہ یہ حقیقت منکشف ہوگئی ہوگی کہ اس کتاب کے جداول، تمرینات اور سوال و جواب کے ذریعہ اسباق اور پیچیدہ مواضع کو جدید طریقہ پر کس قدر سہل اور دل نشین بنا دیا گیا ہے جو اول تو صاحب کتاب کی عرق ریزی، لگن اور شب و روز کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے اور پھر جن علماء کرام اور اساتذہ عظام نے کتاب کا مطالعہ فرمانے کے بعد اپنی وقیع آراء سے کتاب کو مزین کر کے مؤلف کی حوصلہ افزائی فرمائی ان کو مخلصانہ دعاؤں کے قائم مقام سمجھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب اور مؤلف کے لئے شرف قبولیت کا باعث ہوگی۔ آمین!

راقم الحروف کا تعلق بھی ایک تعلیمی ادارے سے ہے اور ادارہ بھی ایسا کہ جہاں مختلف زبانوں، ملکوں اور سن و سال کے لحاظ سے عمر کا تفاوت لئے ہوئے طلبہ درسی جماعتوں میں شامل ہوں وہاں عربی زبان اور نحو و صرف کی باریکیوں کو طلبہ کے ذہن نشین کرانا اور فن سے ان کو لگاؤ اور تعلق پیدا کرنا استاد کی ذہانت اور علمی قابلیت کا امتحان ہے۔ مجھے بے حد مسرت ہے اور میں رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں کہ صاحب تالیف برادر محترم مولانا سعید احمد صاحب بارک اللہ لانا فی علمہ و عمرہ نے اس میدان میں اپنی بھرپور صلاحیت کا کامیاب مظاہرہ فرمایا۔ ہمارے کتب خانے اور علماء کرام کے گھر نحو صرف کی کتابوں سے بھرپور ہیں۔ خدا نخواستہ کسی کی حق تلفی یا تنقیص ہرگز مقصود نہیں بلکہ دو لفظوں میں صرف اپنے دلی جذبات کا یہ اظہار کرنا ہے کہ جس کتاب یا علمی و تحقیقی خدمت میں اپنے احساس کی حرارت خونِ جگر کی شرکت، جذبہ خدمت کی لگن اور فائدہ و استفادہ کا سچا داعیہ موجود ہو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبولیت و محبوبیت سے نوازتے ہیں اور یہی میری دلی دعا ہے کہ اس ذاتِ عالی کی خصوصی توجہ اس پر خلوص علمی کاوش و محنت پر سایہ فگن رہے۔ ان سطور کو ختم کرنے سے قبل پھر اسی تمنا کا اعادہ کرتا ہوں کہ ۔

”ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد“

والسلام

مسعود شمیم رحمۃ اللہ

مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

مقدمہ

از مولانا سمیع الحق صاحب

باسمہ تعالیٰ

الحمد لحضرة الجلالة والصلاة والسلام على خاتم الرسالة :

”عربی زبان“ قرآن حکیم اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور خود باری تعالیٰ کی اختیار فرمودہ زبان ہے۔ قرآنی علوم و معارف اسلامی احکام و تعلیمات، ارشادات و ہدایات نبوی سب عربی میں ہیں۔ پھر قرآن و سنت کی اولین تشریحات خواہ وہ علم تفسیر ہو یا علم حدیث، علم اصول تفسیر ہو یا علم اصول حدیث، مسائل کا استنباط و اجتہاد ہو یا سلوک و تصوف اور احسان ہو، علم شریعت کے اسرار و رموز ہوں۔ اوائل میں سب کی تدوین عربی زبان میں ہوئی ہے۔ اسلام کا جامع نظام ریاست بنیادی طور پر جتنی کتابوں میں بھی مرتب ہوا ہے وہ سب عربی زبان میں ہیں۔ اور اب اس گئے گزرے دور میں بھی عالمی سطح پر مسلمان جہاں بھی ہیں سب کو عربی زبان سے محبت ہے۔ قرآنی اور اسلامی زبان ہونے کے پیش نظر تھوڑا بہت فہم و ادراک کر لیا جاتا ہے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں تدریسی اور تعلیمی اعتبار سے اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ کم وقت میں عربی زبان، اس کی گرائمر کے بنیادی قواعد، صرف و نحو کے اولین مباحث، عربی تکلم کی مشق، روزمرہ کی مثالیں اور اس سلسلہ کی تمام ضروریات کو سہل اور آسان طریقہ سے اس طرح پڑھایا جائے کہ طلبہ میں اکتاہٹ کے بجائے مزید ذوق تحصیل اور اشتیاق پیدا ہو۔ اور قدیم طرز کی طویل ترین تقاریر اور ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ سوال و جواب اور محض خیال اور وہمی اشکالات کے جوابات کی طویل ترین مباحث کے بجائے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے فاضل دوست جناب مولانا سعید احمد عنایت اللہ مدظلہ نے اس سلسلہ کے پہلے ہی قدم میں ایک مختصر مگر جامع، سہل سلیس اور نہایت ہی دلچسپ رسالہ ”حجاز معلم عربی“ کے نام سے لکھ کر علمی و دینی اور تدریسی حلقوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ موصوف مہبط وحی مکہ مکرمہ کے مدرسہ صولتیہ کے کامیاب مدرس ہیں۔ انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ خرموم اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا

ہے۔ موصوف جامعہ اشرفیہ لاہور اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے فاضل بھی ہیں۔

”حجاز معلم عربی“ حصہ اول ابتدائی اور حصہ دوم متوسط درجات کی درسگاہوں بالخصوص وفاق المدارس سے مربوط دینی مدارس کے نصابِ تعلیم میں اگر شریک کر دی جائے تو طلبہ میں اس کے بے حد مفید بلکہ انقلابی حد تک بہترین نتائج حاصل ہوں گے۔ علاوہ ازیں اسکول کالجز اور عام پڑھے لکھے دوست بھی اگر اپنے ذوق سے اس کتاب کا مطالعہ کریں گے تو ان کے لئے بھی قرآن و سنت اور عربی زبان کے سمجھنے میں یہ کتاب نفع بخش رہے گی۔

میری دعا ہے کہ باری تعالیٰ مصنف کی زندگی میں برکت دے یہ موصوف کے سلسلہ تصنیف کا نقش اول ہے۔ خدا کرے وہ دیگر موضوعات پر بھی علمی و تحقیقی اور جامع تصنیفات لکھ کر زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر سکیں۔ آمین!

نزیل مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً

۲۰/ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

مولانا سمیع الحق (سینیٹر)

جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام

و متحدہ علماء کونسل پاکستان

و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه وسلم.

”حجاز معلم عربی“ حصہ اول میں جن مواضع کی تقدیم کا قصد کیا تھا، حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بطریق احسن و باسلوب اسہل، شرح و بیان کی توفیق مرحمت فرمائی۔ فللہ الحمد والمنہ۔ مختلف بلاد کے اہل علم و فضل، ماہرین تدریس نے بنظر استحسان مطالعہ فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ بعض اکابر نے اپنی گراں قدر آراء و تقاریر سے کتاب کو مزین فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی ذاتِ عالی پر اعتماد کرتے ہوئے اور اسی سے استمداد کے ساتھ ساتھ جزء ثانی کی ترتیب کا قصد کیا جو آپ کے پیش خدمت ہے۔

یہ کتاب ان طلبہ کے لئے بفضل اللہ تعالیٰ یقیناً سَلَم ترقی ہے جو اس سلسلہ کے جزء اول کا مطالعہ کر چکے ہیں یا اس کے مساوی قواعد لغت کی معرفت رکھتے ہیں۔ مدرسین کرام سے گزارش ہے کہ تسہیل و تشریح کی خاطر مرتبہ جداول و نقشہ جات کو تختہ سیاہ پر بنائیں یا طلبہ سے بنوائیں۔ تمرینات میں حل طلب امثلہ کو اولاً تو پنسل کے ساتھ صفحات کتاب ہی میں طلبہ سے حل کرائیں پھر طلبہ کی کاپیوں پر قلم سے لکھوانے کا اہتمام ضرور فرمائیں تا کی عزیز طلبہ بکمال رغبت طبعی طور پر مراحل ترقی طے کرتے جائیں اور میری اور آپ کی مشترکہ جدوجہد اعلیٰ ثمرات پر منتج ہو۔ اللہم فتقبل (آمین)۔

مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میزان۔ موزون۔ طریقہ وزن

میزان: لغت میں ترازو کو کہتے ہیں۔ قواعد کی رو سے میزان وہ پیمانہ ہے جس سے عربی کلمات کا وزن کیا جاسکے تاکہ اس کی حرکات و سکنات اور اصلی اور زائد حروف کی پہچان ہو سکے۔

موزون: وہ کلمہ جس کا وزن کیا جائے موزون کہلاتا ہے۔ جیسے کہیں نَصَرَ۔ فَعَلَ کے وزن پر تو نَصَرَ موزون اور فَعَلَ میزان ہے۔

تالیف موزون: عربی کلمہ جو موزون بنایا جاتا ہے۔ مختلف حروفِ ہجا سے تالیف پاتا ہے۔

تالیف میزان: میزان کی تالیف کے لئے صرف ”ف ع ل“ کو حروفِ اساس قرار دیا گیا ہے۔ کسی بھی کلمہ کی میزان کی تالیف میں یہ تینوں اساسی حروف ہوں گے اور موزون کے اصلی حروف بھی انہی کے مقابلے میں آتے ہیں۔

طریقہ تالیف: اگر موزون تین حرفی فعل ہے تو اس کا میزان ”فعل“ ہے۔

۳	۲	۱
ل	ع	ف

پہلا حرف فاء

دوسرا حرف عین

تیسرا حرف لام

(حرکاتِ حروف موزون کے مطابق ہوں گی)۔

جیسے کَتَبَ کا میزان فَعَلَ

اور سَمِعَ // // فَعَلَ

// کَرُمَ // // فَعَلَ

اگر موزون چار حرفی فعل ہے تو میزان ”فَعْلَل“ ہے۔

۱	۲	۳	۴
ف	ع	ل	ل

پہلا حرف فاء۔ دوسرا حرف عین۔ تیسرا حرف لام اول۔ چوتھا حرف لام ثانی جیسے دَخَرَجَ میں حرف اول، ثالث و رابع مفتوح، حرف ثانی ساکن ہے اس کا میزان اسی جیسا فَعْلَل ہے۔

وزن اور اس کا طریقہ: موزون کے حروف کو میزان کے حروف کے مقابلہ میں لانا وزن

کہلاتا ہے۔

موزون کا جو حرف میزان کے جس حرف کے مقابلہ میں آئے گا وہی نام پائے گا۔ جب کہیں کَتَبَ /

فَعْلَ کے وزن پر ہے تو

کَ فاء کے مقابلہ میں ہے تو فاء کلمہ ہے

تَ عین // // // عین //

بَ لام // // // لام //

وضاحت کے لئے یہ نقشہ پیش نظر رہے۔

نقشہ وزن فعل ثلاثی

موزون کَتَبَ	میزان فَعْلَ	نتیجہ وزن
ک	ف	کاف۔ فاء کلمہ
ت	ع	تاء۔ عین کلمہ
ب	ل	باء۔ لام کلمہ

اور جب کہیں دَحْرَجَ / فَعْلَل کے وزن پر ہے تو

دَ فاء کے مقابلہ میں ہے تو فاء کلمہ

حَ عین // // // عین //

رَ لام اول // // // پہلا لام کلمہ

جَ لام ثانی // // // دوسرا //

اس امر کو آئندہ نقشہ واضح کر رہا ہے۔

نقشہ وزن فعل رباعی

موزون د ح ر ج	میزان فعل	نقچہ وزن
د	ف	دال فاء کلمہ
ح	ع	حاء عین کلمہ
ر	ل	ر پہلا لام کلمہ
ج	ل	جیم دوسرا لام //

حروفِ اصلیہ: موزون کے وہ حروف جو میزان کے حروفِ اساسیہ کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلی

ہیں۔ اب اگر فعل ثلاثی ہے تو اصلی حروف تین ہوتے ہیں۔

پہلا حرف اصلی..... فاء کے مقابلہ میں

دوسرا // عین // //

تیسرا // لام // //

مثال: جب کہیں نَصَرَ کا میزانِ فعل ہے تو

فاء پہلا حرفِ اساسی ہے اس کے مقابلہ میں ن پہلا حرفِ اصلی

عین دوسرا // // // // // // // ص دوسرا //

لام تیسرا // // // // // // // ر تیسرا //

وضاحت کے لئے اس نقشہ کو دیکھ لیں۔

نقشہ ترتیب حروفِ اساسیہ و اصلیہ در فعل ثلاثی

مقابلہ	حروف	۱	۲	۳
میزان فَعَلَ	اساسیہ	ف	ع	ل
موزون نَصَرَ	اصلیہ	ن	ص	ر

اور ”ا“ زائد ہے، اور موزون میں حروفِ اصلیه ك رم اور ا زائد ہے۔ آئندہ نقشہ اس امر کو خوب واضح کر رہا ہے۔

نقشہ حروفِ اساسیہ/زائدہ در فعل ثلاثی

مقابلہ یا وزن	حروف	۱	۲	۳	زائد
میزان	أَفْعَلْ	اساسیہ	ف	ع	ل
موزون	أَكْرَمَ	اصلیہ	ك	ر	م

نتیجہ وزن: کاف۔ فاء کلمہ، را۔ عین کلمہ، میم۔ لام کلمہ اور ہمزہ میزان اور موزون میں حروفِ زائد

ہے۔

مثال فعل رباعی: جیسے کہیں تَدَحْرَجَ کا میزان تَفَعَّلَ ہے تو میزان میں حروفِ اساسیہ ”ف

ع ل ل“ اور ت زائد ہے۔ اور موزون میں حروفِ اصلیہ ”د ح ر ج“ اور ت زائد ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے آئندہ نقشہ دیکھیں۔

نقشہ حروفِ اساسیہ/زائدہ در فعل رباعی

مقابلہ	حروف	۱	۲	۳	۴	زائد
میزان	تَفَعَّلَ	اساسیہ	ف	ع	ل	ت
موزون	تَدَحْرَجَ	اصلیہ	د	ح	ر	ج

نتیجہ وزن: دال: فاء کلمہ، حاء: عین کلمہ، را: لام اول، جیم: لام ثانی ہے۔ باقی ”تا“ موزون و

میزان دونوں میں زائد ہے۔

مندرجہ ذیل کے میزان بتائیں اور مقابلہ کر کے حروفِ اصلیہ وزائدہ کا تعین کریں۔

تَزَلُّزَلْ . تَصَلُّصَلْ . تَسَلُّسَلْ . تَدَعُشَرْ . تَشْرُشَفْ

میزان اور موزون میں موافقت

میزان اور موزون کو مندرجہ ذیل امور میں ہم آہنگ ہونا چاہئے۔

ضبط: حرکات و سکنات ایک جیسے ہوں۔ جیسے کَتَبَ کے لئے فَعَلَ اور عَلِمَ کے لئے فَعَلَ

میزان ہوں گے۔

حذف: میزان سے وہی حرف کم کرنا جو موزون سے کیا گیا۔ جیسے قُلْتُ کے لئے قُلْتُ میزان

ہوگا۔ دونوں سے عین کلمہ محذوف ہے۔

اضافہ: میزان میں اس جگہ زیادتی کی جائے گی جہاں پر موزون میں ہوگی۔ جیسے اُكْرِمَ کے لئے

میزان اُفْعَلَ ہے اور فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ زائدہ ہے۔

تکرار: میزان میں اسی جگہ مکرر حرف آئے گا جہاں پر موزون میں ہوگا جیسے کَرَّمَ۔ فَعَلَ کے وزن

پر ہے۔ دونوں میں عین کلمہ مکرر ہے۔

تمرین.....[۱] حل شدہ مثال کی طرح مندرجہ ذیل ماضی (ثلاثی فعل) کے اوزان کریں

اور مضارع اور وزن بتائیں۔ نیز ہر حرف کا مقام متعین کریں۔

ماضی	میزان	فاء کلمہ	عین کلمہ	لام کلمہ	مضارع	میزان
حَمِدَ	فَعَلَ	ح	م	د	يَحْمَدُ	يَفْعَلُ
كَرَّمَ
جَلَسَ
كَتَبَ
سَمِعَ
فَتَحَ
حَسِبَ

تمرین.....[۲] مطلوبہ افعال لائیے۔

فَعَلَ کے وزن پر ماضی جیسے نَصَرَ

فَعَلَ // // // // //

فَعَلَ // // // // //

يَفْعَلُ // // مضارع // يَفْهَمُ

يَفْعَلُ // // // // //

يَفْعَلُ // // // // //

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل مضارع سے ماضی بنائیں اور میزان بتائیں۔

جیسے يَكْتُبُ مضارع سے ماضی كَتَبَ اور میزان فَعَلَ يَفْعَلُ

يَسْقُطُ // // // // //

يَغْفِرُ // // // // //

يَفْتَحُ // // // // //

يَعْرِفُ // // // // //

يَأْكُلُ // // // // //

تمرین.....[۴] مندرجہ ذیل ماضی (رباعی فعل) ہیں ان کے مضارع بتائیں اور ہر ماضی کا

فاء کلمہ، لام اول اور لام ثانی کا تعین کریں جیسے طَمَأَنَّ سے مضارع يُطْمِئِنُّ ہے۔

موزون	میزان	مقام حرف
ط	ف	فاء کلمہ ط
م	ع	عین کلمہ م
أ	لَ	لام اول أ
ن	ل	لام ثانی ن

کلمات	میزان	فاء کلمہ	عین کلمہ	لام اول	لام ثانی	مضارع
حَصَّصَ	فَعَّلَ	ح	ص	ح	ص
زُلْزِلَ
عَسَّعَسَ
بَعَثَ
عَنَّ
دَمَدَمَ
كَبَّكَ

تمرین..... [۵] مندرجہ ذیل الفاظ کا وزن کریں اور اصلی اور زائد حروف بتائیں۔ جیسے اُكْرِمَ

أَفْعَلَ کے وزن پر، اس میں فَعَلَ اصلی اور ”أ“ زائد ہے۔

- أَجْلَسَ.....
 انْقَلَبَ.....
 اسْتَخْرَجَ.....
 اسْتَنْصَرَ.....
 تَبَاعَدَ.....
 اقْتَتَلَ.....
 افْتَتَحَ.....
 زُلْزِلَ.....

تمرین..... [۶] مندرجہ ذیل الفاظ میں ہر حرف کا مقام متعین کریں۔

الفاظ	وزن	فاء کلمہ	عین کلمہ	لام کلمہ
سَقَطَ	فَعَلَ	س	ق	ط
جَمَعَ	//
يَطْلُبُ	يَفْعُلُ
يَنْصُرُ	يَفْعُلُ
يَفْهَمُ	يَفْعُلُ

عدد حروف کے اعتبار سے اقسام فعل

حروف کی تعداد کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] ثلاثی [۲] رباعی ہر ایک مجرد ہوگا یا مزید

اقسام فعل: عربی فعل کی کل چار اقسام ہوں گی۔ [۱] ثلاثی مجرد [۲] ثلاثی مزید [۳] رباعی

مجرد [۴] رباعی مزید

ثلاثی مجرد

تعارف: وہ فعل ہے جس کی ماضی کے صرف تین حروف ہوں کوئی زائد حرف نہ ہو۔

جیسے نَصَرَ . سَمِعَ . كَرُمَ

حرکات ماضی: ثلاثی مجرد ماضی کا پہلا حرف (فاء کلمہ) اور آخری حرف (لام کلمہ) ہمیشہ مفتوح

ہوتے ہیں۔ درمیانی حرف (عین کلمہ) کی حرکات بدلتی رہتی ہیں۔ اس پر کبھی فتح، کبھی کسرہ اور کبھی ضمہ کی حرکت ہوگی۔

اقسام ماضی: اس اعتبار سے ثلاثی مجرد ماضی کی تین اقسام ہیں۔

[۱] مفتوح العین [۲] مکسور العین [۳] مضموم العین

حرکات مضارع: مضارع ثلاثی مجرد کے چار حروف میں سے پہلا حرف تو علامت مضارع

ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ دوسرا حرف فاء کلمہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ آخری حرف لام کلمہ مضموم ہوتا ہے۔

ثلاثی مجرد مضارع میں عین کلمہ بھی ماضی کی طرح مضموم، مفتوح، مکسور تینوں طرح آتا ہے۔

مفہوم باب: ثلاثی مجرد میں عین ماضی کو عین مضارع کے ساتھ ملانے سے جو صورت پیدا ہوتی

ہے اسے باب یا وزن کہتے ہیں جس کی جمع ابواب یا اوزان ہے۔

مثال: جیسے نَصَرَ بَرَزَنَ فَعَلَ ماضی مفتوح العین ہے

اور يَنْصُرُ // يَفْعُلُ مضارع مضموم العین ہے یہ ایک باب ہے۔

قیاسی صورتیں یا اوزان

حرکت عین کے اعتبار سے ماضی کی تین صورتوں کو مضارع کی حرکت عین کی تینوں صورتوں کے

ساتھ ملائیں تو نو صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔

جیسا کہ آئندہ جدول سے واضح ہے۔

جدول قیاسی اوزان بلحاظ ماضی و مضارع

ماضی	مضارع			تعداد
مفتوح العین	مفتوح العین	مکسور العین	مضموم العین	۳
مکسور العین	//	//	//	۳
مضموم العین	//	//	//	۳

نتیجہ اول: اس جدول سے واضح ہوا کہ

عین ماضی کو عین مضارع سے ملانے سے ۹، اوزان پیدا ہو جاتے ہیں قیاس کا تقاضا تھا کہ ثلاثی مجرد

کے ۹، ابواب ہوتے مگر تشکیل ابواب کے لئے آئندہ لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

تشکیل ابواب

لائحہ عمل: اہل لغت ثلاثی مجرد کے ابواب کی تشکیل میں صرف ان اوزان کا اعتبار و شمار کرتے ہیں جن کی مثالیں اور موزون لغت عربی میں موجود ہوں۔ جن اوزان کے لئے مثالیں اور موزون موجود نہ ہوں وہ شمار سے ساقط ہوں گے۔

تعداد ابواب ثلاثی مجرد: لغت عربی میں تتبع کے نتیجہ میں حرکت عین ماضی مع حرکت عین مضارع کے قیاسی اوزان میں سے چھ کی (موزون) مثالیں لغت میں موجود ہیں۔ یہی چھ معتبر اوزان ہیں جو ابواب ستہ برائے ثلاثی مجرد کہلاتے ہیں۔

آئندہ جدول برائے ابواب ثلاثی مجرد مندرجہ ذیل امور کو واضح کر رہا ہے۔

[۱] بلحاظ حرکت عین، ماضی و مضارع کے معتبر چھ اوزان

[۲] ہر صورت کی میزان

[۳] ہر صورت کی موزون و مثال

[۴] تعداد ابواب

جدول ابواب ثلاثی مجرد

تعداد ابواب	امثلہ				اوزان بلحاظ عین کلمہ	
	موزون		میزان		ماضی	مضارع
۱	يَنْصُرُ	نَصَرَ	يَفْعُلُ	فَعَلَ	مضموم العین	مفتوح العین
۲	يَضْرِبُ	ضَرَبَ	يَفْعُلُ	//	مکسور العین	//
۳	يَفْتَحُ	فَتَحَ	يَفْعُلُ	//	مفتوح العین	//
۴	يَسْمَعُ	سَمِعَ	يَفْعُلُ	فَعَلَ	مفتوح العین	مکسور العین
۵	يَحْسِبُ	حَسِبَ	يَفْعُلُ	//	مکسور العین	//
۶	يَكْرُمُ	كَرَّمَ	يَفْعُلُ	فَعَلَ	مضموم العین	مضموم العین

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل افعال ماضی ہیں۔ شروع میں علامت مضارع اور آخر میں ضمہ لگا کر مضارع بنائیں اور باب بتائیں۔

باب	مضارع	ماضی
ضَرَبَ يَضْرِبُ	يَضْرِبُ	صَرَفَ
.....	فَهَمَ
.....	نَفَعَ
.....	قَطَعَ
.....	عَبَدَ

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل افعال مضارع ہیں۔ ان کی ماضی لاکر باب کا تعین کریں۔ پہلی مثال حل شدہ ہے۔

باب	ماضی	مضارع
فَتَحَ يَفْتَحُ	ذَهَبَ	يَذْهَبُ
.....	شَرَبَ	يَشْرَبُ
.....	يَعْطَشُ
.....	يَحْسُنُ
.....	يَشْرَفُ
.....	يَغْفِرُ

حروفِ علت و حروفِ صحیحہ

کیفیت کے اعتبار سے حروفِ ہجاء کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] حروفِ علت [۲] حروفِ صحیحہ

حروفِ علت: علت لغت میں بیماری کو کہتے ہیں۔ علیل جس کو کوئی علت لاحق ہو۔ حروفِ علت بھی علیل کی طرح ایک حالت پر قائم نہیں رہتے۔ اکثر اوقات حرکت کا تحمل بھی نہیں کر سکتے۔ ان کے عجز کی وجہ سے کہیں ساکن کر دیئے جاتے ہیں تو کہیں حذف کر دیئے جاتے ہیں اور کہیں کسی حرف سے بدل دیئے جاتے ہیں۔

تعداد: یہ تین ہیں۔ الف۔ واو۔ یاء

حروفِ صحیحہ: صحت لغت میں تندرستی کا نام ہے۔ صحیح تندرست کو کہتے ہیں۔ حروفِ صحیحہ اپنی حالت پر قائم رہتے ہیں اور ہر حرکت کو قبول کرتے ہیں۔

تعداد: الف۔ واو اور یاء کے علاوہ بقیہ چھیس حروفِ ہجاء سب حروفِ صحیحہ ہیں۔

عربی فعل کی کیفیت حروف کے اعتبار سے تقسیم

کیفیت حروف کے اعتبار سے بنیادی طور پر فعل کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] صحیح [۲] مغتل

صحیح: وہ فعل جس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرفِ علت نہ ہو۔

اقسام: صحیح کی تین قسمیں ہیں:

[۱] سالم [۲] مہموز [۳] مضاعف

سالم: وہ فعل ہے جس کے حروفِ اصلیہ صحیح ہوں۔ پھر کوئی حرفِ اصلی نہ ہمزہ ہو نہ ہم جنس دو حرف

جیسے

نَصَرَ بَرَوْزَنَ فَعَلَ سَالِمٌ ثَلَاثِيٍّ مَجْرَدِيٍّ مِثَالُ هِيَ تِنُوهُ حُرُوفِ اَصْلِيَةٍ صَحِيحٌ هِيَ

اَكْرَمَ // اَفْعَلَ // مَزِيدٌ // مِثَالُ هِيَ تِنُوهُ حُرُوفِ اَصْلِيَةٍ صَحِيحٌ هِيَ

دَخَرَ جَ // فَعْلَلَّ // رَبَاعِيٍّ مَجْرَدِيٍّ // مِثَالُ هِيَ تِنُوهُ حُرُوفِ اَصْلِيَةٍ صَحِيحٌ هِيَ

تَدَّ حُرَجَ // تَفَعَّلَ // مزید // // // // // // // // // //
مہموز: وہ فعل ہے جس کے اصلی حروف میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو۔ اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

[۱] مہموز الفاء: جس کا فاء کلمہ ہمزہ ہو جیسے اَکَلْ بروزن فَعَلَ

[۲] // العین: // // عین // // // سَأَلَ // //

[۳] // اللام: // // لام // // // قَرَأَ //

مضاعف: وہ فعل ہے جس کے اصلی حروف میں ہم جنس حرف ہوں اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں۔

[۱] مضاعف ثلاثی: وہ فعل ہے جس کا عین کلمہ اور لام کلمہ ہم جنس ہوں

جیسے: رَدَّ بروزن فَعَلَ اس میں عین اور لام کلمہ دونوں 'د' ہیں۔

[۲] مضاعف رباعی: وہ فعل ہے جس کا فاء کلمہ اور لام اول پھر عین کلمہ اور لام ثانی ہم جنس

ہوں۔

جیسے: زَلَّزَلْ بروزن فَعَّلَ ہے، اس میں فاء کلمہ اور پہلا لام 'ز' ہے، پھر عین کلمہ اور دوسرا لام 'ل' ہے۔

ہے۔

ملاحظہ: ہم جنس حروف کے وجود کو عربی قواعد میں تضعیف کہتے ہیں۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں سے ہر فعل صحیح ہے، اس کی قسم اور دلیل واضح کریں،

حل شدہ مثال پیش نظر رہے۔

مثال: کتب التلمیذ الدرس - کتب بروزن فعل

سالم ہے تمام حروف صحیح ہیں۔ حروف اصلیہ میں نہ ہمزہ ہے اور نہ تضعیف۔

[۱] قَرَأَ الْوَالِدُ الْقُرْآنَ قَرَأَ

[۲] سَأَلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ سَأَلَ

[۳] أَخَذَ الطَّالِبُ كِتَابَهُ أَخَذَ

[۴] مَدَّ خَالِدٌ يَدَهُ مَدَّ

عَدَّ.....

[۵] عَدَّ التَّاجِرُ النُّقُودَ

حَصَّصَ.....

[۶] الْآنَ حَصَّصَ الْحَقُّ

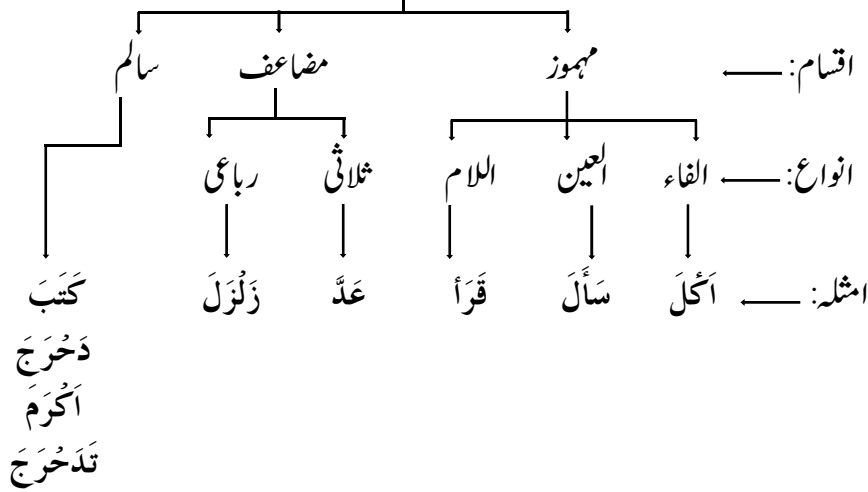
تمرین..... [۲] مندرجہ ذیل جملوں کو فعل صحیح کی مندرجہ ذیل اقسام سے پر کریں۔ پہلی مثال

حل شدہ ہے۔

مطلوبہ فعل	جملے
سالم شرح	[۱] شَرَحَ المدرسُ الدرسَ
مہوز اللام -----	[۲] الطالبُ القرآنَ
// الفاء -----	[۳] الولدُ الخبزَ
// العین -----	[۴] العبدُ ربَّه
سالم -----	[۵] الطالبُ الدرسَ
مضاعف ثلاثی مَدَّ	[۶] مَدَّ التلميذُ يدهُ
// رباعی -----	[۷] إذا الأرضُ زلزالها

جدول اقسام صحیح

صحیح



اعراب

اعراب: لغت میں ظاہر کرنے اور واضح کر دیئے کو اعراب کہتے ہیں قواعد کی رو سے کسی عامل کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں جو تبدیلی ہو اعراب کہلاتی ہے۔

معرب:

وہ کلمہ جو عامل کی تبدیلی کو قبول کر لے اور اس کا آخر بدلتا رہے۔ جیسے
جَاءَ رَجُلٌ میں رَجُلٌ فاعل ہے جو رُفْعی حالت میں ہے اور اس پر ضمہ ہے۔
رَأَيْتُ رَجُلًا // رَجُلًا مَفْعُولٌ // نَصْبِ // // // // // فَتْحَ //
سَلَّمْتُ عَلَى رَجُلٍ // رَجُلٍ مَجْرُورٌ // جَرِّ // // // // // كَسْرَ //
لہذا رَجُلٌ معرب ہے جس کے آخر میں عامل کے بدلنے سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔
پنا: کلام میں استعمال کے دوران کسی کلمہ کا ایک حالت پر قائم رہنا اور کسی عامل کے اثر کو قبول نہ کرنا پنا کہلاتا ہے۔

مبنی: وہ کلمہ جو کسی عامل کی وجہ سے آخر سے تبدیل نہ ہو۔ جیسے

جَاءَ هَذَا اس مثال میں هَذَا فاعل رُفْعی حالت میں ہے۔

رَأَيْتُ هَذَا // // هَذَا مَفْعُولٌ نَصْبِ // // // //

مَرَرْتُ بِهِذَا // // هَذَا مَجْرُورٌ جَرِّ // // // //

مگر تینوں حالتوں میں ایک ہی صورت پر ثابت رہا۔ اس لئے هَذَا اسم اشارہ مبنی ہے۔

اقسام اعراب و علامات

اعراب کی چار قسمیں ہیں۔

[۱] رُفْع [۲] نَصْب [۳] جَرّ [۴] جَزْم

رُفْع: علامات اور مواقع

تعارف رُفْع: لغت میں رُفْع عَلُوّ اور بلندی کو کہتے ہیں۔ قواعد کی رو سے رُفْع کلمہ کی ایک مخصوص

حالت ہے جس کی اصلی علامت ضمہ ہے۔ بعض دوسری علامات بھی اس کی قائم مقام ہوتی ہیں۔

مرفوع: وہ کلمہ جو حالتِ رفع میں استعمال ہو۔ انواع کلمہ میں سے اسم اور فعل دونوں مرفوع ہو سکتے ہیں۔ حرف مرفوع نہ ہوگا۔

علامات رفع: رفع کی کل چار علامات ہیں۔ پہلی اصلی اور بقیہ اس کے قائم مقام [۱] ضمہ [۲] واو [۳] الف [۴] نون

مقامات ضمہ: ضمہ چار جگہ رفع کی علامت ہوتی ہے۔

[۱] اسم مفرد [۲] جمع مکسر [۳] جمع مؤنث سالم [۴] فعل واحد
ہر ایک کی تعریف اور حالتِ رفع میں استعمال کی امثلہ ملاحظہ کیجئے۔

اسم مفرد

تعارف: اعراب میں اسم مفرد سے مراد وہ مذکر یا مؤنث اسم ہے جو تثنیہ جمع یا اسماء خمسہ میں سے نہ ہو۔ جیسے خالد، خالدة وغیرہ۔ حالتِ رفع میں ان پر ضمہ ہوگا۔

کیفیت ضمہ: اگر اسم مفرد کے آخر میں ”یا“ یا ”الف“ نہ ہو تو ضمہ ظاہر ہوگا ورنہ مقدر۔

ضمہ ظاہر کی مثال: جیسے حَضَرَ خَالِدٌ میں حَضَرَ فعل ماضی خَالِدٌ فاعل مرفوع ہے اور رفع کی علامت ضمہ ہے جو خَالِدٌ کے آخر میں موجود ہے۔

یائے متکلم کی طرف مضاف: جیسے حَضَرَ أَخِي میں حَضَرَ فعل ماضی، أَخِي فاعل مرفوع ہے اور رفع کی علامت ضمہ مقدرہ ہے۔ کیونکہ أَخِ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔

اگر اسم مفرد کے آخر میں ”یاء“ ہو تب بھی ضمہ مقدرہ ہوگا اسے اسم منقوص کہتے ہیں۔

اسم منقوص کی مثال: جیسے كَتَبَ الْقَاضِيُ میں كَتَبَ فعل ماضی، الْقَاضِيُ فاعل مرفوع اور رفع کی علامت ضمہ ہے جو الْقَاضِيُ پر مقدر ہے کیونکہ یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے مقدر ہوتا ہے۔ اگر اسم مفرد کے آخر میں الف ہو تب بھی ضمہ مقدر ہوگا۔ جیسے ضَرَبَ مُوسَىٰ میں مُوسَىٰ پر ضمیر مقدر ہے۔

الف پر ضمہ مقدر کی مثال: جیسے ذَهَبَ الْفَتَىٰ میں ذَهَبَ فعل ماضی، الْفَتَىٰ فاعل مرفوع ہے۔ رفع کی علامت ضمہ ہے جو الْفِ پر مقدر ہے کیونکہ الف پر ضمہ آنا ممکن نہیں۔

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں میں فاعل، اسم مفرد، مرفوع بتائیں اور علامت ضمہ ظاہرہ یا مقدرہ کو واضح کریں۔

حکم القاضي بالعدل:	حَكَمَ: فعل ماضی، الْقَاضِي فاعل مرفوع
حَفِظْتُ نَعْمَى الْقُرْآنَ	علامت رفع ضمہ مقدرہ ہے کیونکہ اسم مفرد منقوص ہے
ذَهَبَ اخِي إِلَى الْمَدْرَسَةِ	-----
رَجَعَ حَامِدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ	-----
نَصَحَ الْأُسْتَاذُ تَلْمِيذَهُ	-----
دَخَلَ التَّلْمِيذُ الْفَصْلَ	-----

جمع مکسر

تعارف: وہ اسم ہے جو دو سے زائد مذکر یا مؤنث پر دلالت کرے اور جمع بناتے وقت مفرد کے لفظ کی حرکات یا الفاظ میں تبدیلی واقع ہو۔ مفرد میں تغیر کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

[۱] مفرد کلمہ کی حرکات بدلیں: جیسے اَسَدٌ کی جمع اُسُدٌ ہے۔ مفرد اور جمع کے حروف ایک جیسے ہیں۔ صرف حرکات میں تبدیلی ہے۔

[۲] مفرد کے حروف میں کمی ہو: جیسے تُهْمَةٌ کی جمع تُهْمٌ ہے۔ جمع میں مفرد کے حروف میں سے کم ہو گئی باقی حروف اپنی حالت پر ہیں۔

[۳] مفرد کے حروف میں زیادتی ہو: جیسے صِنُوْا اس کی جمع صِنُوَانٌ ہے۔ جمع میں مفرد کے حروف بڑھ گئے۔

[۴] مفرد کے حروف میں زیادتی اور حرکات میں تبدیلی ہو جیسے سَبَبٌ کی جمع اَسْبَابٌ ہے۔ مفرد کے حروف میں تبدیلی ہوئی اور حرکات میں بھی تبدیلی آئی۔

[۵] مفرد کے بعض حروف میں زیادتی ہو اور بعض میں کمی واقع ہو نیز حرکات میں بھی تبدیلی ہو: جیسے کَرِيْمٌ کی جمع کُرَمَاءٌ ہے۔ جمع میں یاء کم ہوئی الف اور ہمزہ بڑھ گئے اور حرکات

بھی بدل گئیں۔

ملاحظہ: جمع بناتے وقت مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت بھی پائی گئی تو لفظ جمع مکسر ہوگا۔ جس پر رفع کی حالت میں ضمہ آئے گا۔

جمع مکسر کا حالت رفع میں استعمال: جیسے کہیں کَتَبَ التَّلَامِيذُ اس میں کَتَبَ فعل ماضی، اور التَّلَامِيذُ فاعل مرفوع بالضمہ ہے، تَلَامِيذُ // تَلْمِيذ کی جمع مکسر ہے جو مفرد کے لفظ میں تغیر کے ساتھ بنائی گئی ہے۔

تمرین: مندرجہ ذیل صرف پانچ مفرد یا جمع کو حالت رفع میں استعمال کریں۔
قَلَمٌ . وَرَقٌ . بَطْلٌ . أَصْفَرٌ . كَاتِبٌ . طَالِبٌ . نَمِرٌ . سُرُرٌ . كُتُبٌ . أَسْبَابٌ . حُمْرٌ . بَيْضٌ .
ذُنَابٌ . سَرِيرٌ . كِتَابٌ . سَبَبٌ . أَحْمَرٌ . أَبْيَضٌ . ذِئْبٌ .

جمع مؤنث سالم

تعارف: وہ اسم جو دو سے زائد مؤنث پر دلالت کرے اور اس کے آخر میں الف تا (ات) آئے جیسے صالحۃ سے جمع مؤنث سالم صالحات ہے۔ جمع مؤنث سالم پر حالت رفع میں ضمہ ہوتا ہے۔

کیفیتِ ضمہ: اگر جمع مؤنث سالم یا ۱۰ متکلم کی طرف مضاف نہ ہو تو ضمہ ظاہر ہوتا ہے ورنہ مقدرہ۔
ضمہ ظاہرہ کی مثال: جیسے المسلمات صالحات میں ”المسلمات“ مبتدا مرفوع، علامت رفع ضمہ ظاہرہ ہے، ”صالحات“: خبر مرفوع اور علامت رفع ضمہ ظاہرہ ہے۔

ضمہ مقدرہ کی مثال: جیسے ہذہ بقراتی میں ہذہ مبتدا، بقراتی خبر مرفوع اور علامت رفع ضمہ ہے جو بقرات پر مقدرہ ہے کیونکہ وہ یا ۱۰ متکلم کی طرف مضاف ہے۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں جمع مؤنث سالم کی مثالیں مرفوع استعمال ہوئی ہیں واضح کریں۔ پہلی مثال حال شدہ ہے۔

خَرَجَتِ المَدْرَسَاتُ . خَرَجَتْ فَعْل ماضی، المَدْرَسَاتُ فاعل مرفوع علامت رفع ضمہ ظاہرہ ہے۔

دَخَلَتِ الطَّالِبَاتُ
 حَضَرَتِ الْمُسْلِمَاتُ
 كَثُرَتِ الْمُبَارِيَاتُ
 تَسَعَى الْحُكُومَاتُ لِحَلِّ الْمَشْكَلاتِ
 تُشْرِفُ الطَّبِيبَاتُ عَلَى عِلَاجِ الْمَرْضَى

تمرین..... [۲] جمع مؤنث سالم کے مفردات لکھیں۔

مفردات	جموع
.....	الْمُسْلِمَات
.....	المباريات
.....	السَّيَّارات
.....	قَانِنَات
.....	بَقَرَات

فعل واحد

تعارف: مضارع کی وہ مثالیں جو الف ثنیہ، واو جمع، نون جمع مؤنث اور یا مخاطبہ سے خالی ہوں
 فعل واحد اس لئے کہلاتی ہیں کہ مفرد مثال کی طرح ضمائر ظاہرہ سے خالی ہیں۔
تعداد: تصریف فعل مضارع میں یہ کل مندرجہ ذیل پانچ مثالیں ہیں۔

یَفْعَلُ	مفرد مذکر غائب
تَفْعَلُ	// مونث //
تَفْعَلُ	// مذکر مخاطب //
أَفْعَلُ	// متکلم //
نَفْعَلُ	ثنیہ و جمع متکلم

کیفیت ضمّہ: (ا) فعل واحد صحیح الاخیر ہو تو ضمّہ ظاہر ہوگا ورنہ مقدر
(ب) فعل واحد کے آخر میں واو ہو تو واو پر آخر میں ضمّہ ثقیل ہونے کی وجہ سے مقدر ہوگا
(ج) یاء یاء پر ضمّہ ثقیل ہونے کی وجہ سے مقدر ہوگا
(د) الف الف پر کوئی بھی حرکت ناممکن ہے
آئندہ فعل واحد کا حالتِ رفع میں جدول ہے جو اس کے احوال اور ضمّہ ظاہرہ اور مقدرہ کی کیفیت کو
اے۔

جدول فعل واحد حالت رفع

معتل الاخير / آخر میں			صحیح الاخير	احوال
واو	ياء	الف		
يَدْعُوْ	يَقْضِيْ	يَرْضٰى	يَنْصُرُ	مفرد مذکر غائب
تَدْعُوْ	تَقْضِيْ	تَرْضٰى	تَنْصُرُ	// مؤنث //
//	//	//	//	// مذکر مخاطب //
اَدْعُوْ	اَقْضِيْ	اَرْضٰى	اَنْصُرُ	// متکلم //
نَدْعُوْ	نَقْضِيْ	نَرْضٰى	نَنْصُرُ	تثنيه جمع متکلم
ضمّہ مقدر ہے			ضمّہ ظاہر ہے	کیفیت ضمّہ

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل میں سے (فعل واحد) مرفوع بالضمہ بتائیں اور کیفیت ضمہ ظاہرہ یا مقدرہ واضح کریں۔

[١] أَخِي يَدْرُسُ فِي الصَّفِّ الثَّامِنِ.

[٢] أَنَا أَحْفَظُ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ.

[٣] فَاطِمَةُ تُكْتُبُ الرِّسَالَةَ.

[۴] انت تحفظُ الدرسَ.

[۵] نحن نعملُ اربع ساعاتٍ.

تمرین..... [۶] مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب فعل واحد سے خالی جگہ پر کریں۔ (علامت

رفع ضمہ ہوگی)۔

القرآن	محمد	[۱]
الرسالة	علی	[۲]
اللغة العربية	الأستاذ	[۳]
صلاة الفجر	أخوك	[۴]
بالطائرة	أبوك	[۵]

جدول مواقع ضمہ اور کیفیت

مواقع	امثلہ		
اسم مفرد	مذکر	ضمہ ظاہرہ	کتب محمد
//	//	// مقدرہ	ذهب الفتی
//	مؤنث	ضمہ ظاہرہ	کتبت فاطمة
//	//	// مقدرہ	کتبت بشری
جمع مکسر	مذکر	ضمہ ظاہرہ	ذهب العمال
//	//	// مقدرہ	خرج الأسارى
//	مؤنث	ضمہ ظاہرہ	كثرت الازهار
//	//	// مقدرہ	قرأت العذارى
جمع مؤنث سالم	ضمہ ظاہرہ و صلت المسافرات		
//	// مقدرہ جب یا متکلم کی طرف مضاف ہو		
	هذه شجراتی		

مفرد مذکر غائب	يَفْعَلُ	ضمہ ظاہرہ علامتِ رفع ہے
مفرد مؤنث غائب	تَفْعَلُ	//
مفرد مذکر مخاطب	//	//
مفرد متکلم	أَفْعَلُ	//
تثنیہ و جمع متکلم	نَفْعَلُ	//

فعل واحد مضارع
کی وہ مثالیں جو ضمائر
ظاہرہ سے خالی ہوں
اور جب ان پر ناصب و
جازم داخل نہ ہو۔

”واو“ بطور علامتِ رفع

واو دو جگہ رفع کی علامت ہوتی ہے۔

[۱] جمع مذکر سالم [۲] اسماء خمسہ

[۱] جمع مذکر سالم: مذکر کی وہ جمع جو دو سے زائد پر بولی جائے اور اس کے آخر میں ون/ی ن

ہو۔ جیسے فَرَحَ الْمُسْلِمُونَ میں المسلمون فاعل مرفوع ہے اور ضمہ کے بجائے رفع کی علامت واو ہے۔

[۲] اسماء خمسہ: سے مراد مندرجہ ذیل پانچ اسماء ہیں۔

[۱] أَبُوكَ : ذَهَبَ أَبُوكَ

[۲] أَخُوكَ : حَضَرَ أَخُوكَ

[۳] حَمُوكَ : جَاءَ حَمُوكَ

[۴] فُوكَ : هَذَا فُوكَ

[۵] ذُومَالٍ : هُوَ ذُومَالٍ

ان سب مثالوں میں اسماء خمسہ مرفوع استعمال ہوئے ہیں اور رفع کی علامت واو ہے۔

شروط استعمال: اسماء خمسہ کے اس طرح استعمال کے لئے مندرجہ ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے۔

[۱] مفرد ہوں۔

[۲] تصغیر کی حالت میں نہ ہوں بلکہ مکبرہ ہوں۔

[۳] مضاف ہوں۔

[۴] اضافت یا متکلم کی طرف نہ ہو۔

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل جملوں میں جمع مذکر سالم اور علامتِ رفع واضح کریں پہلی مثال

حل شدہ ہے۔

[۱] دَخَلَ الْمَسْلُمُونَ الْمَسْجِدَ: دخل: فعل ماضی، المسلمون فاعل مرفوع، علامتِ رفع

واو۔

[۲] حَضَرَ الْمُهَنْدِسُونَ لَزِيَارَةَ الْمَشْرُوعِ

[۳] شَرَحَ الْمُدْرِسُونَ الدَّرُوسَ

[۴] اجْتَمَعَ الْمَسْتُولُونَ لِمُنَاقَشَةِ الْمَوْضُوعِ

[۵] نَزَلَ اللَّاعِبُونَ إِلَى أَرْضِ الْمَلْعَبِ

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب جمع مذکر سالم سے پر کریں اور علامتِ رفع

بتائیں۔

[۱] قَدْ أَفْلَحَ.....

[۲] فَرِحَ.....

[۳] لَقَدْ قَامَ.....

[۴] فَازَ..... فِی الْاِخْتِبَارِ

[۵] اجْتَمَعَ.....

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب اسماء خمسہ سے پر کریں اور علامتِ رفع واو کو

واضح کریں۔

[۱] صَدِيقِي.....

[۲] يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ.....

[۳] حَضَرَ.....

[۴] فِي الْبَيْتِ.....

[۵] هَذَا.....

”الف“ اور اس کا موقع

الف صرف ایک جگہ (اسم تشنیہ) میں رفع کی علامت ہوتی ہے۔

اسم تشنیہ: سے مراد وہ اسم ہے جو دو مذکر یا مؤنث پر دلالت کرے۔ یہ مفرد کے لفظ میں الف نون

بڑھا کر بنایا جاتا ہے۔ تاکہ حرف عطف اور معطوف کی ضرورت نہ رہے۔

مثلاً اگر ہمیں یہ بتانا ہو کہ عُمَر اور عمر یعنی دو عمر آئے تو بجائے اس کے کہ کہیں حَضَرَ عُمَرُ و

عُمَرُ ہم کہیں گے حَضَرَ العُمَر ان اس میں العمران فاعل تشنیہ ہے جو مرفوع بالاف ہے اور مفرد لفظ عُمَر کے آخر میں الف اور نون کے بڑھانے سے حرف عطف وا اور معطوف عمر کی ضرورت نہ رہی۔

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل میں تشنیہ مرفوع بتائیں اور علامت رفع واضح کریں۔

[۱] نَجَحَ الطَّالِبَانِ فِي نَجَحٍ: فعل ماضی۔ الطالبان فاعل مرفوع، علامت رفع: ()

[۲] قَابَلَ الصَّدِيقَانِ بِالْفَرَحِ

[۳] اسْتَقْبَلَ الْوَلَدَانِ وَالْدَيَّهَمَا

[۴] وَصَلَ الْوَزِيرَانِ لِحَضُورِ الْمُؤْتَمَرِ

[۵] التَّلْمِيزَانِ مَجْتَهِدَانِ فِي الدَّرُوسِ

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو تشنیہ اسماء سے پر کریں۔

[۱] سَافَرَ.....إِلَى كِرَاتَشِي

[۲] حَضَرَ.....مِنَ لَاهُورِ

[۳] هَذَا.....

[۴] خَرَجَ.....

[۵] جَلَسَ.....

نون

نون صرف ایک جگہ کلمہ کے مرفوع ہونے کی علامت ہے اور یہ جگہ افعالِ خمسہ ہیں۔

افعالِ خمسہ: سے مراد مضارع کے وہ صیغے ہیں جن کے آخر میں مندرجہ ذیل ضمائر ہوں۔

[۱] الف تثنیہ [۲] واو جمع [۳] یا مخاطبہ

الف تثنیہ: چار جگہ پڑتا ہے۔

[۱]	تثنیہ مذکر غائب	يَفْعَلَانِ
[۲]	// مؤنث //	تَفْعَلَانِ
[۳]	// مذکر مخاطب //	تَفْعَلَانِ
[۴]	// مؤنث //	تَفْعَلَانِ

چاروں جگہ نون مکسور ہے اور نون کا وجود مضارع کے رفع کی علامت ہے۔

واو جمع: دو جگہ پڑے گی۔

[۱] جمع مذکر غائب يَفْعَلُونَ

[۲] // // مخاطب تَفْعَلُونَ

دونوں جگہ نون مفتوح ہے اور نون کا وجود مضارع کے مرفوع ہونے کی علامت ہے۔

یاء مخاطبہ: یہ صرف ایک جگہ آتی ہے اور وہ مفرد مؤنث مخاطب ہے۔ اس جگہ نون مفتوح ہے اور

اس کا وجود مضارع کے مرفوع ہونے کی علامت ہے۔ مفرد مؤنث مخاطب: تَفْعَلِينَ

افعالِ خمسہ: یہ کل سات صیغے ہیں مگر تثنیہ میں چار کے بجائے دو شمار ہوں گے کیونکہ تین صیغے ایک

شکل کے ہیں۔ اس لحاظ سے استعمال میں سات اور عدد میں پانچ صیغے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو افعالِ خمسہ کہا

جاتا ہے۔

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل میں افعالِ خمسہ اور ان میں علامتِ رفع بتائیں۔ پہلی مثال حل

شدہ ہے۔

[۱] التلمیذانِ یکتبانِ الدرسِ یکتبانِ : فعل مضارع مرفوع (افعالِ خمسہ میں سے)

علامتِ رفع نون ہے۔

[۲] المدرسونَ یدخلونَ المدرسةَ

[۳] انتِ تقرئين القرآنَ

[۴] انتم تذهبونَ الی المسجدِ

[۵] همُ یجلسونَ علی الارضِ

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل افعالِ خمسہ کو جملوں میں استعمال کریں مرفوع حالت میں ہوں

اور ان کے رفع کی علامت بتائیں۔

[۱] یلعبانِ

[۲] تکتبینِ

[۳] تجلسانِ

[۴] یدهبونَ

[۵] تفتحونَ

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل اسماء کے ساتھ مناسب فعل (افعالِ خمسہ میں سے) لگا کر جملے

مکمل کریں۔

[۱] الطالبانِ

[۲] المسلمونَ

[۳] المتقونَ

[۴] الولدانِ

[۵] انتِ

تمرین.....[۴] مندرجہ ذیل خالی جگہ کو مناسب افعالِ خمسہ سے پر کریں۔

[۱] أنتم الدرس .

[۲] المدرسون إلى المدرسة .

[۳] أنت يا فاطمة الكتاب .

[۴] أنتم صلاة المغرب .

تمرین.....[۵] مندرجہ ذیل میں مرفوع بالضمہ / مرفوع بالالف / مرفوع بالواو اور مرفوع

بالنون بتائیں۔

قال الرجل لابنه مالك لا تذهب الى المدرسة، قال الله تعالى "قد أفلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون قال لي اخوك "اذهب الى المسجد"، ذهب أبوك الى السوق، سافر الشريفان الى مكة، حضر الولدان المدرسة، هما يقومان في الصف، انت تقرئين القرآن، هم يكتبون دروسهم، انت تحفظين القرآن، انا أقرأ الحديث، انت تكتب الدرس .

سوالات

[۱] جمع مؤنث سالم کا اعراب بتائیں اور رفع، نصب، جر کی الگ الگ مثال پیش کریں؟

[۲] فعل مضارع معتل الآخر مجزوم کی پانچ مثالیں لکھیں؟

[۳] فعل مضارع صحيح الآخر مجزوم کی پانچ مثالیں لکھیں؟

[۴] تنثیہ کا اعراب بتائیں اور ہر نوع کو مثال سے واضح کریں؟

[۵] جمع مذکر سالم کس طرح مرفوع ہوگا اور کس طرح منصوب اور مجرور؟

[۶] اسماء خمسہ کی رفعی، نصبی اور جری حالت بتائیں اور امثلہ سے واضح کریں؟

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل کلمات کو مرفوع، منصوب اور مجرور استعمال کریں اور ہر حالت

میں علامت بتائیں۔

المدرسة . الطالب . الدفتر . القلم . المدرس .

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل کو منصوب اور مجرور استعمال کریں اور علامت بتائیں۔

أَبُوكَ . الْمُسْلِمُونَ . الطَّالِبَاتُ . الْمُسْلِمَاتُ .

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل کو تشنیہ بنا کر ایک بار مرفوع اور دوسری منصوب استعمال کریں۔

الْوَالِدِ . الْحَدِيقَةِ . الْكِتَابِ . الْمَدْرَسَةِ .

تمرین.....[۴] مندرجہ ذیل کو جمع مذکر سالم بنا کر جملوں میں مرفوع، منصوب اور مجرور

استعمال کریں۔

الصَّالِحُ . الْمُؤْمِنُ . الْمُخْلِصُ . الْمُدْرِسُ .

رفع کی علامت اور ان کے مواقع

علامات	مواقع	امثلہ وملاحظات
ضمہ	اسم مفرد	كَتَبَ مُحَمَّدٌ خط کشیدہ الفاظ
	جمع مکسر	جَلَسَ الرِّجَالُ مرفوع اور
	جمع مؤنث سالم	قَرَأَتِ الْمُسْلِمَاتُ علامت رفع ضمہ ہے
	فعل واحد	يَفْعَلُ . تَفْعَلُ . أَفْعَلُ . نَفْعَلُ
الف	تشنیہ (اسم)	نَجَحَ الطَّالِبَانِ / الطَّالِبَانِ فاعل مرفوع اور علامت رفع الف ہے
واو	جمع مذکر سالم	فَازَ الْمُجْتَهِدُونَ فاز: فعل ماضی المُجْتَهِدُونَ فاعل مرفوع علامت رفع واو ہے۔
	اسماء خمسہ	جَاءَ أَحُوکَ . أَبُوکَ . حُمُوکَ . فُوکَ . ذُو مَالٍ ان سب کا واو رفع کی علامت ہے۔
نون	افعال خمسہ	مضارع کے یہ صیغے
		يَفْعَلَانِ يَفْعَلُونَ تَفْعَلَانِ تَفْعَلُونَ تَفْعَلِينَ ناصب وجازم سے خالی ہونے کے سبب مرفوع ہیں اور رفع کی علامت نون ہے۔

نصب۔ علامات اور مواقع

نصب: لغت میں نصب کا معنی برابر ہونا ہے۔ قواعد کی رو سے کلمہ کی ایک مخصوص حالت ہے جس کی علامت اصلی فتح ہے اور بعض دوسری علامات اس کے قائم مقام ہوتی ہیں۔

منصوب: وہ کلمہ جو استعمال کے وقت نصی حالت میں ہو۔ کلمہ کی دو قسمیں اسم اور فعل منصوب استعمال ہو سکتے ہیں۔

علامات نصب: [۱] فتح [۲] الف [۳] کسرہ [۴] یاء [۵] حذفِ نون
مواقع فتح: فتح تین جگہ نصب کی علامت ہوگی، [۱] اسم مفرد [۲] جمع تکسیر [۳] فعل واحد ”یعنی مضارع حرفِ نصب کے بعد“

اسم مفرد

اسم مفرد کی تعریف پہلے گزر چکی ہے۔ وہ اسم جو مذکر ہو یا مؤنث (ثنی، جمع یا افعالِ خمسہ میں سے نہ ہو) جیسے خالدٌ۔ حامدٌ۔ وغیرہ۔ حالت نصب میں اس پر فتح ہوگا۔
کیفیت فتح: اسم مفرد پر فتح عموماً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اسم مفرد کے آخر میں الف ہو یا وہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو فتح مقدر ہوگا۔

فتح ظاہرہ کی مثال: جیسے کہیں کتب الطالبُ الدرسَ۔ کتب: فعل ماضی، الطالبُ: فاعل مرفوع، الدرس: مفعول بہ منصوب ہے اور نصب کی علامت فتح ظاہرہ ہے۔

آخر میں الف/فتح مقدرہ کی مثال: جیسے لقیثُ الفتی لقیث: فعل و فاعل، الفتی: مفعول بہ منصوب ہے اور نصب کی علامت فتح مقدرہ ہے کیونکہ آخر میں الف ہے اور اس پر حرکت ناممکن ہے۔
یاء متکلم کی طرف مضاف: جیسے حَدَّثْتُ أَخِي، حَدَّثْتُ: فعل و فاعل، أَخِي: مفعول بہ منصوب علامت نصب فتح مقدرہ ہے کیونکہ اخ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔

تمرین.....[۱] اسم مفرد منصوب بتائیں اور علامتِ نصب واضح کریں۔

بعثَ الكتابَ . بعثَ: فعل و فاعل، الكتابَ: مفعول بہ منصوب، علامتِ نصب فتح ظاہر ہے۔

تكلَّمْتُ أَخِي . تكلَّمْتُ: فعل و فاعل، أَخِي: مفعول بہ منصوب علامتِ نصب فتح مقدّرہ ہے۔

زُرْتُ الحديقةَ القديمةَ.....

قَطَفْتُ الزهرةَ.....

اشترَيْتُ القلمَ.....

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ اسم مفرد منصوب سے پر کریں اور ہر جملہ کی

ترکیب نحوی کریں۔

[۱] اشترى خالدٌ.....

[۲] كتب الطالبُ.....

[۳] قرأتِ البنتُ.....

[۴] نصَحَ الأبُ.....

[۵] دخلتِ المُدرّسةُ.....

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل مفردات کو جملوں میں منصوب استعمال کریں اور علامتِ نصب

بتائیں۔

المدرسة . المسجد . الدُّرس . الكتاب . الفرس .

جمع مکسر

جمع مکسر کی تعریف پہلے گزر چکی ہے (وہ لفظ جمع جس میں مفرد کے لفظ میں تغیر ہو) حالتِ نصب

میں اس پر فتح ہوگا۔

کیفیتِ فتح: جمع مکسر پر عموماً فتح ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آخر میں الف ہو یا ”یاء متکلم“ کی طرف

مضاف ہو تو فتح مقدّر ہوگا۔

فتح ظاہرہ کی مثال: جیسے ”كتب الطالبُ الدُّروس“ میں كتب: فعل ماضی، الطالبُ:

فاعل مرفوع، الدُّروس: مفعول بہ منصوب اور علامتِ نصب فتح ہے جو اس پر ظاہر ہے۔

فتحہ مقدرہ کی مثال: جیسے قرآن میں ہے ”وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ“ اس میں اَنْكِحُوا: فعل و فاعل، الايامی: مفعول بہ منصوب، علامت نصب فتحہ ہے جو الف پر مقدر ہے کیونکہ اس پر حرکات کا آنا مشکل ہے۔ دوسری مثال کَتَبْتُ دُرُوسِي میں کَتَبْتُ: فعل و فاعل، دُرُوسِي: مفعول بہ منصوب، علامت نصب فتحہ ہے کیونکہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔

مواقع کسرہ (بطور علامت نصب)

کسرہ صرف جمع مؤنث سالم میں نصب کی علامت ہوتا ہے۔

جمع مؤنث سالم: جمع مؤنث سالم کی تعریف پہلے گزر چکی ہے (جس میں مفرد مؤنث کے حروف کی ترتیب نہ بدلے)۔ حالت نصب میں اس کے آخری حرف پر کسرہ آئے گا جو اس کے نصب کی علامت ہے جیسے احترمْتُ المجتهداتِ اس جملے میں احترمْتُ: فعل ت: فاعل اور المجتهداتِ: جمع مؤنث سالم منصوب ہے کیونکہ مفعول ہے اور نصب کی علامت کسرہ ہے۔

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل جملوں میں جمع مؤنث سالم نصی حالت میں بتائیں۔

بطور نمونہ حل شدہ مثال پر غور کریں۔

يَغْفِرُ اللَّهُ السَّيِّئَاتِ، يغفرُ: فعل، الله: فاعل، السيئات: مفعول بہ منصوب علامت نصب

کسرہ ہے۔

[۱] كَتَبَ الطَّالِبَاتُ صَفَحَاتٍ مِنَ الْكِتَابِ.....

[۲] زُرْتُ الْمَكْتَبَاتِ الْكَثِيرَةَ.....

[۳] احترمْتُ الصَّالِحَاتِ.....

[۴] قَدَّمَتِ الْحُكُومَةُ الْمَسَاعِدَاتِ.....

[۵] إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ.....

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل جملوں میں مفردات کو جمع مؤنث سالم میں تبدیل کریں۔

تَحْتَرِّمُ الطَّالِبَةُ الْمَدْرَسَةَ جیسے تَحْتَرِّمُ الطَّالِبَاتُ الْمَدْرَسَاتِ

إِنَّ الْحُكُومَةَ تَنْشُرُ الْعُلُومَ //

تَشْكُرُ الْمَرِيضَةُ الطَّيْبَةَ

//

رَكِبْتُ السَّيَّارَةَ

//

لَا تَنْكِحُوا الْمَشْرَكَةَ

//

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل جمع مؤنث سالم کو مفرد حالت میں تبدیل کر کے درست جملے

لکھیں۔

جمع حالت

مفرد حالت

[۱] حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ.

[۲] زَارَ الْمَسْتُولُونَ الشَّرَكَاتِ.....

[۳] إِنَّ الْأَمْهَاتِ يَخْدُمْنَ الْاَوْلَادِ.....

[۴] الْمَدْرَسَاتُ يَدْرِّسْنَ الطَّالِبَاتِ.....

[۵] نَشَرَتِ الصَّحِيفَةُ مَقَالَاتٍ عِلْمِيَّةً.....

[۶] تَشْكُرُ الْمُؤْمِنَاتُ رَبَّهُنَّ.....

[۷] الصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ.....

[۸] الْمُؤْمِنَاتُ عَابِدَاتٌ.....

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل جملوں میں جمع مکسر منصوب بتائیں اور علامت نصب واضح

کریں۔

[۱] نصحت ابْنائی. نصحت : فعل و فاعل، ابْنائی : مفعول بہ منصوب علامت نصب فتح

مقدّرہ۔

[۲] كَتَبَ التَّلْمِيذُ الدُّرُوسَ.....

[۳] بَنَتِ الْحُكُومَةُ الْبُيُوتَ.....

[۴] نَظَّفَ الْعَمَالُ الشُّوَارَعَ.....

[۵] قَرَأْتُ الْقِصَصَ.....

[۶] احْتَرَمْتُ الْعَذَارَى.....

[۷] تَرَى النَّاسَ سُكَارَى.....

تمرین.....[۴] مندرجہ ذیل جملوں میں جمع مکسر منصوب اسماء استعمال کریں اور علامتِ نسب

بتائیں۔

- [۱] حَارَبَ الْجَيْشُ.....
 [۲] يُحِبُّ الْوَالِدُ.....
 [۳] يَنْصَحُ الْمَدْرَسُ.....
 [۴] اشْتَرَى التِّلْمِيذُ.....
 [۵] يَجْمَعُ خَالِدٌ.....

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل جملوں میں مفردات کو جمع مکسر میں تبدیل کر کے جملے لکھیں۔

- زَارَ التِّلْمِيذُ الْحَدِيقَةَ جیسے زَارَ التِّلْمِيذُ الْحَدَائِقَ
 اشْتَرَى الطَّالِبُ الْكِتَابَ //
 ذَهَبَ الْعَامِلُ إِلَى الْمَصْنَعِ //
 قَرَأَ الْوَالِدُ الصَّحِيفَةَ //
 يُحِبُّ الطِّفْلُ اللَّعْبَةَ //

تمرین.....[۴] مندرجہ ذیل جملوں میں جمع مکسر کو مفردات میں تبدیل کر کے جملے دوبارہ

لکھیں۔

- حالتِ جمع مفرد حالت
 [۱] أَخَذَ الطُّلَّابُ كُتُبَهُمْ اخَذَ الطَّالِبُ كِتَابَهُ
 [۲] نَصَحَ الْآبَاءُ أَبْنَاءَهُمْ
 [۳] كَتَبَ الطُّلَّابُ دُرُوسَهُمْ
 [۴] اجتمعَ الرُّؤَسَاءُ بِالْوُفُودِ
 [۵] تُشْفِقُ الْأُمّهَاتُ عَلَى الْوِلَادِ
 [۶] حَضَرَ التِّلْمِيذُ فُصُولَهُمْ
 [۷] سَأَلَ الْأَطِبَّاءُ عَنِ الْمَرْضَى

فعل واحد

فعل واحد کی تعریف پہلے گزر چکی ہے (فعل مضارع جب ضمائر الف / واو / یاء / نون سے خالی ہو)، حرف نصب داخل ہونے سے اس پر فتح آئے گا۔

کیفیت فتح: فعل واحد کا آخری حرف اگر صحیح یا حرف علت یاء ہو تو فتح ظاہر ہوگا اور اگر آخر میں الف ہو تو فتح مقدر ہوگا۔

آئندہ جدول فعل واحد جو احوال اور حالت نصب میں فتح ظاہرہ اور مقدرہ کو واضح کر رہا ہے۔

جدول فعل واحد حالت نصب

احوال	صحیح الآخر	آخر میں یاء	آخر میں الف
مفرد مذکر غائب	لَنْ يَكْتُبَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يَرْضَى
// مؤنث //	لَنْ تَكْتُبَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضَى
// مذکر مخاطب //	//	//	//
// متکلم //	لَنْ أَكْتُبَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَرْضَى
تثنیہ و جمع متکلم	لَنْ نَكْتُبَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَرْضَى
کیفیت فتح	فتح ظاہر ہے	فتح مقدر ہے	فتح مقدر ہے

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل میں فعل مضارع منصوب اور علامت نصب بتائیں۔

- لَنْ تُسَافِرَ إِلَى لَنْدَنَ. لَنْ: حرف نصب، تسافر: مضارع منصوب علامت نصب فتح ظاہرہ۔
- أَتَمَنَّى أَنْ تَنْجَحَ فِي الْامْتِحَانِ
- لَنْ أَهْمَلَ فِي دُرُوسِي
- ذَهَبَ عَلَيَّ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ
- لَنْ تُسَافِرَ إِلَى أَمْرِيكََا
- فَاطِمَةُ لَنْ تَسْمَعَ الْكَلَامَ
- حَمِيدٌ لَنْ يَجْلِسَ عَلَى الْكَرْسِيِّ

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل عبارت میں مضارع منصوب، ناصب اور علامت نصب بتائیں

اور اردو ترجمہ کریں۔

يَا أَيُّهَا الطَّالِبُ النَجِيبُ . عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَقِظَ مَبْكَرًا . وَأَنْ لَا تَكْسَلَ فِي أَدَاءِ صَلَاةِ
الْفَجْرِ بِجَمَاعَةٍ . كَمَا يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَمَعَ إِلَى شَرْحِ الْمَدْرَسِ وَأَنْ لَا تَهْمَلَ فِي
دُرُوسِكَ حَتَّى تَنْجَحَ فِي الْإِخْتِبَارِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَذْكَرَ فِي الْبَيْتِ مَا
دَرَسْتَهُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَكَمَا سَمِعْتَ الْأَذَانَ عَلَيْكَ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِتُصَلِّيَ مَعَ
الْجَمَاعَةِ .

مواقع الف بطور علامت نصب

الف صرف ایک جگہ ”اسماء خمسہ“ میں نصب کی علامت ہوگا۔

اسماء خمسہ اور الف: اسماء خمسہ تو پہلے بیان کر چکے ہیں (ابوک . اخوک . حموک .

فوک . ذومال) حالتِ نصب میں ان کے آخر سے پہلے الف آئے گا اور یہی الف اسماء خمسہ کے منصوب
ہونے کی علامت ہوگا۔ جیسے

[۱] اِحْتَرَمَ أَبَاكَ میں اِحْتَرَمَ فعل اور فاعل ضمیر مستتر أَبَاكَ: مفعول بہ منصوب علامت نصب

الف ہے۔

[۲] اُنْصُرْ أَخَاكَ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ // اُنْصُرْ

[۳] نَظَّفَ فَاکَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ // نَظَّفَ

[۴] اَكْرَمِي حَمَاكَ // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي // اَكْرَمِي

[۵] لَا تُجَالِسْ ذَا مَالٍ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ // لَا تُجَالِسْ

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں میں منصوب اسماء خمسہ اور ان کا اعراب بتائیں۔

[۱] إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

[۲] اِحْتَرَمَ أَخَاكَ

[۳] لَا تَفْتَحْ فَاکَ

[۴] لَا تُخَالِفِي حَمَاكَ

[۵] اِنْصَحْ أَخَاكَ

”ی“۔ بطور علامت نصب

یاء دو جگہ نصب کی علامت ہوتی ہے [۱] تثنیہ [۲] جمع مذکر سالم

تثنیہ اسم: تثنیہ کی تعریف پہلے گزر چکی ہے (جو اسم دو مذکر یا مؤنث ذوات پر دلالت کرے)

حالتِ نصب میں تثنیہ کے آخر سے پہلا حرف یاء ہوگا یہی اس کے نصب کی علامت ہے۔

مثال: جیسے رَأَيْتُ طَالِبَيْنِ میں رَأَيْتُ: فعل و فاعل، طَالِبَيْنِ مفعول بہ منصوب علامتِ نصب یاء

ہے۔

یاد رکھیں! تثنیہ میں یاء علامتِ نصب سے پہلا حرف مفتوح اور یاء کے بعد نون (جو آخری حرف

ہے) مکسور ہوتا ہے۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں اسم تثنیہ منصوب اور علامتِ نصب بیان کریں۔

نَصَحْتُ التِّلْمِیذَیْنِ۔ نصحتُ: فعل و فاعل التِّلْمِیذَیْنِ مفعول بہ منصوب علامتِ نصب یاء۔

اِشْتَرَيْتُ كِتَابَیْنِ.....

الابنُ یُحِبُّ الوالدَیْنِ.....

كَتَبْتُ صَفْحَتَیْنِ.....

رأیتُ حمامَتَیْنِ علی الشجرة.....

شكر المعلمِ طالِبَیْنِ.....

تمرین... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول بہ اسم مفرد کو ثنی بنا کر علامتِ نصب واضح کریں۔

مفعول بہ اسم تثنیہ	مفعول بہ اسم مفرد
كَتَبْتُ زَيْنَبَ هَاتَيْنِ الصَّفْحَتَيْنِ	كَتَبْتُ زَيْنَبُ هَذِهِ الصَّفْحَةَ
.....	فَحَصَ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ
.....	كَتَبَ عَلَيَّ رِسَالَةً
.....	اسْتَأْجَرَ خَالِدٌ سَيَّارَةً
.....	بَنَى وَالِدِي مَسْجِدًا
.....	قَرَأْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ
.....	زُرْتُ الْحَدِيقَةَ أَمْسَ
.....	أَعْطَانِي الْوَالِدُ قَلَمًا

جمع مذکر سالم: جمع مذکر سالم کی تعریف پہلے گزر چکی ہے۔ (جو لفظ دو سے زائد مذکر پر دلالت کرے اور مفرد کا لفظ جمع میں سالم رہے) حالتِ نصب میں جمع مذکر سالم میں آخر سے پہلا حرف یاء ہوگا۔ یہی اس کے نصب کی علامت ہے۔

مثال: جیسے نصر الله المئومنین میں نصر: فعل ماضی، الله: فاعل المئومنین: مفعول بہ منصوب علامتِ نصب یاء ہے۔

یاد رکھیں! جمع مذکر سالم میں یاء علامتِ نصب سے پہلا حرف مکسور اور یاء کے بعد نون (جو آخری حرف ہے) مفتوح ہوتا ہے۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں جمع مذکر سالم منصوب اور علامتِ نصب واضح کریں۔

سَاعَدَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ. ساعد: فعل ماضی، الانصار: فاعل مرفوع، المهاجرین: مفعول بہ منصوب علامتِ نصب یاء۔

شَاهَدْتُ الْمُهَنْدِسِينَ.....

سَاعَدَتِ الدَّوْلَةُ الْفَلَاحِينَ.....

يُحِبُّ اللَّهُ الْمُحْسِنِينَ.....

شَكَرَ الْمَدِيرُ الْمُدَرِّسِينَ.....

تمرین..... [۲] مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول بہ اسم مفرد کو جمع مذکر سالم بنائیں اور علامتِ نصب واضح کریں۔

مفعول بہ اسم مفرد	مفعول بہ جمع مذکر سالم
أَحَبُّ الْمُجْتَهِدِ	أَحَبُّ الْمُجْتَهِدِينَ
يَنْصُرُ اللَّهُ الْمُسْلِمَ
يَجْزِي اللَّهُ الْمُصْلَى
يُحِبُّ النَّاسُ الصَّادِقَ
قَابَلْتُ الطَّيَّارَ

تمرین..... [۳] مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول بہ جمع مذکر سالم کو مفرد بنائیں اور علامتِ

نصب واضح کریں۔

علامتِ نصب	امثلہ مفعول بہ اسم مفرد	علامتِ نصب	امثلہ مفعول بہ جمع مذکر سالم
فتحة	سَاعَدَتِ الْحُكُومَةُ الْمَجَاهِدَ	ياء	سَاعَدَتِ الْحُكُومَةُ الْمُجَاهِدِينَ
//	قَابَلْتُ الْفَلَاحَ فِي الْمَكْتَبِ	//	قَابَلْتُ الْفَلَاحِينَ فِي الْمَكْتَبِ
//	اسْتَقْبَلَ الرَّئِيسُ الْمُدْرِسَ	//	اسْتَقْبَلَ الرَّئِيسُ الْمُدْرِسِينَ
//	شَكَرَ الْوَزِيرُ الْمُعَلِّمَ	//	شَكَرَ الْوَزِيرُ الْمُعَلِّمِينَ

سب مثالوں کو اس طرح حل کریں: سَاعَدْتُ: فعل ماضی، الحكومة: فاعل مرفوع،

المجاهدين: مفعول بہ منصوب، علامتِ نصب یاء ہے۔

حذفِ نون علامتِ نصب

مواقع حذفِ نون: حذفِ نون افعالِ خمسہ میں نصب کی علامت ہوتی ہے۔

افعالِ خمسہ: کی تعریف اور امثلہ پہلے گزر چکی ہیں (یہ مضارع کے وہ صیغے ہیں جن کے آخر میں

ضماز الف تثنیہ/ واء جمع/ یاء مخاطب میں سے کوئی ہو)۔ افعالِ خمسہ میں ضماز فاعل کے بعد نون علامتِ رفع ہوتا ہے۔ فعل اگر کسی عامل نصب و جزم سے خالی ہو تو نون موجود رہتا ہے ورنہ حذف ہو جاتا ہے اس لئے اسے نون اعراب کہا جاتا ہے۔

دخولِ ناصب: افعالِ خمسہ پر حرفِ نصب داخل ہو تو یہ نون حذف ہو جاتا ہے۔ اس کا حذف

ہونا ہی افعالِ خمسہ میں علامتِ نصب ہے۔

آئندہ افعالِ خمسہ کا جدول ملاحظہ کریں۔ جس میں افعالِ خمسہ ایک خانہ میں عامل سے خالی ہیں اور

نونِ رفع موجود ہے۔ دوسرے خانے میں افعالِ خمسہ پر نصب داخل ہے اور نونِ رفع محذوف ہے۔ یہی حذفِ نون علامتِ نصب ہے۔

جدول افعال خمسہ

احوال فاعل	حالت رفع	حالت نصب	بیان (علامت نصب حذف نون)
تشنیہ مذکر غائب	يَفْعَلَانِ	لَنْ يَفْعَلَا	لَنْ حرف نصب يَفْعَلَانِ مضارع منصوب
جمع //	يَفْعَلُونَ	لَنْ يَفْعَلُوا	// // // يَفْعَلُوا // // //
تشنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	// // // تَفْعَلَا // // //
// مذکر مؤنث مخاطب	//	//	// // // // // //
جمع مذکر مخاطب	تَفْعَلُونَ	لَنْ تَفْعَلُوا	// // // تَفْعَلُوا // // //
مفرد مؤنث مخاطبہ	تَفْعَلِينَ	لَنْ تَفْعَلِي	// // // تَفْعَلِي // // //

مندرجہ ذیل جملوں میں افعال خمسہ (مضارع منصوب) اور نصب کی علامت کا تعین کریں۔

[۱] التلميذان لن يلعبا بالكرة. لَنْ : حرف نصب ، يلعبا : مضارع منصوب علامت

نصب حذف نون ہے۔

[۲] يَسْرَنِي ان تَحْفَظُوا دُرُوسَكُمْ

[۳] لَنْ تَكْتُبِي هذه الرسالة

[۴] أَحِبُّ ان تَسْمَعُوا القرآن الكريم

[۵] اكره يَذْهَبُوا الى السِينَمَا

نواصب مضارع

نصب: فعل مضارع کی ایک مخصوص حالت ہے جو کسی ناصب کے داخل ہونے سے ہو۔ افعال

میں سے صرف مضارع ہی منصوب ہو سکتا ہے۔

ناصب: وہ حرف جو مضارع کو نصب دے۔ اس کی جمع نواصب ہے۔

نواصب مضارع: حروف نصب یہ ہیں (۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) كَيْ (۴) اِذَنْ ان کا مفصل

بیان علامت نصب کے بعد ہوگا۔

علامات نصب: نصب کے لئے فعل مضارع میں دو علامتیں ہیں۔

(۱) فتحہ (۲) حذف نون

مواقع فتحہ: فتح یہ فعل واحد میں نصب کی علامت ہوتا ہے۔ مضارع کی وہ پانچ مثالیں جو ضمیر ظاہر

ا۔ و۔ ی۔ ن سے خالی ہوں فتح سے منصوب ہوتی ہیں۔ جیسا کہ آئندہ جدول سے ظاہر ہے۔

جدول نصب برائے فعل واحد

افعال مضارع	امثلہ مضارع	بیان ناصب ومنصوب
مفرد مذکر غائب	لن یُکْتُبَ	لن حرف نصب یکتب مضارع منصوب علامت فتحہ
// مؤنث //	// تَکْتُبَ //	تکتب مضارع منصوب علامت فتحہ
مفرد مذکر مخاطب	لن تَکْتُبَ	لن حرف نصب تکتب مضارع منصوب علامت فتحہ
// متکلم //	// اَکْتُبَ //	اکتب مضارع منصوب علامت فتحہ
تثنیہ و جمع متکلم	// نَکْتُبَ //	نکتب مضارع منصوب علامت فتحہ

مواقع حذف ”نون“

یہ افعال خمسہ میں نصب کی علامت ہے۔ مضارع کی وہ سات مثالیں جن کے ساتھ ضمیر ظاہر ا۔ و۔

ی۔ میں سے کوئی ہو۔ حذف نون سے منصوب ہوں گی جیسا کہ آئندہ جدول سے ظاہر ہے۔

جدول نصب برائے افعال خمسہ

احوال	امثلہ	بیان
تثنیہ مذکر غائب	لن یُکْتُبَا	لن حرف نصب یکتبا فعل مضارع منصوب علامت نصب حذف نون
// مؤنث //	// تَکْتُبَا //	تکتبا فعل مضارع منصوب علامت نصب حذف نون
مذکر مخاطب	// تَکْتُبَا //	تکتبا فعل مضارع منصوب علامت نصب حذف نون
// مؤنث //	// تَکْتُبَا //	تکتبا فعل مضارع منصوب علامت نصب حذف نون
جمع مذکر غائب	// یُکْتُبُوا //	یکتبوا فعل مضارع منصوب علامت نصب حذف نون
// مخاطب //	// تَکْتُبُوا //	تکتبوا فعل مضارع منصوب علامت نصب حذف نون
مفرد مؤنث	// نَکْتُبِی //	نکتبی فعل مضارع منصوب علامت نصب حذف نون

نواصب مضارع بیان وامثلہ

أَنْ: یہ حرف نصب و مصدر و استقبال ہے۔ مضارع کو نصب دیتا ہے۔ اس کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے نیز فعل کو مصدر کے معنی میں بنا دیتا ہے۔

مثال: يَسْرُنِي أَنْ تَنْجَحَ اس کا معنی ہے يَسْرُنِي نَجَاحُكَ (مجھے تمہاری کامیابی خوش کرے گی)۔ يَسْرُ: فعل، ”ن“، وقایہ، ”ی“، متکلم مفعول بہ، أَنْ: حرف نصب، تنجح: فعل مضارع منصوب۔

اس مثال میں أَنْ نے فعل کو نصب بھی دیا ہے اس کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیا اور مصدر کے معنی میں بنا دیا ہے۔

لَنْ: حرف نصب و نفی، تاکید و استقبال ہے۔ مضارع کو نصب دینے کے ساتھ ساتھ اس کو مستقبل منفی مؤکد بنا دیتا ہے جیسے لَنْ يَنْجَحَ خَالِدٌ خَالِد ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ لَنْ: حرف نصب، يَنْجَحُ فعل مضارع منصوب علامت نصب فتح، خَالِدٌ فاعل مرفوع علامت رفع ضمہ۔

كَيُّ: حرف نصب و مصدر ہے۔ فعل مضارع کو نصب دینے کے ساتھ ساتھ اس کو مصدر کے معنی میں بنا دیتا ہے۔ جیسے أَسْلَمْتُ لَكِي أَدْخُلَ الْجَنَّةَ اس کا معنی ہے أَسْلَمْتُ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں)۔ اسلمت: فعل و فاعل، لام: تعلیل، كَيُّ: حرف نصب، ادخل: فعل مضارع منصوب، أَنَا: ضمیر مستتر فاعل، الْجَنَّةُ: مفعول بہ منصوب۔

إِذَنْ: حرف نصب اور حرف جواب و جزاء ہے۔ مضارع کو منصوب تو کرتا ہے مگر بطور جواب یا جزاء کے استعمال ہوتا ہے اس کے عمل کے لئے تین شروط ہیں۔

[۱] اِذَنْ شروع جملے میں ہو۔

[۲] مضارع مستقبل پر دلالت کرے۔

[۳] ”إِذَنْ“ اور فعل مضارع کے درمیان فاصل نہ ہو۔

جیسے کوئی شخص کہے سَاجِدُهُ فِي الدَّرْسِ اس کے جواب میں کہا جائے اِذَنْ تَنْجَحُ۔

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل جملوں میں حرفِ ناصب اور مضارع منصوب کا تعین کریں؟

علامتِ نصب واضح کریں؟

عربی جملے	حرفِ نصب	مضارع منصوب	علامتِ نصب
[۱] أُرِيدُ أَنْ تُحَسِّنَ إِلَى خَالِدٍ.	أَنْ	تُحَسِّنُ	فتحة
[۲] أَسْلَمْتُ كَيْ ادْخُلَ الْجَنَّةَ.
[۳] لَنْ نَذْهَبَ إِلَى السَّيْنَمَا.
[۴] أَنَا أَجْتَهِدُ كَيْ جَوَابٍ فِي أَذْنِ تَنْجِجٍ.
[۵] يَسْرُنِي أَنْ تَفُوزُوا.
[۶] أَحِبُّ أَنْ تُصَلُّوا فِي الْمَسْجِدِ.
[۷] مُحَمَّدٌ وَخَالِدٌ لَنْ يَذْهَبَا إِلَى السُّوقِ.

تمرین.....[۲] خالی جگہ میں مناسب حرفِ نصب لگائیں؟ اور مضارع میں علامتِ نصب

بتائیں؟

[۱] أَحِبُّ..... اِقْرَأِ الْقُرْآنَ كُلَّ صَبَاحٍ.

[۲]..... يَفُوزُ الْكُسُولُ.

[۳] سَافَرْتُ..... اكسَبَ الْمَالِ.

[۴] يَجْتَهِدُ الطَّالِبُ..... يَفُوزُ فِي الْاِخْتِبَارِ.

[۵] أَحِبُّ..... أَصْلَحَ بَيْنَ الصَّدِيقَيْنِ.

[۶] ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ.....

تمرین..[۳] مندرجہ ذیل جملوں میں حرفِ نصب / مضارع منصوب اور علامتِ نصب بتائیں؟

[۱] لَنْ اَتْرَكَ عَمَلَ الْيَوْمِ إِلَى الْغَدِ.

[۲] دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لَكِي أُصَلِّيَ.

[۳] يَسْرُنِي أَنْ تَذْهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ كُلَّ الْيَوْمِ.

[۴] اِنْتَمَا لَنْ تَحْصِلَا عَلَى الْجَائِزَةِ.

[۵] لَنْ نَوْمَ لَكَ.

گردان فعل مضارع منصوب / بن یا نفی تاکید بن

نوع	جنس	عدد	امثلہ	اردو ترجمہ	علامات نصب
غائب	مذکر	مفرد	لن یُکْتُبَ	وہ ہرگز نہ لکھے گا	فتحة
//	//	مثنیہ	// یُکْتُبَا	وہ دو ہرگز نہ لکھیں گے	حذف نون
//	//	جمع	// یُکْتُبُوا	وہ سب // // //	//
//	مؤنث	مفرد	// تَکْتُبُ	وہ ہرگز نہ لکھے گی	فتحة
//	//	مثنیہ	// تَکْتُبَا	وہ دو // // لکھیں گی	حذف نون
//	//	جمع	// یُکْتُبْنَ	وہ سب // // //	بنی علی السکون
مخاطب	مذکر	مفرد	// تَکْتُبُ	تو ہرگز نہ لکھے گا	فتحة
//	//	مثنیہ	// تَکْتُبَا	تم دو // // لکھو گے	حذف نون
//	//	جمع	// تَکْتُبُوا	تم سب // // //	//
//	مؤنث	مفرد	// تَکْتُبِی	تو ہرگز نہ لکھے گی	حذف نون
//	//	مثنیہ	// تَکْتُبَا	تم دو // // لکھو گی	//
//	//	جمع	// تَکْتُبْنَ	تم سب // // //	بنی علی السکون
متکلم	مشرک	مفرد	// اَکْتُبُ	میں ہرگز نہ لکھوں گا	فتحة
//	//	مثنیہ و جمع	// نَکْتُبُ	ہم // // لکھیں گے	//

نوٹ: فعل مضارع پر کوئی بھی حرف نصب داخل ہو تو لفظی تبدیلی اس طرح ہوگی۔ معنوی تبدیلی کا ذکر آپ مفصل پڑھ چکے ہیں۔

اُن مضمّر سے نصب مضارع

حروف نصب: بعض حروف جو ہیئت کے اعتبار سے نواصب مضارع نہیں مگر ان کے بعد ”اُن“ مقدر ہوتا ہے، اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ یہ حروف مندرجہ ذیل ہیں۔

لام تعلیل یا لام کی . لام جحد . حتیٰ

لام تعلیل یا لام کی: اس لام کا ماقبل مابعد کے حصول کا سبب ہوتا ہے جیسے سافرَ المديرُ لیشارِکَ المؤتمرَ (ڈائریکٹر نے کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے سفر کیا)۔ اس میں سافر، کانفرنس میں شرکت کا سبب ہے۔ اور سفر کی علت کانفرنس میں شرکت ہے ترکیب اس طرح ہوگی۔
سافرَ: فعل ماضی، المديرُ: فاعل مرفوع، ل: لام تعلیل، یشارِکَ فعل مضارع منصوب، اُن: حرف نصب مضمّر، ہو: ضمیر مستتر فاعل، المؤتمر: مفعول بہ۔

لام تجوید: یہ لام کسور ہے جو ماکان یا لم یکن کے بعد آتا ہے اور اس کے بعد اُن مضمّر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

مثال (ا): ماکان کے بعد جیسے ماکان اللہ ليعَذِّبَهُمْ اس مثال میں یعَذِّبَ فعل منصوب ہے اور ناصب اُن ہے جو لام تجوید کے بعد مضمّر ہے۔

مثال ب: لم یکن کے بعد جیسے لم یکن اللہ لیغْفِرْ لَهُمْ اس مثال میں یغْفِرْ فعل منصوب ہے اور ناصب ”اُن“ ہے جو لام تجوید کے بعد مضمّر ہے۔

حتیٰ: اس کے بعد ”اُن“ مضمّر کی دو صورتیں ہیں۔

[۱] ”حتیٰ“ غایت کے لئے ہو۔ [۲] ”حتیٰ“ تعلیل کے لئے ہو۔

[۱] کسی کام کی انتہاء بتانے کو غایت کہتے ہیں جیسے اضرب المذنبَ حتیٰ یتوبَ (مجرم کو توبہ کرنے تک مارو) اس مثال میں یتوبَ فعل مضارع منصوب ہے اور ناصب ”اُن“ ہے جو ”حتیٰ“ کے بعد مضمّر ہے اور ”حتیٰ“ مار کی انتہاء توبہ بتا رہا ہے۔

[۲] کسی کام کی علت بتانے کو تعلیل کہتے ہیں جیسے ”أسلم حتیٰ تدخل الجنة“ (تم اسلام لاؤ تا کہ جنت میں داخل ہو) اس مثال میں تدخل فعل منصوب ہے اور اس کا ناصب ”اُن“ مضمّر ہے جو اسلام لانے کی علت دخول جنت کو بتا رہا ہے۔

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل ناصب (جس کے بعد اُن مضمر ہو) فعل منصوب اور علامتِ نصب

نصب بتائیں۔

جملے	ناصب	فعل منصوب	علامتِ نصب
اجتهدُ فی دروسی حتیٰ انجحَ فی الامتحان .	أَنْ مضمره بعد حتیٰ	انجحَ	فتحة ظاهرة
سافرَ علیُّ الی مکةَ لیدرسَ اللغةَ العربیةَ .	// لام تعلیل	یدرسَ	//
ذهبَ خالدٌ الی المسجدِ لیصلیَ الفجرَ
ماکانَ اللہُ لیذرَ المؤمنینَ
اجلسُ هنا حتیٰ یحضرَ أخي
ابقیٰ فی لاهورَ حتیٰ اُکملَ دراستی
احترم الناسَ حتیٰ تنالَ محبتهم
ماکانَ زیدٌ لیتعبَ من اجلک
لم یکن علیُّ لیحضرَ حفلنا

تمرین.....[۲] حتی . لام حجود . لام تعلیل میں سے کسی مناسب ناصب سے خالی

جگہ پر کریں۔

[۱] اِقْرَأُ الدرسَ تحفظه .

[۲] ساعد الفقیر تکتسب رضا اللہ .

[۳] سافر الرئيسُ یشارك فی الاجتماع .

[۴] اَلْتَحَقَّ محمد بالجامعة یدرس الشریعة .

[۵] لم یکن خالدٌ یسرق الفلوس .

جدول

نصب، علامات، مقامات

عدد	علامات	مواقع	امثلہ وملاحظات
۱	فتحہ	اسم مفرد جمع مکسر فعل مضارع	کتبتُ الرسالة بعثُ الدفاتر لن یکتب خط کشیدہ الفاظ منصوب بالفتحہ ہیں
۲	الف	اسماء خمسہ	احترمُ اباک / اخاک / احترمُ حماک / فاک / ذامال خط کشیدہ الفاظ منصوب بالالف ہیں
۳	یاء	تشنیہ اسم جمع مذکر سالم	قرأتُ صَفْحَتَیْنِ نَصَحْتُ الْمُجْتَهِدِیْنَ خط کشیدہ الفاظ منصوب بالیاء ہیں۔
۴	کسرہ	جمع مؤنث سالم	احترمُ الصالحاتِ - جمع مؤنث سالم منصوب بالکسرہ
۵	حذف نون	افعال خمسہ	یسرُّنی ان یَحْفَظَا القرآن // // تَحْفَظُوا // // // تَحْفَظَا // // // تَحْفَظُوا // // // تَحْفَظِی // یَحْفَظَا سے تحفظی تک افعال خمسہ منصوب ہیں علامت سب میں حذفِ نون ہے۔

جر، علامات، مواقع

جر: لغت میں جر کا معنی کھینچنا ہے۔ قواعد کی رو سے یہ اسم کی ایک مخصوص حالت ہے۔ جس کی اصلی علامت کسرہ ہے۔ بعض دیگر علامات بھی اس کے قائم مقام ہوتی ہیں۔ جر کو خفض بھی کہتے ہیں۔ جس کے معنی لغت میں پستی کے ہیں۔

جار: جو کلمہ جر کا باعث ہو۔

مجرور: وہ اسم جو حالت جر میں واقع ہو۔ اقسام کلمہ میں صرف اسم ہی مجرور استعمال ہو سکتا ہے۔ فعل یا حرف مجرور نہیں ہوتے مجرور کو خفض بھی کہتے ہیں۔

علامات جر: جر کی تین علامتیں ہیں۔

[۱] کسرہ [۲] یاء [۳] فتحة

مواقع کسرہ بطور علامت جر

کسرہ تین جگہ جر کی علامت ہے۔

[۱] اسم مفرد منصرف [۲] جمع تکسیر منصرف [۳] جمع مؤنث سالم

منصرف: وہ اسم ہے جو اسباب منع صرف سے خالی ہو کہ اس پر کسرہ اور تنوین آ سکتے ہیں۔ (غیر منصرف کا بیان آئندہ مستقل باب میں آ رہا ہے)۔

اسم مفرد منصرف: وہ مفرد اسم ہے کہ غیر منصرف کے اسباب سے خالی ہوتا کہ حالت جر میں اس پر کسرہ آ سکے اور ثنی یا جمع مذکر سالم بھی نہ ہو جیسے

ذَهَبْتُ إِلَى مُحَمَّدٍ. ذَهَبْتُ: فعل و فاعل، إِلَى حرف جر، مُحَمَّدٌ: مجرور/ اسم مفرد منصرف ہے

علامت جر کسرہ ہے۔

جمع مکسر منصرف: وہ اسم ہے جو جمع مکسر بھی ہو اور اسباب غیر منصرف سے بھی خالی ہو کہ حالت جر میں اس پر کسرہ آ سکے جیسے

سَلَّمْتُ عَلَى الْاِطْفَالِ، سَلَّمْتُ: فعل و فاعل، عَلَى حرف جر، الْاِطْفَالِ: مجرور/ جو مکسر منصرف ہے۔ علامت جر کسرہ ہے۔

جمع مؤنث سالم کی تعریف پہلے گزر چکی ہے۔ حالت جر کی مثال جیسے رضیْتُ عن الصالحات۔ رضیْتُ: فعل و فاعل عن: حرف جر، الصالحات: مجرور/ جمع مؤنث سالم علامت جر کسرہ ہے۔ مفرد صالحہ ہے۔

سوالات:

[۱] اسم مفرد منصرف سے کیا مراد ہے؟

[۲] جمع مکسر منصرف سے کیا مراد ہے؟

[۳] کہاں کہاں پر کسرہ جر کی علامت ہوگا؟

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں سے مجرور اسماء اور ان کی نوعیت اور علامت جر

بتائیں۔

[۱] ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . ذَهَبْتُ : فعل و فاعل، إِلَى : حرف جر المدرسة : مجرور

(اسم مفرد) علامت جر کسرہ

[۲] صَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ

[۳] انْظُرْ إِلَى الْإِزْهَارِ

[۴] يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمَاتِ الْحِجَابُ

[۵] اجْتَهِدْ فِي الدَّرُوسِ

تمرین..... [۲] مناسب الفاظ سے جملے مکمل کریں اور ان کی حالت اور علامت بتائیں۔

[۱] اُكْتُبْ بـ

[۲] النُّجُومُ تَلْمَعُ فِي

[۳] الطُّلَابُ مُجْتَهِدُونَ فِي

[۴] سَلَّمَ عَلَى

[۵] رَضِيتُ عَنْ

یاء بطور علامت جر

یاء تین جگہ جر کی علامت ہوگی۔

[۱] اسماء خمسہ [۲] تشنیہ اسم [۳] جمع مذکر سالم

اسماء خمسہ: اسماء خمسہ کا تعارف پہلے گزر چکا ہے۔ جب یہ جری حالت میں واقع ہوں تو ان میں آخر سے پہلے یاء آئے گی، جس کا ماقبل مکسور ہوگا یہی اس کے جر کی علامت ہوگی۔ جیسے سَلَّمَ عَلٰی اَبِيكَ میں سَلَّمَ: فعل امر مخاطب، علی: حرف جر، ابیک: مجرور ہے کہ حرف جر کے بعد ہے اور جر کی علامت یاء ماقبل مکسور ہے۔

اس طرح اذهب الی اخیک / وحمیک وغیرہ یاء سے مجرور ہوں گے۔

تشنیہ اسم: تشنیہ وہ مذکر یا مؤنث اسم جو دو پر دلالت کرے اگر جری حالت میں واقع ہو تو اس میں آخر سے پہلے یاء آئے گی جس کا ماقبل مفتوح ہوگا یہی اس کے جر کی علامت ہے جیسے اُنْظُرْ اِلٰی الرَّجُلَيْنِ میں اُنْظُرْ: فعل و فاعل، الی: حرف جر ہے جو تشنیہ پر داخل ہے، الرَّجُلَيْنِ: تشنیہ ہے اور مجرور ہے۔ جر کی علامت یاء ماقبل مفتوح ہے۔

جمع مذکر سالم: جمع مذکر سالم جب جری حالت میں واقع ہو تو اس میں آخر سے پہلے یاء آئے گی جس سے پہلا حرف مکسور ہوگا۔ یہی اس کے جر کی علامت ہے جیسے نظرت الی المسلمین میں نظرت: فعل و فاعل، الی: حرف جر، المسلمین: مجرور ہے جر کی علامت یاء ماقبل مکسور ہے کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں مجرور اور علامت جر بتائیں۔ حل شدہ مثال پیش نظر رہے۔

[۱] سَلَّمَ عَلٰی اَبِيكَ . سلم : فعل و فاعل ، علی : حرف جر ابیک : مجرور / علامت جر یاء ماقبل مکسور اسماء خمسہ میں سے ہے۔

[۲] نظرتُ الی فیک

[۳] مررت باخیک

[۴] اُنْظُرْ اِلٰی الطَّالِبَيْنِ

[۵] سَلَّمَ عَلٰی الصَّدِيقَيْنِ

[۶] رَضِيَ اللهُ عَنْ الْمُؤْمِنِينَ

[۷] الصَّلَاةُ فَرِيضَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

تمرین.....[۲] س: یاءِ کتنی جگہ جر کی علامت ہوگی؟

س: تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں جری حالت میں کیا فرق ہوتا ہے؟

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل خالی جگہ کے پہلے دو جملوں میں مناسب اسماء خمسہ، دوسرے دو

میں تثنیہ اور تیسرے دو میں جمع مذکر سالم حالتِ جر میں استعمال کریں اور علامتِ جر واضح کریں۔

[۱] اِسْتَمِعْ إِلَى

[۲] لَا تَضَعْ شَيْئاً فِي

[۳] سَأَلَ الْمَدْرُسُ عَنْ

[۴] عَرَفْتُ مَنْ انھما نجحا فی الاختبار .

[۵] اللهُ رَحِيمٌ ب

[۶] وُزِّعَتْ الْجَوَائِزُ عَلَى

فتحہ، بطور علامت جرّ

فتحہ صرف ایک جگہ جر کی علامت ہوتا ہے اور وہ ہے غیر منصرف
صرف: لغت میں صرف سے مراد تنوین ہے اور غیر منصرف ”اسم معرب“ کی ہی ایک قسم ہے جس کا تفصیلی بیان یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

اسم معرب

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] منصرف [۲] غیر منصرف

منصرف: وہ اسم معرب ہے جس پر تنوین آسکے جیسے محمدٌ خالدٌ وغیرہ ہر وہ اسم جو اسباب منع صرف سے خالی ہو منصرف ہوگا۔

غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے جس پر تنوین نہ آسکے جیسے مکة۔ ابراهيم۔ فاطمه وغیرہ ہر وہ اسم جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب/ یا ایک جو مساوی دو ہو/ پائے جائیں۔

اعراب غیر منصرف: غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی نیز جب کلام میں مجرور واقع ہو تو اس پر فتحہ آئے گا۔ جو اس کے مجرور ہونے کی علامت ہے۔ جیسے سافرت الی مکة میں ”مكة“ مجرور ہے اور جر کی علامت فتحہ ہے۔ کیونکہ غیر منصرف ہے۔

اسباب منع صرف: اسباب منع صرف نو ہیں جو ان دو شعروں میں مذکور ہیں۔

عدل و وصف و تانیث و معرفة

وعجمة ثم جمع ثم ترکیب

والنون زائدة من قبلها الف

ووزن فعل وهذا القول تقرب

اسباب منع صرف

ہر سبب کی تعریف اور مثال ملاحظہ کیجیے۔

[۱] عدل: کسی اسم کو اصلی صورت سے دوسری شکل میں تبدیل کیا جائے اس کو عدل کہتے ہیں

جیسے عُمَرُ اس میں عدل ہوا ہے اس کی اصل عَامِرٌ تھی۔

[۲] عجْمۃ: اسم کسی عجمی زبان میں کسی معین جگہ یا شخص کا نام ہو جیسے ابراہیم، اسماعیل،

لاہور وغیرہ۔

[۳] ترکیب: اسم دراصل مرکب لفظ تھا پھر ایک بن گیا ہو جیسے حضر موت، اسلام آباد۔

[۴] وصف: اسم مستقل صفت ہو جو اپنے موصوف سے الگ نہ ہو جیسے أحمر، أسود، اصفر

وغیرہ۔

[۵] وزن فعل: اسم فعل مضارع کے وزن پر ہو جیسے احمد، اکرم، افعَل مضارع متکلم کے

وزن پر ہیں۔

[۶] علم: اسم کسی معین شخص یا جگہ کے لئے مخصوص ہو جیسے جدۃ معین جگہ اور حمزۃ معین شخص

کے لئے مخصوص ہیں دوسرا مراد نہیں لے سکتے۔

[۷] الف نون زائدتان: جیسے مَرْوَان. عُثْمَان. عَمْرَان (سلمت علی مروان)

سلمت: فعل و فاعل، علی حرف جر، مروان مجرور غیر منصرف علامت جرفتحہ ہے۔

[۸] تانیث: اسم مؤنث ہو جس کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] آخر میں الف نہ ہو جیسے فاطمة

[۲] آخر میں الف ہو۔ الف کے ساتھ مؤنث کی دو صورتیں ہیں۔

(ل) الف مقصورہ ہو (یہ الف کلمہ کا جزو لازمی ہوتا ہے) جیسے حبلی، دُنْیَا

(ب) الف مدودہ ہو (یہ الف آخر میں ہمزہ سے پہلے ہوتا ہے) جیسے حمراء صحراء الف

مدودہ کلمہ کا لازمی جز نہیں ہوتا۔

فائدہ ۱ : الف کے ساتھ مؤنث کی دونوں صورتیں اکیلے ہی اسم کو غیر منصرف بنادیتی ہیں کسی دوسرے سبب کی ضرورت نہیں رہتی۔

[۹] **جمع الجمع:** اسم ایسا جمع مکسر ہو کہ الف تکسیر کے بعد کم از کم دو حرف ہو جیسے

مَسَاجِد : مَسْجِد کی جمع الجمع ہے۔

مَنَابِر : مَنْبَر // // //

مَفَاتِيح : مِفْتَاح // // //

فائدہ ۲: جمع الجمع اکیلے ہی اسم کو غیر منصرف بنادیتا ہے کسی دوسرے سبب کی ضرورت نہیں

رہتی۔

ان مذکورہ اسباب منع صرف میں سے جمع الجمع اور تانیث الف والی تو اکیلے ہی اسم کو غیر منصرف بنادیں گے مگر بقیہ باہم دول کر ہی اسم کو غیر منصرف بناتے ہیں۔

آئندہ جدول میں اکیلے (آحادی) اور باہم دول کر (ثنائی) غیر منصرف بنانے والے اسباب کا ملاحظہ کریں۔

اسباب منع صرف دونوں قسمیں

آحادی (اکیلے ہی)	ثنائی (دو دول کر)
۱ جمع الجمع	۱ علم
۱/۲ تانیث (الف کے ساتھ)	۲ عدل
	۳ عجمہ
	۴ وزن فعل
	۵ ترکیب
	۶ وصف
	۷ الف نون
	۱/۲ تانیث (بغیر الف)

اسباب منع صرف پر اجمالی نظر

تسمیہ کے اعتبار سے: نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ ہر سبب کا تعلق یا تو لفظ کی ظاہری شکل و صورت سے ہے یا اس کے معنی سے۔ اس لحاظ سے اسباب منع صرف کی دو قسمیں ہوں گی۔

[۱] معنوی اسباب [۲] لفظی اسباب

معنوی اسباب: وہ ہیں جن کا تعلق اسم کے معنی سے ہو، یہ صرف دو ہیں، [۱] علم [۲] وصف۔
لفظی اسباب: وہ ہیں جن کا تعلق اسم کی ظاہری ہیئت سے ہو یہ بقیہ سات اسباب ہیں:
 عدل، وزن فعل، تانیث، عجمہ، جمع، ترکیب، الف نون زائد تان

خلاصہ بحث

ملاحظہ (۱): اسم معرب غیر منصرف (جو ثنائی الاسباب ہے) ضروری ہے کہ معنوی اعتبار سے علم یا وصف ہو۔

علم کے ساتھ دوسرا لفظی سبب: عدل، عجمہ، وزن فعل، ترکیب، الف نون، تانیث بالتاء و تانیث معنوی میں سے ایک ہوگا۔

وصف کے ساتھ دوسرا لفظی سبب: عدل، وزن فعل، الف نون میں سے ایک ہوگا۔

ملاحظہ (۲): اسم معرب غیر منصرف (جو احادی الاسباب ہے) وہ جمع الجمع یا تانیث الف مقصورہ یا ممدودہ ہوگا۔ اس کو کسی دوسرے سبب معنوی کی ضرورت نہیں ہے۔

آئندہ غیر منصرف کا جدول ہے جو مندرجہ ذیل امور کو واضح کر رہا ہے۔

[۱] اسباب منع صرف / معنوی / لفظی اسباب

[۲] امثلہ

[۳] جملوں میں استعمال

[۴] لفظی سبب واحد

[۵] امثلہ

[۶] جملوں میں استعمال

جدول اسباب منع صرف ثنائی/احادی

باہم دو سبب		ثنائی	معنوی	لفظی	امثلہ	استعمال
علم	تانیث	فَاطِمَةُ	بور قاسم	سَلَمْتُ عَلَى فَاطِمَةَ	بور قاسم	سَلَمْتُ عَلَى فَاطِمَةَ
وزن فعل	الفنون زائدتان	عمر	عمر	عمر	عمر	تولی عثمان الخلافة بعد عمر
وزن فعل	الفنون زائدتان	عجمہ	ابراہم	ابراہم	ابراہم	اوحی اللہ الی ابراہیم
وزن فعل	الفنون زائدتان	عجمہ	عثمان	عثمان	عثمان	تولی علی الخلافة بعد عثمان
وزن فعل	الفنون زائدتان	عجمہ	احمد	احمد	احمد	يعمل احمد مدرساً
وصف	وزن فعل	احمر	جو عان	احمر	احمر	لا فرق بين اسود واحمر الا بالتقوى
وصف	وزن فعل	احمر	جو عان	احمر	احمر	لا استريح وزميلي جوعان
وصف	وزن فعل	احمر	جو عان	احمر	احمر	يمشي الطلاب مشي مشي
احادی	ایک سبب فقط لفظی					
	صیغہ منتہی الجمع	مَنَابِرُ	بشری	بشری	بشری	يقوم الخطباء على منابر عالية
	تانیث الف مقصورہ	بشری	بشری	بشری	بشری	سمعت بشری نجا حاک
	// // ممدودہ	بیضاء	بیضاء	بیضاء	بیضاء	اشتریت سیارۃ بیضاء

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں سے غیر منصرف اسماء اور اسباب منع صرف بتائیں۔

غیر منصرف اسباب منع صرف

فاطمہ مکہ علم
احمد علم+وزن فعل
.....
.....
.....

[۱] سافرت فاطمۃ الی مکہ

[۲] وصل احمد من فیصل آباد

[۳] اوحی اللہ الی اسماعیل

[۴] توجد بور قاسم فی کراتشی

[۵] اخي اسمه شعبان

.....	[۶] المدرس الجديد اسمه يعقوب
.....+.....	[۷] لا فرق بين اسود و ابيض الا بالتقوى
.....+.....	[۸] يمشى العساكرُ مثنى مثنى
.....+.....	[۹] تحدّث الوالدُ وهو غضبانُ
.....+.....	[۱۰] وصلتنا بشرى نجا حكم
.....+.....	[۱۱] توجد في باكستان مدراس و معاهد كثيرة
صیغہ منتهی الجموع	مساجد	[۱۲] يصلى المسلمون في مساجد كثيرة
.....	[۱۳] اشترت الأرض بدرهم قليلة
.....	[۱۴] بعت سيارة حمراء
.....	[۱۵] تزوجت امرأة حسناء
تمرین.....[۲] خالی جگہ مناسب غیر منصرف اعلام سے پر کریں۔ غیر منصرف ہونے کا سبب بھی بتائیں۔		

- [۱] من سور القرآن سورة.....
- [۲] الخليفة..... من الخلفاء الراشدين.
- [۳] وصل..... من لاهور امس.
- [۴] رجع..... من السوق قبل ساعة.
- [۵] كانت غزوة بدر في شهر.....

- تمرین.....[۳] مناسب غیر منصرف وصف سے خالی جگہ پر کریں۔**
- [۱] اشترى ثوباً.....
- [۲] دخل المسافر المطعم لانه.....
- [۳] يبكي الطفل لانه.....
- [۴] خلق الله الانسان في..... تقويم.
- [۵] خرج الطلاب.....

تمرین.....[۴] ایک سبب والے غیر منصرف سے خالی جگہ پر کریں۔ نیز غیر منصرف ہونے کا سبب بھی بتائیں۔

- [۱] وصلکم
- [۲] بعت سیارۃً
- [۳] لقد نصرکم اللہ فی
- [۴] اما السفینیۃ فکانت
- [۵] زوجته

تمرین.....[۵] مندرجہ ذیل جملوں میں غیر منصرف اسماء پر اعراب لگائیں اور اسباب منع صرف بتائیں۔

- [۱] نادى احمد يوسف .
- [۲] سلمت على ابراهيم .
- [۳] كانت عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها .
- [۴] اسلام آباد عاصمة باكستان .
- [۵] زرت حداثق جميلة في لاهور .
- [۶] نظرت الى يوسف .

غیر منصرف پر حالت جر میں کسرہ: غیر منصرف اسم میں علامتِ جرفتحہ ہوتا ہے مگر مندرجہ ذیل دو صورتوں میں حالتِ جر میں کسرہ ہی آتا ہے۔

- [۱] جب اس پرال داخل ہو جیسے يعيش البدوي في الصحراء . يعيش : فعل مضارع، البدوي : فاعل مرفوع، في حرف جر، الصحراء مجرور۔
- [۲] کسی کی طرف مضاف ہو جیسے يصلى المسلمون في مساجدهم . يصلى : فعل المسلمون فاعل، في : حرف جر، مساجد مجرور علامتِ جر کسرہ ہے کیونکہ مضاف ہے، هم مضاف الیہ۔

تمرین : مندرجہ ذیل جملوں میں غیر منصرف بتائیں۔ پھر ان کو مضاف/یا ال داخل کر کے مجرور بالکسرہ بنائیں۔

سبب	مجرور بالکسرہ	غیر منصرف
دخول	درست في المدارس الكثيرة	درست في مدارس كثيرة
اضافت	مررت بحدائق المدينة	مررت بحدائق جميلة
.....	جلست مع أدباء امس
.....	يعمل العمال في مصانع للحديد
.....	سلمت على علماء من الازهر

جر کی علامات اور مقامات

علامات	مقامات	امثلہ و بیان
کسرہ	اسم مفرد جمع مکسر جمع مؤنث سالم	کتبتُ بالقلم / القلم اسم مفرد مجرور علامت جر کسرہ سلمت على الرجال / الرجال جمع مکسر // رضيت عن الصالحات / الصالحات جمع مؤنث سالم //
ياء	اسماء خمسه تثنيه جمع مذکر سالم	اذهب الى ابيك / ابيك مجرور۔ علامت ياء انظر الى اخيك / اخيك // // // فيك / فيك // اذهبى الى حميك / حميك // لا تجلس مع ذي مال / ذي مال // سلم على الصديقين / الصديقين ثنى // ذهبت الى الصالحين / الصالحين جمع سالم مجرور //
فتحة	غیر منصرف	رضي الله عن عمر عمر : غير منصرف مجرور علامت جر فتحة

”جزم“، علامات/مقامات

جزم/جازم: لغت میں جزم کے معنی قطع کرنا اور کاٹنا ہے۔ جازم کا ٹٹنے والا۔ قواعد کی رو سے جزم فعل کی ایک مخصوص حالت ہے جس کی علامت اصلی سکون ہے یا جو اس کے قائم مقام ہو اور جازم وہ کلمہ جو فعل کے لئے جزم کا باعث ہو۔

مجزوم: وہ فعل ہے جو جزم کی حالت میں واقع ہو۔ مجزوم صرف فعل مضارع ہوتا ہے اس کی حرکت یا حرف کو جازم/کاٹ دیتا ہے۔

علامات: جزم کی تین علامات ہیں:

[۱] سکون [۲] حذف حرف علت [۳] حذف نون (اعراب)

[۱] **سکون:** یہ صرف ایک جگہ (فعل واحد میں) جزم کی علامت ہوگا۔ فعل مضارع صحیح الآخر ہو، ضمیر ظاہر سے خالی ہو تو حرف جزم کے داخل ہونے پر اس کے آخر میں سکون آئے گا جو اس کے مجزوم ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ جیسے يَلْعَبُ سے لَمْ يَلْعَبْ ، لم : حرف جزم يَلْعَبُ : مضارع مجزوم علامت جزم سکون ہے۔

[۲] **حذف حرف علت:** یہ بھی صرف ایک جگہ (فعل واحد میں) جزم کی علامت ہوتی ہے، فعل مضارع معتل الآخر ہو اور ضمیر ظاہر سے خالی ہو تو حرف جزم داخل ہونے پر آخر سے حرف علت حذف ہو جائے گا یہ اس کے مجزوم ہونے کی علامت ہے۔ جیسے يَذْعُوْ سے لَمْ يَذْعُ ، لم : حرف جزم، يَذْعُ : مضارع مجزوم علامت جزم حذف حرف علت ہے۔

فعل واحد صحیح الآخر کی حالت جزم میں علامت جزم سکون، معتل الآخر کی حالت جزم میں حذف حرف علت آئندہ جدول سے واضح ہے۔

جدول فعل واحد حالت جزم

معتل الآخر	صحیح الآخر	احوال
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَلْعَبْ	مفرد مذکر غائب
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَلْعَبْ	// مؤنث غائب
// //	// //	// مذکر مخاطب
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَلْعَبْ	مفرد متکلم
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَلْعَبْ	تثنیہ و جمع متکلم
حذف حرف علت واو ہے	سکون ہے	علامت جزم

[۳] حذف نون: یہ بھی صرف ایک جگہ افعالِ خمسہ میں جزم کی علامت ہوگی۔ افعالِ خمسہ

مضارع کی وہ مثالیں ہیں جن کے آخر میں ضمائر ا۔ و۔ ی ہوں۔ ان ضمائر کے متصل ہونے کے ساتھ ساتھ فعل کے آخر میں نون کا بھی اضافہ ہوتا ہے جو افعالِ خمسہ کے رفع کی علامت ہے۔ جب افعالِ خمسہ پر کوئی جازم (ناصب) داخل ہو تو یہ نون حذف ہو جائے گا اور یہ حذفِ نون ہی افعالِ خمسہ کے مجزوم ہونے کی علامت ہے۔

آئندہ افعالِ خمسہ جازم و ناصب سے خالی حالتِ رفع میں اور جازم کے ساتھ حالتِ جزم میں ملاحظہ کریں۔

جدول افعالِ خمسہ

حالتِ جزم جازم کے ساتھ	حالتِ رفع جازم سے خالی	احوال
لَمْ يَفْعَلَا	(۱) يَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر غائب
لَمْ يَفْعَلُوا	(۲) يَفْعَلُونَ	جمع مذکر غائب
لَمْ تَفْعَلَا	(۳) تَفْعَلَانِ	تثنیہ مؤنث غائب و مذکر مؤنث مخاطب
لَمْ تَفْعَلُوا	(۴) تَفْعَلُونَ	جمع مذکر مخاطب
لَمْ تَفْعَلِي	(۵) تَفْعَلِينَ	مفرد مؤنث مخاطب
علامت جزم حذفِ نون ہے	علامت رفع نون ہے	علامت

سوالات:

[۱] کلمہ کی کون سی قسم مجزوم ہوگی؟

[۲] جزم کی علامت بیان کریں؟

[۳] جزم کی علامت سکون کس کس جگہ ہوگی؟

[۴] معتل الآخر فعل کی علامت جزم کیا ہوگی؟

[۵] افعال خمسہ کس طرح مجزوم ہوں گے؟

[۶] فعل واحد سے کیا مراد ہے اس کی جزم کی کیفیت بیان کریں؟

نوٹ: فعل مضارع کو جزم دینے والے جملہ حروف کا مستقل بیان آئندہ ہوگا۔تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل میں فعل مضارع مجزوم اور علامت جزم بتائیں۔ حل شدہ مثالیں

پیش نظر ہیں۔

[۱] لم يحفظ محمدٌ درسه / يحفظ : مضارع مجزوم اور جزم کی علامت سکون ہے

[۲] لم يسمعاً كلامي / يسمعا // // // // // حذف نون //

[۳] لم يفهموا شرح الأستاذ.....

[۴] لم تقرأ القرآن اليوم.....

[۵] لم يشربوا من ماء النهر.....

[۶] لم يرم محمد الكرة.....

[۷] لم يدع المشرك ربه.....

تمرین..... [۲] مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ مناسب مضارع سے پر کریں اور علامت

جزم بتائیں۔

[۱] لم..... محمد الكتاب .

[۲] لم..... علي درسه .

[۳] لم..... هذه الآية .

[۴] لم..... الاستاذ الفصل .

[۵] لم..... الطالب الى المدرسة اليوم .

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل عبارت میں مضارع مجزوم/ جازم اور علامتِ جزم واضح کریں اور اردو ترجمہ کریں۔

أَيُّهَا الْمُسْلِمُ لَا تَكْسَلُ فِي أَدَاءِ الْوَاجِبِ. وَكُنْ كَرِيمًا فَمَنْ أُوتِيَ مَالًا فَلَمْ يَبْخُلْ فَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ. وَاتَّبِعْ تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ. فَمَنْ لَمْ يُخَالِفْ تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ، وَلَمْ يُهْمَلِ الْعَمَلُ بِهَا فَهُوَ مُحَبَّبٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ، وَالَّذِينَ لَمْ يَتَّبِعُوا أَوْامِرَ اللَّهِ، وَلَمْ يَجْتَنِبُوا نَوَاهِيَهُ، وَلَمْ يَسْلُكُوا سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ خَسِرُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

جواز م مضارع

تعارف: جوازم، جازم کی جمع ہے۔ وہ حرف جو مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دے جازم کہلاتا ہے۔ جوازم کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] ایک فعل کے جوازم [۲] دو فعلوں کے جوازم

قسم اول: اکیسے فعل کو جزم دینے والے مندرجہ ذیل چار حرف ہیں، لَمْ، لَمَّا، لَمْ، لَمْ، لا برائے نہیں۔

عمل: یہ حروف فعل مضارع میں لفظی اور معنوی ہر دو تبدیلیاں کر دیتے ہیں۔ لفظی طور پر تو مضارع کو جزم دیں گے۔ جس کی علامت سکون، حذفِ نون یا حذفِ حرفِ علت ہوتی ہے اور معنوی طور پر ہر حرف کا عمل مفصل بیان کیا جاتا ہے۔

حروف جزم کا استعمال اور اثر

لَمْ: یہ حرف فعل مضارع کو جزم دینے کے ساتھ ساتھ اس کو ماضی منفی بنا دیتا ہے جیسے يَنْصُرُ وہ مدد کرتا ہے، یا کرے گا اور لَمْ يَنْصُرُ اس نے مدد نہیں کی۔ جب مضارع پر لَمْ داخل ہو تو اہل قواعد اس کو جحد مطلق کہتے ہیں کہ نفی مطلقاً ماضی میں ہے۔

لَمَّا: یہ فعل مضارع کو جزم دینے کے ساتھ ساتھ اس کو ماضی منفی بنا دیتا ہے مگر اس سے نفی زمانہ تکلم تک ہوتی ہے جیسے یکتُبُ وہ لکھتا ہے یا لکھے گا۔ لَمَّا یکتب: اس نے اب تک نہیں لکھا۔ جب مضارع پر لَمَّا داخل ہو تو اس کو جزم مستغرق کہتے ہیں کہ نفی زمانہ ماضی کو مکمل طور پر زمانہ تکلم تک شامل ہے۔

لَا مَ اَمْر: یہ مکسور لام ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور اس کو امر کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اس لئے فعل میں بجائے خبر کے طلب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے یَنْصُرُ وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا اور لَیَنْصُرُ چاہیے کہ وہ مدد کرے عموماً مضارع کے غائب کے صیغوں پر یہ لام داخل ہوتا ہے۔ فعل مضارع پر اس لام کے داخل ہونے کے بعد اسے امر غائب کہا جاتا ہے۔

لَا نَهْي: یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور اس کو نہی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے تکتب تم لکھتے ہو، لا تکتبُ تم مت لکھو۔ فعل مضارع پر لائے نہی داخل ہو تو اس کو فعل نہی کہتے ہیں۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں حرف جزم اور فعل مجزوم بتائیں نیز جزم کی علامت واضح کریں۔

عربی جملہ	حرف جزم	مضارع مجزوم	علامت جزم
[۱] لَمْ یَشْرَبْ خَالِدٌ الدَّوَاءَ	لَمْ	یَشْرَبُ	سکون
[۲] لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
[۳] لَا تَتَوَّأْ أَحَدُنَا
[۴] لَیْقُضْ عَلَيْنَا رَبُّکَ
[۵] لَمْ یَقْرَأْ خَالِدٌ وَعَلِیٌّ دَرَسَهُمَا
[۶] الْاَوْلَادُ لَمَّا یَحْفَظُوا الدَّرْسَ
[۷] لَا تَجْلِسُوا فِی السُّوقِ
[۸] لَا تَأْكُلُوا الْفَاکِهَةَ قَبْلَ غَسْلِهَا

تمرین.....[۲] گذشتہ جملوں کو اپنی کاپیوں میں لکھ کر ہر جملہ کے سامنے اس کا اردو ترجمہ لکھیں۔ مندرجہ ذیل جملوں میں فعل مضارع پر مناسب حرفِ جزم داخل کریں اور فعل مضارع کو مجزوم بنائیں۔ افعال میں مناسب تبدیلی کریں پہلی اور دوسری مثالیں حل شدہ ہیں۔

[۱] يَذْهَبُ الْوَلَدُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	لم يذهب الولد الى المدرسة .
[۲] مُحَمَّدٌ وَعَلَى يَذْهَبَانِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	محمد و علی لم يذهبا الى المدرسة.
[۳] أَنْتَ تُسَافِرُ بِالْقَطَارِ
[۴] الْوِلَادُ يُكْتُبُونَ دُرُوسَهُمْ
[۵] أَنْتِ تَشْرَبِينَ الْقَهْوَةَ
[۶] أَنْتَمَا تَذْهَبَانِ إِلَى السُّوقِ
[۷] هُمْ يَشْرَبُونَ الْمَاءَ الْبَارِدَ

مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب فعل مضارع سے خالی جگہ پر کریں اور علامتِ جزم بتائیں۔

- [۱] لمالمطرُ اليوم .
 [۲] لا فی الطريقِ .
 [۳] التلميذُ لَمَّادرسه .
 [۴] لِبالمعروفِ .
 [۵] لِعن المنكرِ .

قسم ثانی: دو فعل کے جوازم

تعارف: کلماتِ جزم جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں کلماتِ مجازات کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ہر دو مجزوم فعلوں میں سے پہلا فعل سبب ہوتا ہے جسے شرط کہتے ہیں۔ دوسرا فعل مسبب ہوتا ہے جس کو جزایا جواب شرط کہتے ہیں۔

تعداد: یہ گیارہ کلمات ہیں۔ پہلا حرف ہے اور بقیہ دس اسماء ہیں۔

- (۱) اِنْ (۲) مَنْ (۳) مَا (۴) مَتَى (۵) اَيْنَ (۶) اَيُّ
(۷) مَهْمَا (۸) اَيَّانَ (۹) اَنَّى (۱۰) حَيْثُمَا (۱۱) كَيْفَمَا

بیان اور استعمال

اِنْ: یہ حرف شرط ہے جو مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، یہ دو فعلوں کو جزم دیتا ہے، پہلا شرط اور دوسرا جزایا جواب شرط کہلاتا ہے جیسے اِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ (اگر محنت کرو گے، کامیاب ہو گے)، اِنْ: حرف شرط

تَجْتَهِدْ: فعل مضارع مجزوم شرط علامتِ جزم سکون ہے۔

تَنْجَحْ: فعل مضارع مجزوم جواب شرط علامتِ جزم سکون ہے۔

مَنْ: اسم شرط ہے جو ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے مَنْ يَذْرُعُ يَحْصُدُ (جو بوئے گا سوکا لے گا)۔

مَنْ: اسم شرط

يَذْرُعُ: فعل مضارع مجزوم شرط

يَحْصُدُ: // // // جواب شرط

مَا: اسم شرط غیر ذوی العقول کے لئے ہے۔

جیسے مَا تَطْلُبُ تَجِدُ (جو چیز طلب کرو گے پاؤ گے)۔

مَا: اسم شرط

تَطْلُبُ: فعل مضارع مجزوم شرط

تَجِدُ: // // // جواب شرط

علامتِ جزم سکون ہے۔

مَتٰی : اسم شرط طرفِ زمان ہے۔ شرط و جزاء کا زمانہ بتاتا ہے جیسے متٰی تذهب اذهب جب تم جاؤ گے میں جاؤں گا۔

مَتٰی : اسم شرط طرفِ زمان
تَذْهَبُ : فعل مضارع مجزوم شرط
اَذْهَبُ : // // // // جواب شرط

اَیْنَمَا : اسم شرط طرفِ مکان ہے۔ شرط و جزاء کا مکان بتاتا ہے جیسے اَیْنَمَا تَجْلِسُ اَجْلِسُ (جہاں تم بیٹھو گے، میں بیٹھوں گا)۔

اَیْنَمَا : اسم شرط طرفِ مکان
تَجْلِسُ : فعل مضارع مجزوم شرط
اَجْلِسُ : // // // // جواب شرط

اَیَّ : اسم شرط برائے مساوات یہ بتاتا ہے کہ شرط و جزاء واقع ہونے میں دونوں مساوی ہیں۔ اَیَّ کا لفظ ذوی العقول، غیر ذوی العقول، زمان و مکان سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثال

ذوی العقول جیسے اَیَّ رَجُلٍ یُّکْرِ مُنٰی اُکْرِمَہُ۔
غیر // // اَیَّ کِتَابٍ تَقْرَأُ اَقْرَأُ۔
مکان // // اَیَّ مَکَانَ تَذْهَبُ اَذْهَبُ۔
زمان // // اَیَّ یَوْمٍ تَسَافِرُ اَسَافِرُ۔

ہر مثال میں اَیَّ اسم شرط، فعل اول مضارع مجزوم شرط، فعل ثانی مضارع مجزوم جواب شرط ہے۔

مَہْمَا : اس کا استعمال اور معنی مآ کی طرح ہے۔

اَیَّانَ : اس کا استعمال اور معنی متٰی کی طرح ہے۔

اَنٰی ، حَیْثُمَا : ان کا استعمال اور معنی اَیْنَمَا کی طرح ہے۔

کَيْفَمَا: حالت کے لئے ہے کہ شرط و جزا کی کیفیت و حالت بتاتا ہے۔ جیسے کَيْفَمَا يَكُنِ الشَّعْبُ يَكُنِ الْحُكَّامُ (جیسے عوام ہوں گے ویسے حکمران ہوں گے)۔ ترکیبِ نحوی یوں کریں گے۔

کیفما : اسم شرط برائے حالت
 یکنُ : فعل مضارع مجزوم شرط
 الشعبُ : فاعل مرفوع
 یکنُ : فعل مضارع مجزوم جواب شرط
 الحکام : فاعل مرفوع

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل جملوں میں سے حل شدہ مثال کی طرح کلماتِ شرط اور فعل شرط مجزوم اور جواب شرط بتائیں۔

عربی جملے	کلمہ شرط	فعل مجزوم	علامت جزم	فعل مجزوم	علامت جزم
إِنْ تَدْرُسْ تَنْجَحْ	ان حرف شرط	تدرس	سکون	تنجح	سکون
مَنْ يَعْمَلْ سَوْءًا يُجْزَ بِهِ	-----	-----	-----	-----	-----
إِنْ تَدْرُسُوا تَنْجَحُوا	-----	-----	-----	-----	-----
مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ	ما اسم شرط	تفعلوا	حذف نون	يعلم	سکون
مَهْمَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ	-----	-----	-----	-----	-----
أَيُّ يَوْمٍ تَذْهَبُ أَذْهَبْ	-----	-----	-----	-----	-----
أَيُّ كِتَابٍ تَقْرَأُ أَقْرَأْ	-----	-----	-----	-----	-----
أَيْنَمَا تَكُونُوا تَفُوزُوا	-----	-----	-----	-----	-----

تمرین.....[۲] مذکورہ جملوں کو لکھیں اور ہر ایک کا اردو ترجمہ تحریر کریں۔

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب کلماتِ شرط لگائیں (دو حرفوں کو جزم دینے

والے) پھر جملوں کا اردو ترجمہ کریں۔

- [۱]يعمل خيراً يَرَهُ
- [۲]يعمل شراً يَرَهُ
- [۳]تجلس اجلس
- [۴]تذهب اذهب
- [۵]تلميذ يدرس ينجح

تمرین.....[۴] مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب جواب شرط لگا کر خالی جگہ پر کریں
(مضارع مجزوم اور علامتِ جزم بتائیں)۔

- [۱] إِنْ تُذْنِبْ
- [۲] أَيْنَمَا تُسَافِرْ
- [۳] مَنْ يُسَاعِدْنِي
- [۴] أَيْ إِنْسَانٍ تُصَاحِبُهُ
- [۵] أَيْنَمَا تَكُنْ
- [۶] مَنْ يَزْرَعُ يَحْصُدْ

گردان مضارع مجزوم بلم/یا تجد مطلق معلوم

نوع	جنس	عدد	امثلہ	اردو ترجمہ	علامتِ جزم حالت ہنا
غائب	مذکر	مفرد	لَمْ يَكْتُبْ	اس ایک مرد نے نہیں لکھا	سکون
//	//	تثنیہ	// يَكْتُبَا	ان دو مردوں // //	حذفِ نون
//	//	جمع	// يَكْتُبُوا	ان سب // //	//
//	مؤنث	مفرد	// تَكْتُبْ	اس ایک عورت نے نہیں لکھا	سکون
//	//	تثنیہ	// تَكْتُبَا	ان دو عورتوں // //	حذفِ نون
//	//	جمع	// يَكْتُبْنَ	ان سب // //	مبنی علی السکون
مخاطب	مذکر	مفرد	// تَكْتُبْ	تو ایک مرد نے نہیں لکھا	سکون
//	//	تثنیہ	// تَكْتُبَا	تم دو مردوں // //	حذفِ نون
//	//	جمع	// تَكْتُبُوا	تم سب // //	//
//	مؤنث	مفرد	// تَكْتُبِي	تو ایک عورت نے نہیں لکھا	حذفِ نون
//	//	تثنیہ	// تَكْتُبَا	تم دو عورتوں // //	//
//	//	جمع	// تَكْتُبْنَ	تم سب // //	مبنی علی السکون
متکلم	مشترک	مفرد	// اَكْتُبْ	میں ایک نے نہیں لکھا	سکون
//	//	تثنیہ و جمع	// نَكْتُبْ	ہم دو یا سب // //	//

گردان مضارع مجزوم بلائے نہی / یا فعل نہی معروف

نوع	جنس	عدد	امثلہ	ترجمہ	علامات جزم و حالت ہنا
غائب	مذکر	مفرد	لَا يَكْتُبُ	وہ ایک مرد نہ لکھے	سکون
//	//	تثنیہ	// يَكْتُبَا	// دو // لکھیں	حذف نون
//	//	جمع	// يَكْتُبُوا	سب // // لکھیں	//
//	مؤنث	مفرد	// تَكْتُبُ	وہ ایک عورت نہ لکھے	سکون
//	//	تثنیہ	// تَكْتُبَا	دو عورتوں // لکھیں	حذف نون
//	//	جمع	// يَكْتُبْنَ	سب // // لکھیں	مبنی علی السکون
مخاطب	مذکر	مفرد	// تَكْتُبُ	تو ایک مرد نہ لکھے	سکون
//	//	تثنیہ	// تَكْتُبَا	تم دو // لکھو	حذف نون
//	//	جمع	// تَكْتُبُوا	سب // // لکھیں	//
//	مؤنث	مفرد	// تَكْتُبِي	تو ایک عورت نہ لکھے	حذف نون
//	//	تثنیہ	// تَكْتُبَا	تم دو عورتیں نہ لکھو	//
//	//	جمع	// تَكْتُبْنَ	تم سب // // لکھیں	مبنی علی السکون
متکلم	مشترک	مفرد	// اَكْتُبُ	میں ایک نہ لکھوں	سکون
//	//	تثنیہ و جمع	// نَكْتُبُ	ہم دو یا سب نہ لکھیں	//

فعل امر غائب

یا

مضارع مجزوم بلام امر

امر مخاطب اور غائب میں فرق: فعل مضارع مخاطب کی چھ مثالوں سے امر کا جو صیغہ بنایا جاتا ہے اسے تو امر مخاطب یا امر بالصیغہ کہتے ہیں، بقیہ آٹھ مثالیں چھ غائب، دو متکلم پر لام امر مکسور حرف جزم لگادیں۔

جیسے یُکْتُبُ سے لِيُکْتُبْ (چاہیے کہ وہ لکھے) ل: حرف جزم یکتب مضارع مجزوم علامت جزم سکون ہے۔

وضاحت: متکلم کے دو صیغوں کو بھی غائب کے ساتھ ملحق کرتے ہیں۔ گویا کہ متکلم اپنے آپ کو غائب شمار کر کے امر کرتا ہے جیسے اُکْتُبْ مضارع سے لَا تُکْتُبْ (چاہیے کہ میں لکھوں) ل: حرف جزم اُکْتُبْ مضارع مجزوم۔ علامت جزم سکون۔

اثر لام امر: غائب سے متکلم کی مثالوں پر لام مکسور داخل ہونے سے مضارع مجزوم ہو جاتا ہے اور جزم کی علامت فعل واحد صحیح الاخیر میں سکون ہے۔

جزم کی علامت فعل متعل الاخیر میں حرف علت ہے

// // // افعال خمسہ // حذف نون //

جیسا کہ آئندہ جدول سے واضح ہو رہا ہے۔

جدول مضارع مجزوم بلام مکسور یا امر غائب

احوال	امثلہ	اردو ترجمہ	علاماتِ جزم و حالت بنا		
				جنس	عدد
مذکر	لِکْتُبْ	چاہیے کہ وہ ایک لکھے	سکون	مفرد	مذکر
//	لِکْتُبَا	// // // دو لکھیں	حذفِ نون	تثنیہ	//
//	لِکْتُبُوا	// // // سب	// //	جمع	//
مؤنث	لِکْتُبِي	چاہیے کہ وہ ایک عورت لکھے	سکون	مفرد	مؤنث
//	لِکْتُبَا	// // // دو عورتیں لکھیں	حذفِ نون	تثنیہ	//
//	لِکْتُبْنَ	// // // سب	مبنی علی السکون	جمع	//
مشترک	لَا تَكْتُبْ	چاہیے کہ میں لکھوں	سکون	مفرد	مشترک
//	لَا تَكْتُبَا	// // // ہم لکھیں	//	تثنیہ و جمع	//

احوالِ معرب

کلام میں استعمال کے وقت اسمِ معرب کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔

[۱] حالتِ رفع: جو اسماء اس حالت میں واقع ہوں مرفوعات کہلاتے ہیں۔

[۲] نصب: // // // // // // // // // // منصوبات //

[۳] جر: // // // // // // // // // // مجرورات //

مرفوعات

تعداد۔ تعارف۔ امثلہ

مرفوعات نو ہیں۔

- | | |
|----------------------------|----------------------------|
| [۱] فاعل | [۲] نائبِ فاعل |
| [۳] مبتدا | [۴] خبر |
| [۵] اسمِ کان (واخواتِ کان) | [۶] خبرِ ان (واخواتِ ان) |
| [۷] خبرِ لافعی جنس | [۸] حروفِ مشبہ بلیس کا اسم |
| [۹] تابع مرفوع | |

مرفوع رقم: (۱) فاعل

تعارف: لغت میں کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔ قواعد کی رو سے فاعل وہ اسم مرفوع ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس ذات کو بتائے جس سے فعل واقع ہوا یا اس ذات کے ساتھ فعل قائم ہو۔
جیسے خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ اس میں اللهُ فاعل مرفوع ہے اور رفع کی علامت ضمہ ہے کہ خلق کا کام اس ذات نے کیا۔

مَاتَ الْكَافِرُ میں الْكَافِرُ فاعل مرفوع ہے۔ رفع کی علامت ضمہ ہے۔ اس میں موت کا فعل الْكَافِرُ کے ساتھ قائم ہے۔

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں فعل، فاعل اور رفع کی علامت بتائیں؟

جیسے شَرَحَ الْمَدْرَسُ الدَّرْسَ: فعل ماضی، فاعل مرفوع علامت ضمہ، الدَّرْسُ مفعول بہ منصوب
[۱] حَضَرَ صَالِحٌ

- [۲] ذَهَبَ أَبُوكَ
 [۳] فَازَ الْمُخْلَصُونَ
 [۴] يَكْتُبُ الْأَسْتَاذُ
 [۵] يَنْزِلُ الْمَطَرُ

تمرین نمبر..... [۲] مندرجہ ذیل افعال کے ساتھ مناسب فاعل ذکر کریں اور اس کے رفع کی

علامت بتائیں؟

- [۱] اشْتَرَى [۲] يَرْبَحُ
 [۳] يَحْضُرُ [۴] يُصَلِّي
 [۵] يَعْبُدُ

تمرین نمبر..... [۳] مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔ جواب کا ہر جملہ فاعل پر مشتمل ہو۔

- [۱] مَنْ حَضَرَ؟ [۲] هَلْ سَافَرَ أَخُوكَ؟
 [۳] مَنْ يَكْتُبُ؟ [۴] مَنْ يَزُورُنَا؟

مرفوع رقم: (۲) نائب فاعل

تعارف: وہ مرفوع اسم جو فعل مجہول کے بعد فاعل کی جگہ آتا ہے، یہ اصل میں اس فعل کا مفعول ہوتا ہے مگر مفعول کی طرح منصوب نہیں بلکہ فاعل کا نائب ہونے کی وجہ سے فاعل کی طرح مرفوع ہوتا ہے، فعل مجہول کا فاعل یا تو معلوم ہی نہیں ہوتا یا کسی خاص غرض سے حذف کر دیا جاتا ہے۔
 جیسے كَسَرَ الْكَاسُ اس میں كَسَرَ : فعل ماضی مجہول اور الْكَاسُ نائب فاعل ہے، يُفْتَحُ الْبَابُ اس میں يُفْتَحُ : مضارع مجہول اور الْبَابُ : نائب فاعل ہے۔

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور فعل اور نائب فاعل بتائیں؟

- [۱] فُتِحَ الْبَابُ.
 [۲] سُْرِقَ الْكِتَابُ.
 [۳] أُخِذَتِ الْوَرَقَةُ.
 [۴] يُعْبَدُ اللَّهُ.
 [۵] يُحْتَرَمُ الْأُسْتَاذُ.

تمرین نمبر..... [۲] مندرجہ ذیل جملوں میں فاعل حذف کریں اور مفعول کو نائب فاعل

بنائیں، فعل معلوم کو بھی مجہول بنالیں اور مناسب تبدیلی کریں؟

جیسے قَرَأَ أَحْمَدُ الْقُرْآنَ سے قُرِئَ الْقُرْآنُ.

[۱] أَكَلَ الْوَلَدُ الْخَبْزَ.....

[۲] شَرَبَ خَالِدُ اللَّبَنَ.....

[۳] يَرْكَبُ عَلِيُّ الْحَصَانَ.....

[۴] يَقْرَأُ مُحَمَّدٌ الدَّرْسَ.....

[۵] يَنْصُرُ وَلِيدٌ حَامِداً.....

تمرین نمبر..... [۳] مندرجہ ذیل عبارت میں فعل مجہول اور نائب فاعل بتائیں اور عبارت کا

اردو ترجمہ کریں؟

بُعِثَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ بِشِيرًا وَنَذِيرًا، أُرْسِلَ إِلَيْهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ فِي غَارِ حَرَاءَ، وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ بَعْضُ آيَاتِ الْقُرْآنِ، دَعَا النَّاسَ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ، وَتَرْكِ الشِّرْكِ. تَبِعَهُ ضَعْفَاءُ النَّاسِ، فَعَذَّبُوا عَذَابًا شَدِيدًا. وَهَذَا فِي مَكَّةَ الْمَكْرُمَةِ قَبْلَ هَجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ.

مرفوع رقم: (۳) مبتدا

تعارف: وہ مرفوع اسم ہے جو عموماً جملہ اسمیہ کے شروع میں آتا ہے اور کوئی حکم اس کی طرف

منسوب ہوتا ہے، جیسے مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں)، اس میں مُحَمَّدٌ

مبتدا ہے جو مرفوع ہے رفع کی علامت ضمہ ہے اور رسول وہ حکم ہے جو ان کی طرف منسوب ہے جسے خبر کہتے

ہیں۔

ملاحظہ: مبتدا اصل میں تو معرفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ نکرہ سے ابتدا درست نہیں۔ نکرہ اگر مفیدہ ہو تو اس

سے بھی ابتدا ہو سکتی ہے، نکرہ مفیدہ کا معنی یہ ہے کہ اس میں کچھ خصوصیت پیدا ہو جائے چاہے کسی طریقہ سے

ہو۔

مرفوع رقم: (۷) خبر

تعارف: مبتدا کے متعلق جو حکم بھی صادر کیا جائے اسے خبر کہتے ہیں۔

جیسے خالدٌ عالمٌ میں خالدٌ: مبتدا کے متعلق ”عالم ہونے کا حکم ہے“ یہ خبر ہے جو مرفوع ہے اور رفع کی علامت ضمہ ہے۔

ملاحظات:

۱: مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

ب: دونوں کے لئے ضروری ہے کہ (عدد میں یعنی) مفرد تثنیہ اور جمع ہونے میں ایک دوسرے کے مطابق رہیں۔

..... مفرد کی مثال جیسے محمدٌ قائمٌ

محمد مبتدا مفرد اور قائم خبر بھی مفرد ہے۔

..... تثنیہ کی مثال جیسے الولدان قائمان

الولدان مبتدا تثنیہ ہے اور قائمان خبر بھی تثنیہ ہے۔

..... جمع کی مثال جیسے الرجال قائمون . الرجال: مبتدا جمع، اور قائمون خبر بھی جمع ہے

ج: دونوں (جنس میں یعنی) مذکر مؤنث ہونے میں بھی ایک دوسرے کے مطابق ہوں۔

..... مذکر کی مثال جیسے طارقٌ جالسٌ

طارقٌ مبتدا مذکر ہے۔ جالس خبر بھی مذکر ہے۔

..... مؤنث کی مثال جیسے سلمیٰ جالسةٌ

سلمیٰ مبتدا مؤنث ہے۔ جالسة خبر بھی مؤنث ہے۔

تمرینات برائے مبتدا و خبر

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر بتائیں۔ دونوں مرفوع ہوں گے رفع

کی علامت بتائیں۔

[۱] التلميذُ ناجحٌ میں التلميذُ: مبتدا مرفوع رفع کی علامت ضمہ ہے۔ ناجحٌ: خبر مرفوع

ہے اور رفع کی علامت ضمہ ہے۔

[۲] محمدٌ فلاحٌ.....

[۳] الفاكهة حلوة.....

[۴] القلمان جميلان.....

[۵] الكتابان مفيدان.....

تمرین نمبر..... [۲] مندرجہ ذیل اسماء کو مبتدا بنا کر مناسب خبر سے جملے بنائیں؟

[۱] المدرس.....

[۲] الطالبان.....

[۳] العصفور.....

[۴] الأستاذة.....

[۵] المؤمن.....

تمرین نمبر..... [۳] مندرجہ ذیل اسماء کو خبر بنا کر مناسب مبتدا لاکر جملے بنائیں؟

[۱] مدينة.....

[۲] ثمين.....

[۳] حاضرون.....

[۴] عالمان.....

[۵] مخلصون.....

اقسام خبر

خبر کی تین قسمیں ہیں: [۱] مفرد [۲] جملہ [۳] شبہ جملہ

خبر مفرد: جو خبر اکیلا لفظ ہو جیسے محمد قائم۔ محمد: مبتدا قائم خبر مفرد ہے۔

خبر جملہ: جو خبر مرکب تام ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) خبر اسمیہ۔ ب۔ جملہ فعلیہ۔

خبر جملہ اسمیہ کی مثال: محمد ابوہ جالس

ترکیب نحوی: محمد مبتداء اول، ابوہ مبتدا ثانی، جالس خبر، مبتدا اور خبر جملہ اسمیہ: مبتدا

”محمد“ کی خبر ہے۔

خبر جملہ فعلیہ کی مثال: رشید جلس ابوہ

رشید: مبتدا، جلس: فعل، ابوہ: فاعل اور فاعل جملہ فعلیہ رشید مبتدا کی خبر ہے۔

قاعدہ: جب بھی خبر جملہ ہوگی تو مبتدا اور خبر کے درمیان رابطہ کا ہونا ضروری ہے، رابطہ یا تو ضمیر

ہوگی جیسے گزشتہ مثالوں میں ہ ضمیر مبتدا کی طرف لوٹ رہی تھی، اور یا اسم اشارہ ہوگا جیسے عَلٰی ہذا رجل عالم اس میں ہذا اسم اشارہ مبتدا علی کی طرف ہے۔

شبہ جملہ: جب خبر مرکب تو ہو مگر کامل جملہ نہ ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

[۱] جار مجرور [۲] ظرف

جار مجرور کی مثال: جیسے ”طارق فی المسجد“ طارق مبتدا فی حرف جر المسجد

مجرور، حرف جر و مجرور شبہ جملہ طارق مبتدا کی خبر ہوں گے۔

ظرف کی مثال: جیسے الكتاب فوق الصندوق۔

الكتاب مبتدا، فوق الصندوق ظرف ”شبہ جملہ“ الكتاب مبتدا کی خبر ہے۔

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملے اسمیہ ہیں۔ ان میں خبر مفرد، خبر جملہ اور خبر شبہ جملہ

الگ الگ کریں؟

[۱] محمد ابوہ مدرس۔

[۲] عَلٰی ابنہ، ڈکٲور۔

[۳] الاولاد لاعبون۔

[۴] القلم فی الشنطۃ۔

[۵] الدواۃ فوق الطاولة۔

تمرین نمبر..... [۲] مندرجہ ذیل اسماء کو مبتدا بنا کر خبر جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ لائیں؟

[۱] الطالاب.....

[۲] المدرس.....

[۳] حمید.....

[۴] الاستاذ.....

[۵] محمد.....

تمرین نمبر..... [۳] مندرجہ ذیل اسماء کو مبتدا بنا کر خبر شبہ جملہ/ جار مجرور یا ظرف لائیں؟

[۱] الطائرُ.....

[۲] حامدٌ.....

[۳] الكتابُ.....

[۴] خالدٌ.....

[۵] القلمُ.....

تمرین نمبر..... [۴] مبتدا کو مناسب خبر کے ساتھ جوڑ کر جملہ مکمل کریں نوعیت خبر بتائیں؟

حل شدہ مثال : خالد اخوہ طیب

نوعیت خبر	خبر	مبتدا
-----	فوق الجدار	[۱] خالد
-----	فی المدرسة	[۲] المصلی
جملہ اسمیہ	اخوہ طیب	[۳] التلمیذ
-----	أكل الخبز	[۴] الطائرُ
-----	فی المسجد	[۵] الطالبُ

نواسخ

تعارف: نواسخ، ناسخ کی جمع ہے۔ ناسخ کسی حکم کو زائل کرنے والے کو کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ کے

دونوں جز مبتدا اور خبر مرفوع ہوتے ہیں جس کا سبب کوئی خارجی عامل نہیں ہوتا۔

عمل نسخ: بعض عوامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا اور خبر کے پہلے اعراب کو زائل کر کے نئے

اعراب دیتے ہیں۔ ان کو نواسخ جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

اقسام: نواسخ جملہ اسمیہ کی تین اقسام ہیں:

[۱] مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دینے والے یہ کَانَ اور اس کے اخوات ہیں۔

[۲] مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دینے والے یہ اِنَّ اور اس کے اخوات ہیں۔

[۳] مبتدا اور خبر دونوں کو نصب دینے والے۔ یہ ظَنّ اور اس کے اخوات ہیں۔

مرفوعات اور منصوبات کے باب میں ہم صرف پہلی دو قسموں کو مفصل بیان کریں گے۔

مرفوع رقم: (۵) کَانَ اور اس کے اخوات

تعارف: یہ تیرہ افعال ہیں جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ اہل قواعد ان کو افعال ناقصہ

کہتے ہیں: ان میں آٹھ بغیر مَا کے: کَانَ . صَارَ . أَصْبَحَ . اَمْسَى . أَضْحَى . ظَلَّ . بَاتَ

پانچ مَا کے ساتھ: مَا زَالَ . مَا انْفَكَّ . مَا بَرَحَ . مَا فَتَى . مَا دَامَ

تسمیہ: ان کی مذکورہ صورت میں یہ سب افعال ماضی ہیں۔ اگرچہ بعض فعل کی دیگر صورتوں میں بھی

استعمال ہوتے ہیں۔ عام عربی فعل کا معنی تو اس کے فاعل مرفوع پر مکمل ہو جاتا ہے اس لئے ان کو تامہ کہتے

ہیں۔ مگر افعال ناقصہ ایسے افعال ہیں کہ ان کا معنی ان کے اسم مرفوع پر مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ خبر منصوب

ذکر نہ کی جائے۔

فائدہ: افعال ناقصہ میں سے ہر ایک مخصوص معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے جس جملہ اسمیہ پر فعل

ناقص داخل ہوتا ہے اس کے اعراب کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس میں معنی کا بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

افعال ناقصہ کے معانی

معانی کے اعتبار سے افعال ناقصہ کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے۔

- | | |
|-----------------------------|----------------|
| ۱۔ توقیتِ زمانہ | کے لئے..... چھ |
| ب۔ استمرار | // //..... چار |
| ج۔ تحویل | // //..... ایک |
| د۔ نفی | // //..... ایک |
| د۔ بیانِ مدت یا توقیتِ حالت | // //..... ایک |

تفصیل معانی وامثلہ

(۱) توقیت زمانی:

توقیت زمانی: سے مراد حکم کو مخصوص اوقات کے ساتھ مقید کر دینا ہے۔ حکم سے مراد اس کا خبر کے

ساتھ متصف ہونا ہے۔

افعال ناقصہ برائے توقیت زمان:

توقیت زمان کے لئے یہ چھ افعال ناقصہ ہیں:

[۱] كَانَ	[۲] أَصْبَحَ	[۳] أَضْحَى
[۴] أَمْسَى	[۵] ظَلَّ	[۶] بَاتَ

كَانَ: زمانہ ماضی میں اسم کا خبر سے متصف ہونا بتاتا ہے۔ اب اتصاف منقطع ہو جیسے:

كَانَ التِّلْمِيزُ مُجْتَهِدًا (طالب علم محنتی تھا) میں کان: فعل ناقص، التِّلْمِيزُ: اسم کان: مرفوع، مجتہداً: خبر کان: منصوب یا اتصاف منقطع نہ ہو جیسے:

كَانَ اللَّهُ غَفُورًا (اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے) میں کان: فعل ناقص، اللہ: اسم کان مرفوع، غفوراً: خبر کان: منصوب۔

أَصْبَحَ: زمانہ ماضی میں صبح کے وقت اسم کا خبر کے ساتھ متصف ہونا بتاتا ہے۔ جیسے أَصْبَحَ

الْجَوُّ بَارِدًا (فضا صبح کو ٹھنڈی ہوئی) میں أَصْبَحَ: فعل ناقص، الجو: اسم أَصْبَحَ: مرفوع، بارداً: خبر اصبح: منصوب۔

أَمْسَى: زمانہ ماضی میں شام کے وقت اسم کا خبر کے ساتھ متصف ہونا بتاتا ہے جیسے: أَمْسَى

الْجَوُّ حَارًّا (فضا شام کو گرم ہوئی) میں أَمْسَى: فعل ناقص، الجو: اسم أَمْسَى: مرفوع، حاراً: خبر امسى: منصوب۔

أَضْحَى: زمانہ ماضی میں چاشت کے وقت اسم کا خبر سے اتصاف بتاتا ہے جیسے: أَضْحَى

الطَّالِبُ نَشِيطًا (طالب علم چاشت کے وقت مستعد رہا) میں أَضْحَى: فعل ناقص، الطالب: اسم، اضحى: مرفوع، نشيطاً: خبر، اضحى: منصوب۔

ظَلَّ: زمانہ ماضی میں مکمل دن اسم کا خبر سے اتصاف بتاتا ہے۔ جیسے ظَلَّ وجْهَهُ، مُحَمَّرًا، (اس کا چہرہ پورے دن سرخ رہا) میں ظَلَّ: فعل ناقص، وجْهَهُ اسم ظَلَّ: مرفوع، مُحَمَّرًا خبر ظَلَّ: منصوب۔

بات: زمانہ ماضی میں تمام رات اسم کا خبر کے ساتھ متصف ہونا بتاتا ہے جیسے: بات خالِدٌ مسروراً (خالِد نے تمام رات خوشی سے گزاری) میں بات: فعل ماضی ناقص، خالِدٌ: اسم، بات: مرفوع مسروراً: خبر، بات: منصوب۔

(ب) استمرار

تعارف افعال برائے استمرار: استمرار سے مراد حکم کا تسلسل ہے کہ اسم جب سے خبر سے متصف ہوا انقطاع نہ ہو۔ اس معنی کے لئے چار افعال ناقصہ ہیں۔

[۱] مَازَال [۲] مَا بَرَحَ [۳] مَا أَنْفَكَ [۴] مَا فَتَى

مذکورہ چاروں افعال ماضی ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ”ما“ نافیہ کا آنا ضروری ہے کیونکہ ہر لفظ کا معنی نفی والا ہے۔ جب اس پر حرف نفی داخل ہوگا تو اثبات ہو جائے گا جیسے زَال وہ زائل ہوا مَازَال وہ ثابت رہا، یہی استمرار رہا۔

تفصیل معانی وامثلہ

ما زال: برائے استمرار یہ بتاتا ہے کہ اسم اپنی خبر کے ساتھ زمانہ ماضی میں مسلسل متصف رہا ہے، جیسے مَازَال الْإِسْلَامُ ظَاهِرًا (اسلام ہمیشہ غالب رہا) میں ما: حرف نفی، زَال: فعل ماضی ناقص، الْإِسْلَامُ: اسم، مَازَال: مرفوع، ظاہرًا: خبر مَازَال: منصوب۔

ما برح: برائے استمرار یہ بھی سابق کی طرح ہی ہے جیسے ما برح ابراهیم واقفاً (ابراہیم کھڑا رہا)، ما برح: فعل ناقص، ابراهیم اسم مرفوع، واقفاً: خبر منصوب۔

ما أنفك: برائے استمرار سابق کی طرح ہے۔ جیسے ما أنفك الكريم محترماً (سخی آدمی ہمیشہ محترم رہا) ما أنفك: فعل ناقص، الكريم اسم ما أنفك: مرفوع، محترماً: خبر منصوب۔

ما فتى: برائے استمرار کا معنی بھی سابق کی طرح ہے ما فتى العالم محبوباً (عالم ہمیشہ محبوب رہا)۔ ما فتى: فعل ناقص، العالم: اسم مرفوع، محبوباً: اس کی خبر منصوب۔

(ج) تحویل

تحویل ایک حالت یا صفت سے دوسری حالت یا صفت میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔ تحویل کے لئے صرف ایک فعل ناقص ”صَارَ“ ہے۔

استعمالِ صَارَ: صَارَ: برائے تحویل یہ بتاتا ہے کہ اسم اپنی پہلی حالت و صفت سے دوسری حالت و صفت میں تبدیل ہو گیا ہے جس کا بیان اس کی خبر ہے۔ جیسے صَارَ الشَّابُّ شَيْخًا (جوان بوڑھا ہو گیا) میں صَارَ: فعل ناقص، الشَّابُّ اسم صَارَ: مرفوع، شَيْخًا خبر صَارَ منصوب۔
اس مثال میں صَارَ نے بتایا ہے کہ جوان / اپنی جوانی کی حالت سے بڑھاپے کی حالت میں تبدیل ہو گیا۔

(د) نفی

نفی سے مراد سلبِ حکم یعنی حکم کا نہ ہونا ہے۔ نفی کے لئے ایک فعل ناقص ”لَيْسَ“ ہے۔
استعمالِ لَيْسَ: لَيْسَ: بتاتا ہے کہ اسم اپنی خبر کے ساتھ متصف نہیں ہے جیسے لَيْسَ الرَّجُلُ عَالِمًا (آدمی عالم نہیں ہے) میں لَيْسَ: فعل ناقص، الرَّجُلُ: اسم لَيْسَ: مرفوع عَالِمًا: خبر لیس منصوب۔
اس مثال میں لیس نے رَجُل سے عالم ہونے کی نفی بتائی ہے۔

(هـ) بیان مدت یا توقیت حالت

مدت: کسی حکم کی مدت وقوع کا تعین کرنا بیان مدت ہے اور
توقیت: حکم کو مخصوص حالت کے ساتھ مقید کرنا توقیت حالت ہے۔
ہر دونوں تعبیر سے مقصود ایک ہی ہوتا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ ”عمل کس وقت تک جاری رہے گا“۔ یا مبتدا کا اپنی خبر سے کب تک اتصاف ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ایک ہی فعل ناقص ”مَا دَامَ“ ہے۔
ضروری وضاحت: دَامَ تو فعل ناقص ماضی ہے جس کا معنی ہے، ”ہمیشہ رہا“ اور ما مصدریہ ظرفیہ ہے اب ما دَامَ کا معنی ہے ”جب تک رہے“ ما کو مصدریہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دَامَ فعل کو دَوَام یعنی مصدر کے معنی میں بنا دیتا ہے، ما کو ظرفیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے اسم اور خبر دونوں کے ساتھ مل کر جملہ سابقہ کا ظرف زمان ہوتا ہے، جیسے مثال سے واضح ہوگا۔

استعمالِ مَا دَامَ: مَا دَامَ یہ بتاتا ہے کہ جملہ سابقہ کا حکم کب تک رہے گا۔ جیسے کہیں اجْتَهِدْ مَا دُمْتُ طَالِباً (جب تک تو طالب علم ہے محنت کر)۔ اس میں مخاطب کے اجتہاد کی مدت بیان کی گئی ہے یوں کہیں کہ مخاطب کے اجتہاد کے حکم کو طالب علمی کی حالت کے ساتھ مقید کر دیا ہے۔
اس جملے کی ترکیب یوں ہوگی:

اجتہد: فعل امر مخاطب، انت: ضمیر مستتر فاعل، ما: مصدر یہ ظرفیہ دَامَ: ناقص فعل، ت: ضمیر اسم
مادام طالباً: خبر مادام

اس جملے کا معنی ہوگا۔ اجْتَهِدْ مُدَّةَ دَوَامِكَ طَالِباً۔

تمرینات

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب فعل ناقص داخل کریں اور جملوں کو اعراب لگائیں؟

[۱] القمر طالع .

[۲] المال كثير .

[۳] الجندی نشیط .

[۴] البرد شديد .

[۵] الولد صالح .

تمرین نمبر..... [۲] مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔ فعل ناقص اور اس کا اسم و خبر بتائیں؟

[۱] كان الله غفوراً .

[۲] أمسى الجو حاراً .

[۳] أصبح البرد شديداً .

[۴] ظل خالد صائماً .

[۵] صار السَّعْرُ رخيصاً .

[۶] بات على ساهراً .

[۷] مازال زیدٌ واقفاً.

[۸] ما أنفکَ خالدٌ جالساً.

[۹] مافتی بکرٌ محسناً.

[۱۰] ما برح محمدٌ صالحاً.

[۱۱] لیس حامدٌ عالماً.

[۱۲] لا اذهب ما دام طارقٌ موجوداً.

[۱۳] أضحی العاملُ مجتهداً.

سوال: مندرجہ ذیل جملوں کا اردو ترجمہ افعال ناقصہ کے مذکورہ معانی کا اعتبار کرتے ہوئے کیجیے؟

تمرین نمبر..... [۳]: خالی جگہ پر کریں؟

[۱] أصبحت..... عاصمةً پاکستان.

[۲] مازال المسلمون.....

[۳] صار.....

[۴] أصبحت الطالبة.....

[۵] بات الولد.....

تمرین نمبر..... [۴]: مندرجہ ذیل جملوں سے افعال ناقصہ دور کر کے جملہ اسمیہ کو دوبارہ

لکھیں؟

افعال ناقصہ کے بغیر اسمیہ جملے	افعال ناقصہ کے ساتھ جملے
المدرسون حاضرون	[۱] كان المدرسون حاضرين
الحارسان.....	[۲] أصبح الحارسان واقفين على الباب
الرياح.....	[۳] صارت الرياح شديدة
.....	[۴] أضحى الطالبان نشيطين
.....	[۵] ليس الطلاب غائبين

عمل کے اعتبار سے افعال ناقصہ کی اقسام

مذکورہ تیرہ افعال ناقصہ عمل کے اعتبار سے مندرجہ ذیل تین اقسام میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں:

[۱] شروع میں حرف نفی / استفہام / نہی میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔ یہ چار افعال ہیں۔

زال ، انفک ، فُتِی ، بَرَح

حرف نفی کے ساتھ

ما زال ، ما انفک ، ما فُتِی ، ما بَرَح ہوں گے۔

[۲] شروع میں مامصدر یہ ظرفیہ ہونا ضروری ہے۔ یہ صرف ایک فعل ناقص دام ہے۔

ما لگنے سے مادام ہوگا۔

[۳] غیر مشروط عمل کرتے ہیں۔ یہ آٹھ ہیں:

[۱] کان [۲] صار [۳] أصبح [۴] أضحیٰ

[۵] أمسی [۶] ظلّ [۷] بات [۸] لیس

تصرف کے اعتبار سے افعال ناقصہ کی اقسام

ایک لفظ اصل کو مختلف مثالوں ماضی، مضارع، امر، نہی، اسم، فاعل، مفعول وغیرہ کے لئے گردانا

تصرف یا تصریف کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے افعال ناقصہ کی تین اقسام ہیں۔

[۱] کامل تصرف والے افعال ناقصہ: جو عام فعل کی طرح مکمل طور پر گردانے جاسکیں کہ ان سے

ماضی، مضارع، امر وغیرہ تمام تصاریف ہو سکیں اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دینے کا عمل بھی ہر صیغہ کرتا ہو،

ایسے مندرجہ ذیل سات افعال ہیں۔

[۱] کان [۲] صار [۳] أصبح

[۴] أضحیٰ [۵] أمسی [۶] ظلّ

[۷] بات

[۲] ناقص تصرف والے افعال ناقصہ: جو ماضی اور مضارع کی حد تک گردانے جاسکتے ہوں اور

ان کی فعل ماضی اور مضارع کی مختلف مثالیں رفع اور نصب کا عمل کرتی ہوں۔ یہ چار افعال ہیں:

[۱] زال [۲] انفک [۳] فُتِی [۴] بَرَح

صرف ماضی کی صورت میں ان کی مختلف مثالیں رفع اور نصب کا عمل کرتی ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل کان اور اس کے اخوات کی غیر ماضی میں استعمال کی مثال دی جاتی ہیں۔ حل شدہ پہلی مثال کی طرح بقیہ مثالیں حل کریں؟

- [۱] یَکُونُ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا.
- یکون: فعل مضارع ناقص، الجو اسم مرفوع، معتدلاً خبر منصوب۔
- [۲] تَصْبِحُ الشَّمْسُ طَالِعَةً.....
- [۳] کُنْ مُسْتَعِدًّا.....
- [۴] تَظَلُّ السَّمَاءُ صَافِيَةً.....
- [۵] لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ غَالِبًا.....
- [۶] يَصِيرُ الْهَلَالُ بَدْرًا.....
- [۷] مَا يَزَالُ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ.....
- [۸] تَكُونُ الْمَدَارِسُ مَغْلَقَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ.....
- [۹] كُنْ نَاصِرًا لِلْحَقِّ.....
- [۱۰] كُونُوا جَاهِزِينَ لِلسَّفَرِ.....
- [۱۱] كُونِي صَالِحَةً.....
- [۱۲] يَصْبِحُ السَّائِقُ نَشِيطًا.....
- [۱۳] لَا يَزَالُ الْمَطَرُ نَازِلًا.....
- [۱۴] يَظَلُّ الْجُنُودُ مُنْتَصِرِينَ.....
- [۱۵] تَصِيرُ الْمَدْرَسَةُ عَامَرَةً.....

جدول افعال ناقصہ

استعمال	معنی	فعل ناقص
كان الجوّ بارداً	زمانہ ماضی میں مبتدا کا خبر سے اتصاف	[۱] كَانَ
اصبح البردُ شديداً	// // // // صبح کے وقت //	[۲] أَصْبَحَ
امسى الطالب مسروراً	// // // // شام //	[۳] أَمْسَى
اضحى الهواء شديداً	// // // // چاشت //	[۴] أَضْحَى
ظلّ الطيارُ نشيطاً	// // // // پورا دن //	[۵] ظَلَّ
بات المريض كئيباً	// // // // پوری رات //	[۶] بَاتَ
ما زال السعيرُ مرتفعاً	// // // // استمرار سے //	[۷] مَا زَالَ
ما برح سعيد جالساً	// // // // //	[۸] مَا بَرَحَ
ما فتىّ على واقفاً	// // // // //	[۹] مَا فَتَى
ما انفكّ السخى محترماً	// // // // //	[۱۰] مَا أَنْفَكَ
على واقف مادام خالد جالساً	بیان مدت / توقیت حکم	[۱۱] مَا دَامَ
صار المدرسُ مُدبراً	تحویل	[۱۲] صَارَ
لَيْسَ الولدُ ذكياً	نفی	[۱۳] لَيْسَ

حروف مشبہ بلیس کا اسم

تعارف و تسمیہ: ما - لا - لات اور ان یہ چار حروف ہیں جو اپنے عمل اور معنی میں بلیس کی طرح ہیں۔ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اول کو رفع دیتے ہیں جسے ان کا اسم کہتے ہیں۔ ثانی کو نصب دیتے ہیں اسے ان کی خبر کہا جاتا ہے۔

شروط عمل: بلیس کی طرح عمل کرنے کے لئے ہر حرف کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ اگر کسی شرط کا فقدان ہوگا تو اس کا عمل باطل ہو جائے گا۔

شروط ما: ما کے بلیس جیسا عمل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چار شرطیں ہیں۔

[۱] اس کی خبر اسم سے پہلے نہ ہو۔

[۲] // // // کا معمول اسم سے پہلے نہ ہو۔

[۳] // // // پر الا داخل نہ ہو۔

[۴] // کے بعد ان زائد نہ ہو۔

ما کی مثال: جیسے کہیں ما محمد بنخیلاً: ما حرف نفی، محمد اسم مرفوع، بنخیلاً اسم ما

منصوب۔

شروط لا: اکثر عرب کے ہاں یہ مہمل ہے، بلیس جیسا عمل نہیں کرتا مگر اہل حجاز کی لغت میں جو

قرآن مجید کی زبان ہے میں یہ بلیس جیسا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کے لئے مذکورہ شروط برائے عمل ما کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ اس کا اسم اور خبر (یعنی دونوں معمول) نکرہ ہوں، معرفہ ہونا شاذ ہے۔

لا کی مثال: جیسے کہیں لا عدو مخلصاً: لا حرف نفی، عدو اسم لا مرفوع، مخلصاً خبر لا

منصوب۔

شروط لات: بلیس جیسا عمل کرنے کے لئے مذکورہ شروط کے علاوہ لات میں مزید دو شرطیں ہوتی

ہیں:

[۱] اس کا اسم اور خبر دونوں اسم زماں ہوتے ہیں جیسے حین۔ ساعة۔ اوان وغیرہ۔

[۲] اسم اور خبر سے ایک محذوف ہوتا ہے جو کہ عموماً اس کا اسم ہی ہوتا ہے۔

مثال: لا ت ساعة ندامة جس کا معنی لیست الساعة ساعة ندامة اور لا ت حين

مناص۔ جس کا معنی ہے ليس الحين حين مناص۔

عمل ان اور شرط عمل: ليس جیسا عمل کرنے میں ”ان“ اکثر تو مہمل ہی رہتا ہے۔ بہت

ہی کم ليس جیسا عمل کرتا ہے، اور ”ما“ نافیہ کے معنی میں ہوتا ہے۔

پھر وہی چار شرط جو ”ما“ کے عمل کے لئے ہیں، اس کے لئے بھی ضروری ہیں۔

مثال:

جیسے کہیں ان احذ خيرا من احد الا بالعلم .

نون تاکید

برائے فعل مستقبل

تعارف: ہر فعل جس میں زمانہ مستقبل پایا جاتا ہے (مضارع امر نہی) اس کے معنی میں تاکید پیدا

کرنے کے لئے فعل کے آخر میں نون تاکید لگایا جاتا ہے، تو فعل مؤکد اور مستقبل کے لئے خاص ہو جاتا ہے،

اس کے الفاظ میں بھی کچھ تغیر واقع ہو جاتا ہے۔

نون تاکید: نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] ثقیلہ [۲] خفیفہ

ثقیلہ: یہ مشد نون ہے جو دو۔ نون کا مجموعہ ہے۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے۔ اس نون

سے پہلے اگر الف ہو تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح۔ نون ثقیلہ فعل کی تمام مثالوں میں لاحق ہوگا۔

خفیفہ: یہ ساکن نون ہے۔ فعل کی ان مثالوں میں لاحق نہ ہوگا۔ جن کے آخر میں حالت ثقیلہ میں

الف آتا ہے۔

نون خفیفہ سے خالی مثالیں: فعل مستقبل میں الف والی کل چھ مثالیں ہیں۔

چار برائے ثنیہ جن کے آخر میں الف ضمیر ہوتا ہے۔

دو برائے جمع مؤنث جن کے آخر میں الف فاصل ہوتا ہے۔

ان مثالوں میں نون خفیفہ کے لاحق نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ الف بھی ساکن ہوتا ہے اور نون خفیفہ بھی ساکن۔ اگر الحاق کریں تو اجتماع ساکنین لازم آئے گا جو امر محال ہے۔

کیفیت التحاق نون ثقیلہ

مضارع

طریق کار: فعل مضارع کی تمام مثالوں میں نون ثقیلہ کا التحاق ہوتا ہے اس کے لئے مضارع کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

[۱] فعل واحد [۲] افعال خمسہ [۳] فعل جماعۃ النساء

فعل واحد: کی پانچ مثالوں کے شروع میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون ثقیلہ (مشدد نون) مفتوح لگا دیں۔ فعل مضارع میں لفظی ومعنوی دونوں تبدیلیاں واقع ہوں گی۔

لفظی ومعنوی تبدیلی: فعل مضارع بنی علی الفتح ہو جائے گا یعنی آخری حرف پر فتح آ جاتا ہے۔ مضارع مستقبل کے لئے خاص ہو جائے گا اور معنی میں ضرور بضرور کا اضافہ۔ جیسا کہ آئندہ جدول فعل واحد برائے نون ثقیلہ سے ظاہر ہے۔

جدول فعل واحد غیر مؤکد ومؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ معروف

احوال	مضارع مؤکد	مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ	اردو ترجمہ
مفرد مذکر غائب	يَكْتُبُ	لَيَكْتُبَنَّ	وہ ضرور بضرور لکھے گا
// مؤنث //	تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	// // // // گی
// مذکر مخاطب //	//	//	تو // // // // گا
// متکلم //	اَكْتُبُ	لَا كُتِبَنَّ	میں // // لکھوں گا
تشذیر و جمع متکلم	نَكْتُبُ	لَنَكْتُبَنَّ	ہم // // لکھیں گے

تمرین..... [۱] يَنْصُرُ لِيَنْصُرَنَّ
 يَسْمَعُ
 يَقْرَأُ

تمرین..... [۲] مندرجہ ذیل جملوں میں سے مضارع مؤکد (فعل واحد) تلاش کریں پہلے
 جملے کی طرح ہر جملہ کی ترکیب نحوی اور اردو ترجمہ کیجیے۔

[۱] لِيَنْصُرَنَّ خالداً اخاه ترکیب: لينصر فعل مضارع مؤکد بلام تاکید ونون ثقیلہ خالداً
 فاعل، اخاه مفعول بہ منصوب۔

ترجمہ: خالد اپنے بھائی کی ضرورت پر ضرور مدد کرے گا
 ترکیب: -----

[۲] لَتَكُونَنَّ أَمِينًا فِي الْبَيْعِ

ترجمہ: -----
 ترکیب: -----

[۳] لَا سَجْدَنَّ اللَّهُ

ترجمہ: -----
 ترکیب: -----

[۴] لَنَشْكُرَنَّ رَبَّنَا

ترجمہ: -----
 ترکیب: -----

[۵] لَنَرْفَعَنَّ شَانَ الْوَطَنِ

ترجمہ: -----
 ترکیب: -----

[۶] لَا غَلِبَنَّا أَنَا وَرُسُلِي

ترجمہ: -----
 ترکیب: -----

[۷] لَتَسْمَعَنَّ زَيْنَبُ إِلَى نَصِيحَةِ الْوَالِدِ

ترجمہ: -----
 ترکیب: -----

تمرین..... [۳] مندرجہ ذیل جملوں میں غیر مؤکد مضارع (فعل واحد) کو مؤکد بلام تاکید و
 نون ثقیلہ بنائیں۔

لَأَصُومَنَّ غَدًا

[۱] أَصُومُ غَدًا

.....

[۲] تَقْرَأُ فَاطِمَةُ الْقُرْآنَ

.....

[۳] يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

[۴] اُكْرِمُ العلماء۔

[۵] يُعَاقِبُ الحاكمُ المجرمَ

تمرین..... [۴] مندرجہ ذیل مضارع مؤکد کو غیر مؤکد بنائیں۔

مؤکد	غیر مؤکد
لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ	يَنْصُرُ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ
لَيَصُومَنَّ الْوَالِدُ غَدًا
لَا تُنْفِقَنَّ مَالِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لَا ضَرْبَ لِلْمَجْرِمِ حَتَّى يَتُوبَ
لَنَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ
لَتَكْتُبَنَّ فَاطِمَةُ دَرَسَهَا

تاکید افعال خمسہ

طریق کار: افعال خمسہ کی تمام مثالوں سے نون اعراب حذف ہو جاتا ہے۔

الف ضمیر برائے تثنیہ: کی چاروں مثالوں میں نون مشد و مکسور ہوتا ہے۔

واو ضمیر برائے جمع مذکر: کی دونوں مثالوں میں نون مشد و مفتوح ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ

مندرجہ ذیل میں سے پہلی جگہ تو صرف واو ضمیر حذف ہوتی ہے۔ اور دوسری جگہ واو مع لام کلمہ محذوف ہو جاتے ہیں۔

[۱] حذف واو: فعل صحیح الاخیر ہو تو واو ضمیر حذف ہوتا ہے کیونکہ واو ساکن اور نون مشد کا پہلا

نون ساکن، دوسرا کن جمع ہو جاتے ہیں، واو کے حذف کے بعد ما قبل کا ضمہ جمع کی علامت ہے جیسے تَنْصُرُونَ سے لَتَنْصُرُنَّ، نون اعراب اور واو ضمیر دونوں حذف ہو گئے۔

[۲] حذف واو مع لام فعل: فعل معتل الاخیر ہو اور عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو تو واو ضمیر کے ساتھ

لام فعل بھی محذوف ہو جاتا ہے۔ ناقص مضموم العین جیسے تَغْزُونَ سے لَتَغْزُنَّ واو ضمیر اور واو لام فعل دونوں محذوف ہیں۔

ناقص مکسوراعین جیسے تَقْضِيُون اصل سے لَتَقْضُنَّ واو ضمیر اور ”یا“ لام فعل دونوں محذوف ہیں۔

یا ضمیر مؤنث مخاطب: کی ایک مثال میں نون مشدود مفتوح ہوتا ہے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل

میں سے پہلی اور دوسری جگہ تو ”یا“ ضمیر حذف ہو جاتی ہے تیسری جگہ ”ی“ مکسور ہو کر باقی رہتی ہے۔

[۱] حذف یا: فعل صحیح الآخر ہو تو ”ی“ ضمیر حذف ہو جاتی ہے کیونکہ ماقبل مکسور ہوتا ہے اور

نون ساکن کے ساتھ پھر اجتماع ساکنین ہو جاتا ہے، جیسے تَنْصُرِينَ سے لَتَنْصُرْنَ یا ئے ضمیر اور نون رفع دونوں محذوف ہیں۔

[۲] حذف یا: فعل ناقص ہو اور عین فعل مفتوح نہ ہو تب بھی ”یا“ حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے

تَغْزِينَ سے لَتَغْزِنَ۔

[۳] بقاء یا: فعل ناقص ہو اور عین فعل مفتوح ہو تو ”ی“ باقی رہے گی اور حرکت اس کی کسرہ

ہوگی جیسے تَسْعِينَ سے لَتَسْعِينَ آئندہ جدول برائے افعال خمسہ غیر مؤکد و مؤکد سے یہ سب امور واضح ہو رہے ہیں۔ صحیح الآخر کی مثالیں موجود ہیں معتل کی خود لکھیں۔

جدول افعال خمسہ غیر مؤکد و مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ

احوال	مضارع غیر مؤکد	مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ	اردو ترجمہ
تشنیہ مذکر غائب	يَكْتُبَانِ	لَيَكْتُبَانِ	وہ دو ضرور بضرور لکھیں گے
// مؤنث //	تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِ	// // // // // گی
// مذکر مخاطب //	//	//	تم دو لکھو گے
// مؤنث //	//	//	// // // // // گی
جمع مذکر غائب	يَكْتُبُونَ	لَيَكْتُبُونَ	وہ سب ضرور بضرور لکھیں گے
// // مخاطب //	تَكْتُبُونَ	لَتَكْتُبُونَ	تم // // // // لکھو گے
مفرد مؤنث مخاطبہ	تَكْتُبِينَ	لَتَكْتُبِينَ	تو ضرور بضرور لکھے گی

اب تمرینات افعال خمسہ غیر مؤکد و مؤکد دی جاتی ہیں۔

تمرین.....[۱] مضارع مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ بتائیں۔ ترکیب نحوی وارد و ترجمہ کریں۔

[۱] لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ترکیب: لتدخلن مضارع مؤکد واؤ ضمیر فاعل المسجد مفعول فیہ منصوب الحرام نعت منصوب۔

ترجمہ: تم ضرور بضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے۔

ترکیب:-----

ترجمہ:-----

ترکیب:-----

ترجمہ:-----

ترکیب:-----

ترجمہ:-----

ترکیب:-----

ترجمہ:-----

[۲] لَتَنْصُرَانِ الْإِسْلَامَ

[۳] لَيَغْزُنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

[۴] لَتَسْمَعَنَّ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ

[۵] لَتَحْكُمَانِ بِالْعَدْلِ

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل افعال خمسہ کو مؤکد بنائیں۔

مؤکد جملے

غیر مؤکد جملے

لَيَجَاهِدَنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

[۱] يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

.....

[۲] هُمَا يَقُولَانِ الْحَقَّ

.....

[۳] أَنْتُمْ تَحْكُمُونَ بِالْقِسْطِ

.....

[۴] أَنْتَ تَحْفَظِينَ الدَّرْسَ

.....

[۵] هُمَا تَصْلِيَانِ فِي الْيَوْمِ خَمْسَ مَرَّاتٍ

تاکید جماعۃ النساء

طریق کار: جمع مؤنث کی دونوں مثالوں کے شروع میں لام مفتوح لگائیں دونوں کے آخر میں نون ضمیر ہوتا ہے جو کسی صورت میں حذف نہیں ہو سکتا۔ نون ثقیلہ۔ تاکید سے تین نون جمع ہو جاتے ہیں، ایک نون ضمیر، جمع مؤنث اور دو نون۔ برائے تاکید، لہذا نون ضمیر کے بعد الف فاصل کا اضافہ کر دیا جاتا ہے باقی نون ثقیلہ ان دونوں میں مکسور ہوتا ہے جیسا کہ جدول سے واضح ہے۔

جدول جماعۃ النساء غیر مؤکد و مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ

احوال	مضارع غیر مؤکد	مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ	اردو ترجمہ
جمع مؤنث غائب	يَكْتُبْنَ	لَيَكْتُبْنَ	ضرور بضرور لکھیں گی وہ سب
// // مخاطب	تَكْتُبْنَ	لَتَكْتُبْنَ	// // لکھو گی تم سب

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں میں مضارع مؤکد (فعل جماعۃ النساء) بتائیں ترکیب نحوی اور

اردو ترجمہ کریں۔

[۱] لَيَشْكُرْنَ اللَّهَ.

[۲] لتسمعنَّ النصيحة.

[۳] لتذهبنَّ إلى المدرسة.

[۴] ليعبدنَّ اللَّهَ.

کیفیت التحاق نون خفیفہ در فعل مضارع

فعل واحد

طریق کار: فعل واحد کی پانچ مثالوں میں شروع میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون تاکید ساکن لگا دیں۔ فعل ان مثالوں میں مبنی علی الفتح ہو جائے گا یعنی آخری حرف پر فتح ہوگا۔

تبدیلی: معنی میں تاکید اور مضارع مستقبل کے ساتھ خاص ہو جائے گا۔

جیسا کہ آئندہ جدول فعل واحد سے ظاہر ہے۔

جدول فعل واحد غیر مؤکد و مؤکد بلام تاکید و نون خفیفہ

احوال	مضارع غیر مؤکد	مؤکد بلام تاکید و نون خفیفہ	ترجمہ
مفرد مذکر غائب	يَكْتُبُ	لَيَكْتُبُ	ضرور بضرور لکھے گا وہ ایک مرد
// مؤنث //	تَكْتُبُ	لَتَكْتُبُ	// گی // // عورت
// مذکر مخاطب //	//	//	// گا تو // مرد
مفرد متکلم	اَكْتُبُ	لَا أَكْتُبُ	// لکھوں // میں //
تثنیہ و جمع متکلم	نَكْتُبُ	لَنَكْتُبُ	// لکھیں گے ہم دو یا سب

تاکید افعال خمسہ

طریق کار: افعال خمسہ سے نون اعرابی حذف ہو جائے گا۔ شروع میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون تاکید ساکن لگا دیں۔ الف والی چاروں مثالوں میں نون خفیفہ لاحق نہ ہوگا۔ جمع مذکر کی واؤ والی دو مثالوں سے واؤ ضمیر حذف کر دیں۔ اور واو سے پہلا ضمہ اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔ یا مخاطبہ والی ایک مثال سے یا ضمیر حذف کر دیں اور کسرہ اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔ معنی میں تاکید اور مضارع مستقبل کے ساتھ خاص ہو جائے گا جیسا کہ آئندہ جدول سے یہ سب امور واضح ہو رہے ہیں۔

جدول افعال خمسہ غیر مؤکد و مؤکد بلام تاکید و نون خفیفہ

احوال	مضارع غیر مؤکد	مؤکد بلام تاکید و نون خفیفہ	ترجمہ	ملاحظات
تثنیہ مذکر غائب	يَكْتُبَانِ	x		نون خفیفہ
// مؤنث //	تَكْتُبَانِ	x		لاحق
// مذکر مخاطب //	//	x		نہیں
// مؤنث //	//			ہوسکتا
جمع مذکر غائب	يَكْتُبُونَ	لَيَكْتُبُونَ	ضرور لکھیں گے وہ سب مرد	واو ضمیر محذوف ہے
// مخاطب //	تَكْتُبُونَ	لَتَكْتُبُونَ	// لکھو گے تم //	// // //
مفرد مؤنث مخاطب	تَكْتُبِينَ	لَتَكْتُبِينَ	// لکھے گی تو ایک عورت //	// // //

ملاحظات

[۱] کیفیت التحاق نون تاکید میں فعل مجہول بھی معلوم کی طرح ہوگا۔

[۲] جمع مذکر غائب و جمع مذکر مخاطب میں واو ضمیر سے پہلے ضمہ نہ ہو تو نون تاکید لاحق ہونے سے واو حذف نہ ہوگی جیسے تَبْلَوْنَ بَرَزْنَ تَفْعَلُونَ مضارع مجہول۔ جب پہلی واو الف سے بدل کر اجتماع ساکنین سے گر گئی تو تَبْلَوْنَ رہ گیا۔ اب نون تاکید لگانے سے اگر واو ضمیر بھی حذف کر دیں تو واو سے پہلا حرف ”لام“ مفتوح رہ جاتا ہے لہذا واو باقی رہے گی اور تاکید کے بعد ثقیلہ لَتَبْلَوْنَ اور خفیفہ لَتَبْلَوْنَ ہوگا کیونکہ واو کا قائم مقام ضمہ موجود نہیں ہے۔

[۳] مفرد مؤنث مخاطب میں یا سے پہلے اگر کسرہ نہ ہو تو نون تاکید لاحق ہونے سے ”ی“ مخاطبہ حذف نہ ہوگی جیسے تَفْعَلِينَ کے وزن پر مؤنث مخاطب تَرَأَيْنَ ہے ہمزہ کا فتح را کو نقل کرنے اور ہمزہ حذف کرنے سے تَرَأَيْنَ رہ جائے گا۔ پھر ”ی“ کو الف سے بدل کر ۱ حذف کر دیا تو تَرَيْنَ ہوا نون اعراب کو نون ثقیلہ کے التحاق کی وجہ سے حذف ۲ کر دیا تو تَرَيْنَ ہوا۔ دوسرا کن یا ضمیر اور پہلا نون جمع ہوئے یا ضمیر کو کسرہ دیا تو تَرَيْنَ ہوا۔ اب نون تاکید ثقیلہ لاحق ہونے یا تَرَيْنَ اور خفیفہ کے لاحق ہونے سے ہوگا۔ یا ضمیر حذف نہ ہوگی کیونکہ یا کا قائم مقام کسرہ موجود نہیں ہے۔

۱۔ یہ حذف اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہوا۔

۲۔ یہ حذف کئی امثال (یعنی ہم جنس حروف) کے جمع ہونے کی وجہ سے ہوا۔

گردان فعل مضارع غیر مؤکد و مؤکد بلام تاکید و نون ثقیله و خفیفه

احوال			مضارع غیر مؤکد		مؤکد بلام تاکید و نون تاکید		ملاحظات در	
نوع	جنس	عدد			ثقیله	خفیفه	ثقیله	خفیفه
غائب	مذکر	مفرد	يَكْتُبُ	لَيَكْتُبَنَّ	لَيَكْتُبَنَّ	لَيَكْتُبَنَّ	مبنی بر فتحه	مبنی بر فتحه
//	//	تثنیه	يَكْتُبَانِ	لَيَكْتُبَانِ			حذف نون اعراب	لاحق نہیں
//	//	جمع	يَكْتُبُونَ	لَيَكْتُبُونَ			//	حذف نون
//	مؤنث	مفرد	تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنَّ	مبنی بر فتحه	مبنی بر فتحه
//	//	تثنیه	تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِ			حذف نون	لاحق نہیں
//	//	جمع	يَكْتُبْنَ	لَيَكْتُبْنَ			الف فاصل	//
مخاطب	مذکر	مفرد	تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنَّ	مبنی بر فتحه	مبنی بر فتحه
//	//	تثنیه	تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِ			حذف نون اعراب	لاحق نہیں
//	//	جمع	تَكْتُبُونَ	لَتَكْتُبُونَ			//	حذف نون
//	مؤنث	مفرد	تَكْتُبِينَ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنَّ	//	//
//	//	تثنیه	تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِ			//	لاحق نہیں
//	//	جمع	تَكْتُبْنَ	لَتَكْتُبْنَ			الف فاصل	//
متکلم	مشترب	مفرد	اَكْتُبُ	لَا أَكْتُبَنَّ	لَا أَكْتُبَنَّ	لَا أَكْتُبَنَّ	مبنی بر فتحه	مبنی بر فتحه
//	//	تثنیه و جمع	نَكْتُبُ	لَنَكْتُبَنَّ	لَنَكْتُبَنَّ	لَنَكْتُبَنَّ	//	//

نون ثقیلہ وخفیفہ در فعل امر

تعارف: فعل مضارع کی طرح فعل امر کے آخر میں بھی نون تاکید لاحق ہوتا ہے۔ فعل کے معنی میں تاکید پیدا ہو جائے گی۔ ضمیر ظاہر سے خالی بنی علی الفتح / اور ضمیر ”واو“ یا ”ی“ ہو تو حذف ہو جائے گی۔

کیفیت التحاق نون ثقیلہ در امر مخاطب

طریق کار: امر مخاطب کی کل چھ مثالیں ہیں:

تین مذکر	مفرد	ثنیہ	جمع
تین مؤنث	مفرد	ثنیہ	جمع

التحاق نون کا طریق کار یوں ہوگا۔

مفرد مذکر ضمیر ظاہر سے خالی ہے آخر میں نون مشدود مفتوح لگا دیں، فعل بنی علی الفتح ہوگا جیسے اُکْتُبْ سے اُکْتُبَنَّ۔

ثنیہ کی دونوں مثالوں کے آخر میں الف ضمیر ظاہر ہے، نون مشدود مکسور ہوگا جیسے اُکْتُبَا سے اُکْتُبَانِ۔

جمع مذکر کے آخر میں واو ضمیر حذف ہوگی کہ ماقبل کا ضمہ قائم مقام ہوگا نون ثقیلہ مفتوح جیسے اُکْتُبُوا سے اُکْتُبُنَّ۔

قائم مقام ہوگا نون ثقیلہ مفتوح جیسے اُکْتُبِی سے اُکْتُبِنَّ جمع مؤنث کے آخر سے نون ضمیر حذف نہ ہوگا۔

نون ثقیلہ لاحق ہو تو تین نون ہو گئے ایک ضمیر دو تاکید۔ لہذا مضارع کی طرح نون ضمیر کے بعد الف فاصل لگا دیں جیسے اُکْتُبْ سے اُکْتُبَانِ۔

ملاحظہ: فعل امر مؤکد بانون ثقیلہ مندرجہ ذیل امور میں فعل مضارع کی طرح ہے۔

[۱] بنی علی الفتح..... جہاں پر ضمیر ظاہر نہ ہو۔

[۲] حذف ضمیر..... واو جمع۔ یا مخاطبہ۔

[۳] الف فاصل..... نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے درمیان۔

جدول برائے امر مخاطب غیر مؤکد و مؤکد بانون ثقیلہ

احوال	غیر مؤکد	مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ	ترجمہ	ملاحظات
جنس	عدد			
مذکر	مفرد	اُكْتُبْ	اُكْتُبَنَّ	تو ایک مرد ضرور لکھ
//	تثنیہ	اُكْتُبَا	اُكْتُبَانِ	تم دو // لکھو
//	جمع	اُكْتُبُوا	اُكْتُبْنَ	// سب // // واد جمع محذوف
مؤنث	مفرد	اُكْتُبِي	اُكْتُبِنَّ	یا مخاطب محذوف
//	تثنیہ	اُكْتُبَا	اُكْتُبَانِ	تم // // لکھو
//	جمع	اُكْتُبْنَ	اُكْتُبْنَ	// سب عورتیں // الف فاصل کا اضافہ

کیفیت التحاق نون خفیفہ

امر مخاطب کی مذکورہ چھ مثالوں میں نون خفیفہ صرف تین کے ساتھ لاحق ہوگا۔ جن تین کے ساتھ لاحق نہ ہوگا۔ وہ یہ ہیں۔

[۱] تثنیہ مذکر..... اس کے آخر میں الف ساکن ہے۔

[۲] // مؤنث..... // // // // // // //

[۳] جمع // // // // // // // نون مفتوح //

بقیہ تین..... مفرد مذکر، جمع مذکر، مفرد مؤنث کے التحاق کا طریقہ کاریوں ہوگا۔

طریق کار [۱] مفرد مذکر ضمیر ظاہر سے خالی ہے آخر میں نون ساکن لگا دیں۔ فعل مبنی علی الفتح

ہوگا۔ جیسے اُكْتُبْ سے اُكْتُبَنَّ۔

[۲] جمع مذکر کے آخر میں ضمیر ظاہر واؤ ہے حذف ہوگی ماقبل کا ضمہ اس کے قائم مقام ہے جیسے

اُكْتُبُوا سے اُكْتُبْنَ۔

[۳] مفرد مؤنث مخاطب میں ضمیر ظاہر ”یا“ ہے حذف ہوگی ماقبل کا کسرہ اس کے قائم مقام ہوگا

جیسے اُكْتُبِي سے اُكْتُبِنَّ۔

جدول امر مخاطب غیر مؤکد و مؤکد بانون خفیفہ

احوال	غیر مؤکد	مؤکد	ملاحظات
جنس	عدد		
مذکر	مفرد	اُكْتُبْ	بنی علی الفتح
//	تثنیہ	اُكْتُبَا	آخر میں الف ضمیر ہے
//	جمع	اُكْتُبُوا	واو جمع محذوف ہے
مؤنث	مفرد	اُكْتُبِي	یا مخاطبہ محذوف ہے
//	تثنیہ	اُكْتُبَا	آخر میں الف ضمیر ہے
//	جمع	اُكْتُبْنَ	// // نون جمع میں ضمیر ہے

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں میں امر مخاطب کو مؤکد بانون ثقیلہ و خفیفہ بنائیں۔

غیر مؤکد	مؤکد بانون خفیفہ
اسْتَمِعْ نَصِيحَةَ الْأُسْتَاذِ	اسْمَعْنِ نَصِيحَةَ الْأُسْتَاذِ
اقْرَأِ الْقُرْآنَ كُلَّ صَبَاحٍ
احْفَظِ الدَّرْسَ
اِذْهَبُوا إِلَى الْمَدْرَسَةِ
ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً
مذکورہ امثلہ کو ہی نوٹ کر لیں	مؤکد بانون ثقیلہ
۱
۲
۳
۴
۵

لازم۔ متعدی

لازم: لغت میں لازم چمٹنے والے کو کہتے ہیں۔ قواعد کی رو سے لازم وہ فعل ہے جس کا معنی فاعل پر مکمل ہو جائے اور مفعول کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے جَلَسَ مُحَمَّدٌ (محمد بیٹھ گیا) اس میں جَلَسَ فعل لازم ہے۔ فعل لازم کو قاصر بھی کہتے ہیں کہ مفعول تک پہنچنے سے قاصر ہوتا ہے۔

متعدی: لغت میں زیادتی کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ قواعد کی رو سے متعدی وہ فعل ہے کہ فاعل کے بعد مفعول کے بغیر اس کا معنی مکمل نہ ہو۔ جیسے اَكْرَمَ مُحَمَّدٌ عَلِيًّا: (محمد نے علی کا اکرام کیا) اس میں اَكْرَمَ فعل متعدی ہے۔ متعدی کو مجاوز بھی کہتے ہیں کہ فاعل سے تجاوز کر کے مفعول تک پہنچ جاتا ہے۔

لازم کو متعدی بنانے کے طریقے: مندرجہ ذیل طریقوں سے فعل لازم کو متعدی بنایا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ: مجرد میں حرف زیادہ کر کے مزید بنالیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

- ا۔ ثلاثی مجرد کے شروع میں ہمزہ زیادہ کر کے اس کو ثلاثی مزید باب افعال میں لے جائیں۔ جیسے كَرَّمَ سے اَكْرَمَ پہلا لازم اور دوسرا متعدی ہے۔
- ب۔ مجرد میں عین کلمہ کو مکرر کر کے باب تفعیل میں لے جائیں جیسے فَرَحَ سے فَرَّحَ پہلا لازم اور دوسرا متعدی ہے۔ یہ دو صورتیں تو ثلاثی مجرد کے لئے ہیں۔

دوسرا طریقہ: مفعول بہ پر حرف جر ”ب“ لگا دیں۔ جیسے ذَهَبَ لازم ہے اور جب ذَهَبَ بہ (وہ اس کو لے گیا) یا ذَهَبَ بزيد (وہ زید کو لے گیا) کہیں تو ذَهَبَ متعدی بن گیا۔ یہ طریقہ مجرد اور مزید دونوں کے لئے ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں میں لازم افعال استعمال ہوئے ہیں ان کو متعدی بنائیں اور مناسب اضافہ کریں پہلی مثال حل شدہ ہے۔

متعدی حالت	لازم حالت
أَجْلَسَ الاستاذُ التلميذَ	[۱] جَلَسَ التلميذُ
.....	[۲] دَخَلَ الولدُ
.....	[۳] فَرِحَ عَلَيَّ
.....	[۴] يُكْرِمُ الوالدُ
.....	[۵] عَظَّمَ سَعِيدُ

تمرینات لازم و متعدی

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں سے فعل، فاعل اور مفعول الگ الگ کریں نیز فعل لازم اور متعدی بتائیں۔

- [۱] قَعَدَ مُحَمَّدٌ.
- [۲] فَتَحَ خَالِدٌ الْبَابَ.
- [۳] يَعْبُدُ الْمُسْلِمُ الرَّبَّ.
- [۴] دَخَلَ الْاِسْتَاذُ الْفَصْلَ.
- [۵] فَرِحَ الْوَلَدُ.
- [۶] صَامَ الْوَلَدُ.
- [۷] يَبْقَى الْعِلْمُ.
- [۸] يَفْنَى الْمَالُ.
- [۹] يُكْرِمُ الْمُؤْمِنُ الضَّيْفَ.

تمرین.....[۲] مندرجہ ذیل جملوں میں فعل متعدی کا استعمال ہوا ہے خالی جگہ کو مفعول سے پر کریں اور اردو ترجمہ کریں۔ نمونہ کے طور پر پہلے جملے کو پیش نظر رکھیں۔

[۱] يُكْرِمُ الْوَلَدُ الْوَالِدَ..... بیٹا والد کا احترام کرتا ہے۔

[۲] يَتَعَلَّمُ خَالِدٌ.....

[۳] يَعْلَمُ الْمَدْرَسُ.....

[۴] يَحْتَرِمُ الصَّغِيرُ.....

[۵] نَالَ الطَّالِبُ.....

حل شدہ مثال: يَكْرُمُ فعل متعدی، الولد فاعل، الوالد مفعول ہے۔

تمرین.....[۳] مندرجہ ذیل جملوں میں فعل لازم استعمال ہوا ہے۔ خالی جگہ کو مناسب فاعل سے پر کریں اور اردو ترجمہ کریں۔

[۱] قَعَدَ.....

[۲] خَرَجَ.....

[۳] قَامَ.....

[۴] كَرُمَ.....

[۵] أَفْلَحَ.....

[۶] يَصْدُقُ.....

تمرین.....[۴] گزشتہ کی مدد سے مندرجہ ذیل کا عربی ترجمہ کریں۔

[۱] فاطمہ بیٹی

[۲] والد صاحب خوش ہوئے۔

[۳] میں نکلا۔

[۴] محمد سچ بولتا ہے۔

[۵] علم باقی رہتا ہے۔

[۶] مومن سچ بولتا ہے۔

[۷] طالب علم قرآن پڑھتا ہے۔

تمرین.....[۵] خالی جگہ میں مناسب فعل لگا کر جملہ مکمل کریں۔

[۱]الاستاذُ الدرس.

[۲]الوالد.

[۳]الأمُّ الطعام.

[۴]البنْتُ القرآن.

[۵]محمدٌ درسه.

☆☆☆☆☆

☆☆☆

مفعول

وہ منصوب اسم ہے جو وقوع فعل کے لحاظ سے فعل کا معمول ہو فعل اس پر واقع ہو یا فعل کا ظرف مکان/زمان/سبب یا علت ہو۔

انواع مفعول: جہت وقوع فعل کے اعتبار سے مفعول کی مندرجہ ذیل پانچ انواع ہیں جنہیں

مفاعیلِ خمسہ کہتے ہیں۔

[۱] مفعول بہ۔ جس پر فعل واقع ہو۔

[۲] مفعول فیہ۔ جس میں فعل واقع ہو۔

[۳] مفعول لہ۔ جس کے لئے یا جس کی وجہ سے فعل واقع ہو۔

[۴] مفعول معہ۔ جس کی معیت میں فعل واقع ہو۔

[۵] مفعول مطلق۔ جو ان سب قیود سے خالی ہو۔

ہر ایک کا تعارف، استعمال اور تمارین بیان کی جاتی ہیں۔

مفعول بہ

تعارف: وہ اسم منصوب جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ”قَرَأَ مُحَمَّدٌ الْقُرْآنَ“

قَرَأَ: فعل ماضی مُحَمَّدٌ: فاعل مرفوع الْقُرْآنُ: مفعول بہ منصوب

جواز تقدیم مفعول بہ: عموماً جملہ فعلیہ میں فعل پھر فاعل اور مفعول ذکر کیا جاتا ہے مگر مفعول بہ کو

فاعل پر مقدم کرنا بھی درست ہے جیسے ”قَرَأَ الْقُرْآنَ مُحَمَّدٌ“ ”قَرَأَ“ فعل ماضی ”الْقُرْآنَ“ مفعول بہ

منصوب ”مُحَمَّدٌ“ فاعل مرفوع فاعل اور مفعول بہ دونوں میں ظاہری علامت اعراب سے بھی تمیز ہو جاتی

ہے۔

تاخیر مفعول بہ: مفعول بہ کو فاعل سے مؤخر کرنا اس وقت ضروری ہوتا ہے جب دونوں میں الف

مقصود ہو۔ جیسے ”عَلَّمَ مُوسَىٰ عِيسَى“۔

”عَلَّمَ“ فعل ماضی ”مُوسَىٰ“ فاعل مرفوع رفع کی علامت ضمہ ظاہر نہیں مقدرہ ہے اور

”عِيسَى“ مفعول بہ منصوب۔ نصب کی علامت فتح ظاہر نہیں مقدرہ ہے۔ ایسی صورت میں چونکہ علامت

اعراب سے فاعل اور مفعول بہ میں تمیز نہیں ہو سکتی اس لئے ترتیب میں پہلے فاعل اور پھر مفعول بہ ہوگا۔

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں فعل، فاعل اور مفعول بہ بتائیں۔ پہلی مثال حل

شدہ ہے۔

[۱] شَرَحَ الْمُدَرِّسُ الدَّرْسَ ”شرح“ فعل ماضی ”المدرس“ فاعل ”الدرس“ مفعول بہ

[۲] مَا فَهِمْتُ الشَّرْحَ.....

[۳] إِيَّاكَ نَعْبُدُ.....

[۴] يَحْفَظُ التِّلْمِيذُ الْقُرْآنَ.....

[۵] كَتَبَتْ فَاطِمَةُ الرِّسَالَةَ.....

تمرین نمبر..... [۲] مندرجہ ذیل میں ایک اسم کو فاعل دوسرے کو مفعول بہ بتائیں۔

خَالِدٌ. الْكِتَابُ. عَلِيٌّ. الشَّجَرَةُ. حَسَنٌ. الْبَابُ. خَلِيلٌ. الْمَاءُ. الْأُسْتَاذُ. الْمَسْأَلَةُ.

تمرین نمبر..... [۳] مندرجہ ذیل افعال کے لئے مناسب فاعل اور مفعول بہ ذکر کریں۔

رَكَبَ . فَتَحَ . صَعِدَ . شَرَحَ . شَرِبَ .

تمرین نمبر..... [۴] نوعیت مفعول بہ کے جملے اور مثالیں پڑھ کر اسی طرح کا ایک ایک جملہ

بنائیں۔

نوعیت مفعول	جملے	ترکیب نحوی
اسم ظاہر	فَتَحَ الْوَلَدُ الْبَابَ	فَتَحَ: فعل مرفوع الْبَابُ: مفعول بہ منصوب
ضمیر متصل	هَذَاكَ اللَّهُ	هَذَا: فعل ماضی "ک" ضمیر متصل مفعول بہ اللَّهُ: فاعل مرفوع (مرفوع بہ فاعل پر مقدم ہے)
ضمیر منفصل	إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ	إِيَّاكَ: ضمیر منفصل مفعول بہ مقدم، نستعين: فعل مضارع، نَحْنُ: ضمیر مستتر فاعل۔ مفعول بہ فاعل اور فعل دونوں پر مقدم ہے۔

☆☆☆☆

مفعول فیہ

تعارف: وہ منصوب اسم جو فعل کے زمانہ یا مکان وقوع کو بتائے (اس میں لفظ "فی" مقدر ہوتا ہے کہ فعل فلاں وقت یا جگہ میں واقع ہوا) اس لئے مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ [۱] ظرفِ زمان [۲] ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان: فعل کا زمانہ وقوع بتاتا ہے جیسے "صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ" میں "صُمْتُ" فعل و فاعل "يَوْمَ الْجُمُعَةِ" مفعول فیہ ظرفِ زمان ہے، وہ زمانہ صوم بتا رہا ہے کہ روزہ جمعہ کے دن رکھا۔
ظرفِ مکان: فعل کا مکان وقوع بتاتا ہے جیسے جَلَسْتُ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ "جَلَسْتُ" فعل و فاعل "أَمَامَ الْأُسْتَاذِ" مفعول فیہ ظرفِ مکان ہے کہ مکان جلوس بتا رہا ہے۔

ظرفِ زمان ہو یا ظرفِ مکان ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] **معین:** جو محدود وقت یا معین مکان کے لئے ہو۔

[۲] **مبہم:** جو غیر محدود وقت یا غیر معین مکان کے لئے ہو۔

ظرفِ زمان معین: یَوْمٌ، لَیْلَةٌ، سَاعَةٌ، دَقِيقَةٌ، عَامٌ وغیرہ۔

/// /// /// مبہم: وَقْتُ، أَبَدٌ، حَیْنٌ، أَمَدٌ، لَحْظَةٌ، زَمَانٌ وغیرہ۔

ظرفِ مکان معین: الْمَسْجِدُ، الْمَدْرَسَةُ، الْمَنْزِلُ وغیرہ۔

/// /// /// مبہم: أَمَامَ، خَلْفَ، وَرَاءَ، يَمِینُ، شِمَالُ، فَوْقَ، تَحْتُ، عِنْدَ وغیرہ۔

نصب ظروف زمان و مکان

استعمال ظروف زمان: ظروفِ زمان معین ہوں یا مبہم سب کے سب مفعول فیہ ہونے کی وجہ

سے منصوب ہوتے ہیں۔ ان میں فی ظاہر نہیں مقدر سمجھا جاتا ہے۔ جیسے اَعْتَكَفْتُ اللَّیْلَةَ. صُمْتُ الْیَوْمَ.

وَقَفْتُ لَحْظَةً وغیرہ میں ظروفِ معین و مبہم سب منصوب ہیں۔

استعمال ظروف مکان: ظروفِ مکان میں سے مبہم مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب

استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں ”فی“ ظاہر نہیں مقدر سمجھا جاتا ہے۔

جیسے سَرْتُ قُدَّامَ الْأَمِيرِ. وَقَفْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. جَلَسْتُ فَوْقَ الْكُرْسِيِّ۔ میں

ظروفِ مکان مبہم مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

استعمال ظروف مکان معین یا مختص: ظروفِ مکان معین سے پہلے فی ظاہر آجاتا ہے اس

لئے بطور مفعول فیہ منصوب نہیں بلکہ حرفِ جر کی وجہ سے مجرور استعمال ہوتے ہیں جیسے صَلَّيْتُ فِي

الْمَسْجِدِ. اَدْرُسُ فِي الْمَدْرَسَةِ. اَنَا فِي الْبَيْتِ وغیرہ۔

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیبِ نحوی کیجئے۔ ظروفِ منصوب بتائیں

(ظرف کی نوعیت واضح کریں) حل شدہ مثالیں پیش نظر ہیں۔

[۱] مَشَيْتُ خَلْفَ الْأُسْتَاذِ. ”مَشَيْتُ“ فعل و فاعل ”خَلْفَ“ ظرفِ مکان مبہم مفعول فیہ

منصوب/ جو مضاف ہے۔ ”الْأُسْتَاذِ“ مضاف الیہ ہے۔

[۲] رَجَعْتُ الْیَوْمَ. ”رَجَعْتُ“ فعل و فاعل ”الْیَوْمَ“ ظرفِ زمان مفعول فیہ۔

منصوب (ظرف زمان معین)

- [۳] وَقَفَ الطَّالِبُ قُدَّامَ الْمُدَرِّسِ
- [۴] أَسَافِرُ يَوْمَ الْخَمِيسِ
- [۵] أَذْهَبُ صَبَاحاً
- [۶] أَرْجِعُ مَسَاءً
- [۷] وَقَفَ الْقِطُّ تَحْتَ الْمَائِدَةِ

تمرین نمبر [۴] مندرجہ ذیل ظروفِ زمان کو جملوں میں استعمال کریں (بطور مفعول فیہ)

(منصوب) دَقِيقَةً . عَشَاءً . بُكْرَةً . عَصراً . سَاعَةً

تمرین نمبر [۳] مندرجہ ذیل ظروفِ مکان کو جملوں میں استعمال کریں (بطور مفعول فیہ)

(منصوب) أَمَامَ . خَلْفَ . شِمَالَ . تَحْتَ . فَوْقَ .

☆☆☆☆☆

مفعول لہ

تعارف: وہ اسم منصوب ہے جو کسی فعل کے سبب وقوع کو بیان کرے یہ بتائے کہ فلاں عمل کیوں

واقع ہوا۔

مثال: قُمْتُ اِكْرَاماً لِ مُحَمَّدٍ (میں محمد کے احترام کے لئے کھڑا ہوا) اس میں قیام کا سبب

اکرام محمد ہے اس لئے اِكْرَاماً مفعول لہ منصوب ہے۔

تمرین نمبر [۱] مندرجہ ذیل میں سے مفعول لہ منصوب بتائیں۔

[۱] هَرَبْتُ خَوْفاً . ”هَرَبْتُ“ فعل و فاعل ”خَوْفاً“ مفعول بہ منصوب

[۲] جِئْتُ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ

[۳] قُمْتُ تَكْرِيمًا لِلضَّيْفِ

[۴] سَجَدْتُ شُكْرًا لِلَّهِ

تمرین نمبر [۴] مندرجہ ذیل مفعول لہ منصوب کے لئے مناسب فعل و فاعل ذکر کریں۔

[۱] شُكْرًا لِلَّهِ

[۲] تَعْظِيماً لِلشَّيْخِ

[۳].....تَأْدِيًا لِلطَّالِبِ

[۴].....خَوْفًا مِنَ النَّارِ

[۵].....طَمَعًا فِي الْجَنَّةِ

☆☆☆☆☆

مفعول معہ

تعارف: وہ اسم ہے جو واو معیت کے بعد ہو اور اس ذات کو بتائے جس کی معیت میں کام واقع ہو۔ جیسے سِرْتُ وَالشَّارِعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا) اس میں ”سِرْتُ“ فعل و فاعل ”و“ بمعنی ”مَع“ ”الشَّارِعَ“ مفعول معہ منصوب ہے۔

شروط مفعول معہ: واو کے بعد اسم کے منصوب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ

[۱] واو بمعنی مع ہو جو یہ بتائے کہ فاعل صدور فعل کے وقت کس کی مصاحبت میں تھا۔ عام واو کی طرح مشارکت کے لئے نہ ہو۔

[۲] واو سے پہلے کلام تام ہو کہ اگر واو اور اس کے بعد والا اسم نہ بھی ہو تب بھی جملہ پورا ہو جائے جیسے پہلی مثال میں ”سِرْتُ“ فعل و فاعل مکمل کلام ہے۔

[۳] واو سے پہلے کلام میں فعل ہو یا ایسا اسم ہو جو فعل کے حروف پر مشتمل ہو۔

واو معیت سے پہلے فعل کی مثال جیسے ”سِرْتُ وَالطَّرِيقَ“ ”سِرْتُ“ فعل و فاعل ”و“ بمعنی ”مَع“ ”الطَّرِيقَ“ مفعول معہ منصوب۔ واو معیت سے پہلے اسم کی مثال جیسے ”أَنَا سَائِرُ وَالشَّارِعَ“ ”أَنَا“ مبتدا ”سَائِرُ“ خبر ”و“ بمعنی ”مَع“ ”الشَّارِعَ“ مفعول معہ منصوب۔

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں اور مفعول معہ واضح کریں۔

[۱] مَشَى الطَّالِبُ وَالْبَحْرَ: ”مَشَى“ فعل ماضی ”الطَّالِبُ“ فاعل ”و“ بمعنی مَع ”الْبَحْرَ“ مفعول معہ منصوب۔

[۲] جِئْتُ وَسَلِيمًا.....

[۳] سَارَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ.....

[۴] أَجْمَعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ.....

[۵] أَسِيرُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ.....

- [۶] أَنَا مَاشٍ وَالطَّرِيقُ.....
 [۷] عَادَ الطَّالِبُ وَالظُّهْرَ.....
 [۸] الْأُسْتَاذُ ذَاهِبٌ وَالطَّالِبُ.....

☆☆☆☆☆

مفعول مطلق

تعارف: یہ وہ اسم منصوب ہے جو اپنے اسی فعل کا مصدر ہے جو اس کو نصب دے رہا ہے۔ چاہے اپنے فعل کے ہی لفظ سے ہو جیسے ”جَلَسْتُ جُلُوسًا“، ”جلس“، فعل ماضی ”ث“، ضمیر فاعل ”جُلُوسًا“، مفعول مطلق یا اپنے فعل کے ہم معنی دوسرے لفظ سے ہو جیسے ”وَقَفْتُ قِيَامًا“، ”وَقَفَ“، فعل ماضی ”ث“، ضمیر فاعل ”قِيَامًا“، مفعول مطلق۔ پہلی مثال میں ”جُلُوسًا“ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل ناصب ”جَلَسَ“ کا ہم لفظ ہے۔

دوسری مثال میں ”قِيَامًا“ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل ناصب ”وَقَفَ“ کے ہم معنی لفظ ”قَامَ“ سے ہے۔

تسمیہ: اس کو مفعول مطلق اس لئے کہتے ہیں کہ ظرفیت یا معیت وغیرہ کی قید سے خالی ہے۔

اغراض مفعول مطلق: تین اغراض کے لئے آتا ہے۔

[۱] فعل کی تاکید کے لئے ہو جیسے ”حَفِظْتُ الدَّرْسَ حِفْظًا“ (میں نے اچھی طرح سبق یاد کر لیا) میں ”حِفْظًا“، مفعول مطلق کا مقصود ”حِفْظَ“ کی تاکید ہے۔

[۲] فعل کی نوعیت بتانے کے لئے آئے جیسے ”سِرْتُ سِرًّا سَرِيعًا“ (میں تیز رفتاری سے چلا) مقصود نوعیت کا بیان کرنا ہے۔

[۳] فعل کی تعداد بتانے کے لئے آئے جیسے ”وَقَفْتُ وَقَفَتَيْنِ“ (میں دو وقفے ٹھہرا) مقصود عمل کی تعداد بیان کرنا ہے۔

حذف فعل: مفعول مطلق کا عامل فعل کہیں حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ یا

”شُكْرًا لِلَّهِ“ ان میں فعل محذوف ہے۔ پہلا جملہ یوں ہے۔ ”أُسَبِّحُ اللَّهَ تَسْبِيحًا“

دوسرا جملہ یوں ہے: ”أَشْكُرُ اللَّهَ شُكْرًا“.

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کیجیے اور مفعول مطلق اور اس کی غرض

بیان کریں۔ پہلی مثال حل شدہ ہے۔

[۱] نَامَ الْوَلَدُ نَوْمًا . نام فعل ماضی الولد: فاعل مرفوع نومًا: مفعول مطلق برائے تاکید۔

[۲] زُرْتُكَ زِيَارَتَيْنِ.....

[۳] جَلَسْتُ قُعُودًا.....

[۴] ضَرَبْتُ السَّارِقَ ضَرْبَتَيْنِ.....

[۵] فَرِحْتُ فَرَحًا.....

تمرین نمبر..... [۲] مناسب مفعول مطلق سے خالی جگہ پر کریں اور غرض بتائیں۔

[۱] حَفِظَ التِّلْمِيزُ الدَّرْسَ.....

[۲] سَارَ الْجُنْدِيُّ.....

[۳] شَرِبْتُ.....

[۴] نَصَرَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ.....

[۵] فَتَحْنَاكَ.....

تمرین نمبر..... [۳] مندرجہ ذیل افعال کو جملوں میں استعمال کریں اور ہر ایک سے مصدر

لا کر بطور مفعول مطلق برائے تاکید، نوعیت، عدد استعمال کریں۔

قَرَأَ . شَرِبَ . لَعِبَ . اسْتَغْفَرَ .

برائے تاکید:-----

برائے نوعیت:-----

برائے عدد:-----

ان اور اس کے اخوات کی خبر

تعارف: یہ سب حروف ہیں، اہل قواعد ان کو حروفِ مشبہ بالفعل کہتے ہیں، کیونکہ اپنے عمل، ترکیب اور معانی میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں۔

مشابہتِ فعل: فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ فعل کی طرح تین سے کم حروف پر مشتمل نہیں ہوتے ہیں۔ اپنے معانی مثلاً تاکید و تشبیہ وغیرہ میں بھی فعل سے مماثلت رکھتے ہیں۔

تعداد: حروفِ مشبہ بالفعل چھ ہیں:

إِنْ . أَنْ . كَأَنَّ . لَكِنَّ . لَيْتَ . لَعَلَّ

عمل: یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو جواب ان کا اسم کہلاتا ہے۔ نصب اور خبر کو جواب ان کی خبر ہوگی رفع دیتے ہیں۔

مفصل بیان وامثلہ

إِنْ: مضمون جملہ کی تاکید کرتا ہے اور شک کو دور کرتا ہے۔ جیسے ”إِنَّ مُحَمَّدًا حَاضِرٌ“ (بے شک محمد حاضر ہے)۔ ”إِنْ“ حرفِ مشبہ بالفعل ”مُحَمَّدًا“: اسم ”إِنْ“ منصوب ”حاضر“ خبر ”إِنْ“ مرفوع۔
أَنَّ: مضمون جملہ کی تاکید کرتا ہے اور شک کو دور کرتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا حَاضِرٌ۔
 عَلِمْتُ: فعل و فاعل أَنْ: حرفِ مشبہ بالفعل مُحَمَّدًا: اسم أَنْ: منصوب حَاضِرٌ: خبر أَنْ: مرفوع
حُرکتِ ہمزہ: کلام کے شروع اور قَالَ يَقُولُ کے بعد ہمزہ مکسور ہوتا ہے۔ کلام کے وسط اور عَلِمَ يَعْلَمُ کے بعد ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔

كَأَنَّ: تشبیہ اور تاکید مضمون کے لئے آتا ہے، جیسے كَأَنَّ خَالِدًا أَسَدًا (یقیناً خالد شیر کی مانند ہے) كَأَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، خَالِدًا: اسم كَأَنَّ: منصوب، أَسَدٌ: خبر كَأَنَّ: مرفوع۔
لَكِنَّ: کلامِ سابق سے پیدا شدہ وہم کو دور کرتا ہے۔ جسے استدراک کہتے ہیں۔ جیسے زَيْدٌ غَنِيٌّ (زید غنی ہے) اس سے وہم ہو سکتا ہے کہ وہ سخی ہے تو اس وہم کے استدراک کے لئے ساتھ ہی کہا جائے گا لَكِنَّهُ بَخِيلٌ (لیکن وہ بخیل ہے) تو یہ وہم زائل ہو گیا۔

لَكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل، ه: ضمیر اسم لَكِنَّ: محلاً منصوب، بَخِيلٌ: خبر لَكِنَّ: مرفوع۔
لَيْتَ: کسی محال کی خواہش کے لئے آتا ہے جسے تمہنی کہا جاتا ہے جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ
 (کاش کہ جوانی لوٹ آنے والی ہو)

لَيْتَ: حرف مشبہ بالفعل الشَّبَابَ: اسم لَيْتَ: منصوب، عَائِدٌ: خبر لَيْتَ: مرفوع
لَعَلَّ: کسی محبوب اور ممکن امر کی توقع کے لئے آتا ہے جسے ترجی کہا جاتا ہے جیسے لَعَلَّ الْعَدُوَّ
 قَرِيبٌ مِنَّا۔

لَعَلَّ: حرف مشبہ بالفعل الْعَدُوَّ: اسم لَعَلَّ: منصوب قَرِيبٌ: خبر لَعَلَّ: مرفوع۔
تمرین نمبر.....[۱] مندرجہ ذیل جملوں کو اعراب لگا کر اسم اور خبر بتائیں۔

[۱]..... إِنَّ التِّلْمِيذَ مُجْتَهِدٌ.

[۲]..... كَانَ الْمُعَلِّمَ أَبٌ.

[۳]..... اِعْلَمُ أَنَّ الْحَيَاةَ تَعْبٌ.

[۴]..... سَمِعْتُ حَضَرَ لَكِنَّ أَخَاهُ غَائِبٌ.

[۵]..... لَعَلَّ خَالِدًا يَنْحُحُ فِي الْإِخْتِبَارِ.

[۶]..... لَيْتَ لَهُ بَيْتًا جَمِيلًا.

تمرین نمبر.....[۲] خالی جگہ پر کریں اور جملوں کو اعراب لگائیں:

[۱]..... الْكِتَابَ مُفِيدٌ

[۲]..... لَيْتَ الْقَمَرَ.

[۳]..... إِنَّ الصَّلَاةَ.

[۴]..... كَانَ الْقَمَرَ.

[۵]..... إِنَّ مُحَمَّدًا.

تمرین نمبر..[۳] مناسب حرف مشبہ بالفعل داخل کریں اور اعراب میں ضروری تبدیلی کریں۔

[۱]..... إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً.

[۲]..... الْحَرَّ شَدِيدًا.

[۳]..... الْمَاءَ فُضَّةً.

[۴].....أخاه حاضر وهو غائب .

[۵].....اعلم.....الدنيا لهو ولعب .

[۶].....الشمس حارة .

[۷].....البرد قارس .

[۸].....الصدق نافع .

تمرین نمبر.....[۴] خالی جگہ مناسب ”اسم“ برائے حروف مشبہ بالفعل سے پر کریں۔

[۱] إِنَّ.....باردٌ.

[۲] عَلَى قَلِيلِ الْمَالِ لَكَنَّ.....كريم .

[۳] عَلِمْتُ أَنَّ.....خيرُ زادٍ.

[۴] لَيْتَ.....عائذٌ.

[۵] لَعَلَّ.....طالع .

[۶] كَأَنَّ.....قَمَرٌ.

حال

لغت میں انسان کی اچھی یا بری ہیئت جس میں وہ ہو اس کو حال کہتے ہیں۔ قواعد کی رو سے وہ اسم جو وقوعِ فعل کے وقت فاعل / نائب فاعل یا مفعول کی ہیئت کو بیان کرے حال کہلاتا ہے۔

ذوالحال: جس کی ہیئت بیان کی جائے، وہ صاحبِ الحال یا ذوالحال کہلاتا ہے۔

امثلہ: فاعل سے حال کی مثال: ”جَاءَ الْحَاكِمُ رَاكِبًا“ (حاکم سوار ہو کر آیا) ”جَاءَ“ فعل

ماضی ”الْحَاكِمُ“ فاعل مرفوع ذوالحال۔ ”رَاكِبًا“ حال منصوب، جس نے ”الْحَاكِمُ“ فاعل کی حالت کو بیان کیا۔

مفعول سے حال کی مثال: ”رَأَيْتُ الْأَمِيرَ نَائِمًا“ (میں نے امیر کو سوتے ہوئے حالت میں

دیکھا) ”رَأَيْتُ“ فعل و فاعل ”الْأَمِيرُ“ مفعول منصوب ذوالحال۔ ”نَائِمًا“ حال منصوب اس نے الْأَمِيرَ مفعول کے دیکھے جانے کی حالت کو بیان کیا ہے۔

شروط حال: حال ہمیشہ اسم نکرہ ہوتا ہے۔ کلام تام کے بعد آتا ہے یعنی حال سے پہلے مکمل جملہ ہوتا ہے۔ حال اگر معرفہ واقع ہوا ہو تو وہ بھی نکرہ کا ہی ہم معنی ہوگا۔ جیسے ”جَاءَ الْوَزِيرُ وَحَدَهُ“۔ میں ”جَاءَ“ فعل ”الْوَزِيرُ“ فاعل ”وَحَدَهُ“ حال ہے جو ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ تو ہے مگر نکرہ کے ہم معنی ہے۔ گویا اصل کلام اس طرح ہے۔

”جَاءَ الْأَمِيرُ مَنْفَرِدًا“ (امیر اکیلے آیا)

شروط ذوالحال: ذوالحال ہمیشہ اسم معرفہ ہوتا ہے۔ اس کے نکرہ ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں

ہیں:

[۱] نکرہ عامہ ہو جو حرف استفہام کے بعد آئے۔

جیسے ”هَلْ جَاءَ كَ أَحَدٌ رَاكِبًا“ میں ”أَحَدٌ“ ذوالحال ہے، یا حرف نفی کے بعد ہو جیسے ”مَا فِي الْمَدْرَسَةِ مِنْ تَلْمِيذٍ نَشِيطٍ“ میں ”تَلْمِيذٍ“ نکرہ عامہ ذوالحال ہے۔

[۲] نکرہ مخصوصہ ہو اور اس کی تخصیص صفت سے ہو یا اضافت سے صفت جیسے: ”جَاءَ نَبِيٌّ

صَدِيقٌ مَخْلِصٌ نَاصِحًا“ ”صَدِيقٌ“ موصوف ذوالحال ہے اضافت جیسے: ”زَارَنِي طَالِبٌ عِلْمٍ نَشِيطًا“ طالب مضاف ذوالحال ہے۔

[۳] نکرہ ذوالحال پر مقام ہو۔

جیسے ”جَاءَ مُسْرِعًا رَسُولٌ“ میں ”رَسُولٌ“ مؤخر ذوالحال ہے اور ”مُسْرِعًا“ حال مقدم

ہے۔

تمرینات حال

تمرین نمبر ۱: [۱] مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کیجئے، نیز حال اور ذوالحال کو واضح کریں۔

[۱] ”جَاءَ الْأَمِيرُ رَاكِبًا“ ”جَاءَ“ فعل ماضی ”الْأَمِيرُ“ فاعل مرفوع ذوالحال ”رَاكِبًا“ حال

منصوب۔

[۲] رَجَعَ سَمِيرٌ مَا شِئًا.....

[۳] لَقِيتُ عِنْدَ اللَّهِ مُقِيمًا.....

[۴] سَرَّنِي قُدُّوْكُمْ سَالِمًا.....

[۵] زُرْتُ الْأُسْتَاذَ نَائِمًا.....

تمرین نمبر..... [۴] مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب حال سے پر کریں۔

[۱] خُلِقَ الْإِنْسَانُ.....

[۲] دَعَوْتُ اللَّهَ.....

[۳] جَاءَ الصَّدِيقُ.....

[۴] أَكَلْنَا الْفَاكِهَةَ.....

[۵] رَجَعَ الْجَيْشُ.....

تمرین نمبر..... [۳] مندرجہ ذیل اسماء کو جملوں میں حال منصوب استعمال کریں۔ (فاعل کی

ہیئت بتائیں)۔ مَسْرُورًا . مُجْتَهِدًا . صَافِيًا . سَرِيعًا .

تمرین نمبر..... [۴] مندرجہ ذیل اسماء کو جملوں میں حال منصوب استعمال کریں۔ (مفعول کی

حالت بتائیں)۔ جَدِيدًا . ضَاحِكًا . حَزِينًا . سَرِيعًا . صَافِيًا .

تمرین نمبر..... [۵] مندرجہ ذیل خالی جگہ مناسب ذوالحال سے پر کریں۔ جملوں کا اردو

ترجمہ کریں۔

عربی جملے	ذوالحال	جملہ میں مقام
[۱] جَاءَ.....مُسْرِعًا	الطَّالِبُ	فاعل
[۲] جَاءَتْ.....مُسْرِعَةً	الطَّالِبَةُ
[۳] سَافَرَ.....مَسْرُورِينَ
[۴] أَكَلْتُ.....نَاضِجَةً
[۵] زُرْتُ.....رَاكِبًا

تمیز

تعارف: لغت میں تفسیر و تشریح کرنا یا چھانٹنا تمیز کہلاتا ہے۔ قواعد کی رو سے تمیز وہ جامد اسم ہے جو اپنے سے پہلے واقع کسی ذات یا نسبت (حکم) کو واضح کرے۔ پہلے اسم کو ممیز اور تمیز کو ممیز کہتے ہیں۔ تمیز نکرہ ہوتی ہے۔

اقسام تمیز: ممیز کے اعتبار سے تمیز کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] تمیز مفرد یا ذات [۲] تمیز جملہ یا نسبت

تمیز مفرد و مثال: کسی مجمل ذات کی حقیقت واضح کرتی ہے۔ جیسے ”بُعْتُ رِطْلًا سُكْرًا“ (میں نے ایک رطل شکر فروخت کی) ”بُعْتُ“ فعل و فاعل ”رِطْلًا“ ممیز ”سُكْرًا“ تمیز منصوب ہے۔ اس نے ایک رطل کی حقیقت کو واضح کیا کہ وہ شکر تھی۔

تمیز نسبت و مثال: یہ جملہ میں موجود حکم کی جہت واضح کرتی ہے جیسے ”طَابَ سَعِيدٌ نَفْسًا“ (سعید نفس کے اعتبار سے اچھا ہے) ”طَابَ“ فعل، ”سَعِيدٌ“ فاعل ممیز ”نَفْسًا“ تمیز منصوب ہے جس نے سعید کی اچھائی کی جہت اور اعتبار کو واضح کیا۔

انواع تمیز مفرد و امثله

تمیز مفرد: مفرد اسم کے ابہام کو واضح کرتی ہے جس کی دو صورتیں ہیں۔

[۱] **تمیز مقدار:** مقدار سے مراد ہر وہ شے ہے جس سے اشیاء کا اندازہ کیا جاسکے لہذا تمیز مقدار۔ وزن۔ ماپ۔ ناپ اور پیمائش کو شامل ہے۔

[۲] **تمیز عدد:** عدد سے مراد وہ شے جس سے چیزوں کی گنتی کا پتہ چل سکے۔ لہذا تمیز عدد..... عدد صریح اور کنایہ ہر دو کو شامل ہے۔

عدد صریح: تو وہ عدد ہیں جن کی کمیت معلوم و معین ہو جیسے واحد اثنان ثلاثہ وغیرہ۔

عدد کنایہ: ہر وہ عدد جس کی کمیت مجہول ہو معروف و معین نہ ہو یا کسی مبہم عدد سے کنایہ ہوں۔

اب ہر نوع کا مفصل بیان مع امثلہ ملاحظہ کیجئے: تمیز مقدار کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

[۱] تمیز وزن: جیسے کہیں عندی رطلٌ زیتاً (میرے پاس ایک رطل روغن زیتون ہے)،

اس میں ”زیتاً“ تمیز نے وزن (رطل) کو بیان کیا ہے کہ وہ زیتون کا تیل ہے۔

[۲] تمیز کیل: جیسے کہیں اعطنی مِداً اُردّاً (مجھے ایک مدچاول دو) اس میں اُردّاً تمیز

نے مدچو ایک ناپ ہے کو واضح کیا ہے۔

[۳] تمیز مساحت: جیسے کہیں لی هكتارٌ ارضاً (میرے پاس ایک ایکڑ میں ہے)۔ اس

میں هكتار جو مقدار مساحت ہے اس کو ارضاً تمیز نے واضح کیا ہے۔

[۴] تمیز مقیاس: جیسے کہیں اشتریت ذراعاً حريراً (میں نے ایک گز ریشم خریدا)۔ اس

میں ذراع مقیاس کو حريراً تمیز نے واضح کیا ہے۔

تمیز عدد کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

[۱] تمیز عدد و صرتح: جیسے کہیں عندی عشرونَ قلماً (میرے پاس بیس قلم ہیں)۔ اس

میں عشرون عدد کو قلماً تمیز نے بیان کیا ہے۔

[۲] تمیز عدد و کنایہ: جیسے کہیں کم ورقةً کتبث (میں نے کتنے ہی ورق لکھ دیئے) اس میں

کم عدد مبہم کو ورقة نے واضح کیا ہے۔

آئندہ مثال حل شدہ ہے۔

اشتریت طناً حديداً (میں نے ایک ٹن لوہا خریدا) ”اشتریت“ فعل و فاعل ”طنناً“ ممیز

(وزن) ”حديداً“ تمیز وزن منصوب ہے۔

تمرین نمبر [۱] مندرجہ ذیل میں ممیز تمیز کو واضح کریں۔

[۱] عِنْدِي عَشْرُونَ ذِرَاعاً حَرِيرًا.....

[۲] اشترِ كَيْلُو دَقِيقًا.....

[۳] لِي فَرَسٌ اَرْضًا.....

[۴] اَعْطِنِي ذِرَاعاً خَزّاً.....

[۵] عِنْدَهُ عَشْرُونَ دِرْهَمًا.....

تمرین نمبر..... [۴] مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ مناسب تمیز سے پر کریں اور نوع تمیز

بتائیں۔

نوع تمیز	تمیز	جملے
تمیز عدد	كُوكِبًا	[۱] رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ.....
.....	[۲] أَعْطَيْتُ مِثْرًا.....
.....	[۳] بَعِ لِي كَيْلُو.....
.....	[۴] اشْتَرَيْتُ عَلَى طَنًّا.....
.....	[۵] شَرِبْتُ كُوبًا.....
.....	[۶] بَعْتُ كَيْسًا.....

انواع تمیز نسبت وامثلہ

تمیز نسبت کی تین قسمیں ہیں۔

- [۱] فاعل سے محول (تبدیل کی گئی) ہو۔ [۲] مفعول سے محول ہو۔ [۳] مبتدا سے محول ہو۔
- [۱] فاعل سے محول کی مثال جیسے ”طَابَ خَالِدٌ نَفْسًا“ (خالِدِ نفس کے اعتبار سے اچھا ہے) یہ اصل میں ”طَابَ نَفْسُ خَالِدٍ“ تھا۔ ”طَابَ“ فعل ”نَفْسُ“ مضاف ”خَالِدِ“ مضاف الیہ۔ اب ”نَفْسُ“ فاعل مرفوع مضاف کو محذوف کر کے اس کی جگہ ”خَالِدِ“ مضاف الیہ کو لے آئے اور اس کو مرفوع کر دیا۔ پھر مضاف محذوف ”نَفْسُ“ کو لے آئے اور اس کو تمیز منصوب بنا دیا تو ”طَابَ خَالِدٌ نَفْسًا“ ہو گیا۔
- [۲] مفعول سے محول ہو جیسے ”رَفَعْتُ الْوَزِيرَ شَأْنًا“ (میں نے وزیر کو شان کے اعتبار سے بلند کیا)۔

یہ اصل میں ”رَفَعْتُ شَأْنَ الْوَزِيرِ“ تھا۔ ”رَفَعْتُ“ فعل و فاعل ”شَأْنُ“ مفعول جو مضاف تھا محذوف کر دیا۔ ”الْوَزِيرِ“ مضاف الیہ کو محذوف مفعول کی جگہ لا کر پھر ”شَأْنًا“ محذوف کو بطور تمیز ذکر کر دیا۔

[۳] مبتدا سے محول ہو جیسے ”زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً“ (زید مال کے اعتبار سے تم سے بڑھ کر ہے)۔

یہ اصل میں ”مَالٌ زَيْدٍ أَكْثَرُ مِنْ مَالِكَ“ تھا۔ ”مال“ مبتدا مضاف کو حذف کر دیا۔ مضاف الیہ زید کو اس کی جگہ لے کر مرفوع بنادیا پھر مضاف الیہ محذوف کو بطور تمیز ذکر کر دیا۔

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل تمیز نسبت یا جملہ کی مثالیں ہیں ترکیب نحوی کیجئے۔

”طَابَ سَعِيدٌ نَفْسًا“، ”طَابَ“ فعل ”سَعِيدٌ“، ”مَمِيزٌ“ ”نَفْسًا“، تمیز منصوب۔

رَفَعْتُ الرَّئِيسَ شَانًا.....

مَحَمَّدٌ أَكْرَمُ مِنْ خَالِدٍ أَدْبًا.....

عَلِيٌّ أَكْثَرُ مِنْ سَمِيرٍ مَالًا.....

تمرین نمبر..... [۲] مندرجہ ذیل اسماء کو بطور تمیز منصوب استعمال کریں۔

شَعِيرًا . أَدْبًا . خُلُقًا . قَمَحًا . حَرِيرًا .

لانا فیہ برائے جنس یا

لا برائے نفی جنس

تعارف: کسی جنس کے تمام افراد سے حکم کی نفی کرنے کے لئے حرف نفی ”لا“ استعمال ہوتا ہے جسے لانا فیہ برائے جنس کہتے ہیں۔

عمل: یہ ان کی طرح اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اس کا اسم نکرہ ہوتا ہے۔ خبر کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ ہوتی ہے۔

شروط عمل: ”لا“ کے مذکورہ عمل کے لئے مندرجہ ذیل شروط ہیں۔

[۱] ”لا“ کا اسم نکرہ ہو۔

[۲] ”لا“ اور اسم کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

[۳] ”لا“ مکرر نہ ہو۔ نہ ”لا“ پر حرف جرد داخل ہو۔

[۴] خبر نکرہ ہو۔

مثال: جیسے ”لا طالب غائب“

”لا“ حرف نفی جنس ”طالب“ اسم ”لا“ بنی برفتحہ ”غائب“ خبر ”لا“ مرفوع۔

اقسام واحکام اسم ”لا“: ”لا“ نفی جنس کے اسم کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

[۱] مفرد..... یہ علامت نصب پر مبنی ہوتا ہے۔

[۲] مضاف..... یہ منصوب ہوتا ہے۔

[۳] شبیہ مضاف..... // // //

تفصیلی بیان وامثلہ

مفرد اور اس سے مراد: مفرد سے مراد یہ ہے کہ ”لا“ کا اسم اکیلا لفظ ہے مضاف یا شبیہ مضاف

نہیں ہے۔ اس لحاظ سے مفرد کا مفہوم (۱) مفرد، (۲) تثنیہ، (۳) اسم جمع مکسر، (۴) اسم جمع مذکر سالم،

(۵) جمع مؤنث سالم۔ اسم کی ان پانچوں اقسام کو شامل ہے۔ آئندہ جدول اسم لا مفرد کی تمام صورتوں اور

علامات نصب کو واضح کر رہا ہے۔

جدول اسم لا نفی (مفرد)

احوال مفرد	امثلہ	بنی بر فتح	علامت بناء	خبر مرفوع
اسم مفرد	لَا شَرِيرَ نَاجِعٍ	شَرِيرَ	فتح	نَاجِعٍ
// جمع مؤنث سالم	لَا طَالِبَاتٍ مُّجْتَهِدَاتٍ	طَالِبَاتٍ	کسرہ	مُّجْتَهِدَاتٍ
// // مذکر سالم	لا مهندسين غائبون	مهندسين	یا	غائبون
// جمع مکسر	لا طلاب غائبون	طلاب	فتح	غائبون
// تثنيه	لا مجتهدين راسبان	مجتهدين	یا	راسبان

مضاف برائے نکرہ: اسم لا کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو اس صورت میں معرب منصوب ہوتا

ہے۔ جیسے لَا عَامِلٌ خَيْرٍ مَّكْرُوءٌ۔

”لا“، نفی جنس ”عَامِلٌ اسم لا منصوب

”خیر“ مضاف الیہ ”مَّكْرُوءٌ“ خبر لا مرفوع

مندرجہ ذیل جملوں میں اسم لا نفی جنس مضاف برائے نکرہ ہے۔ اس کا نصب / اور خبر مرفوع واضح کریں۔ حل شدہ مثالیں پیش نظر رہیں۔

عربی جملے	اسم لا منصوب	علامت نصب	خبر مرفوع
[۱] لَا شَاهِدَ زُورٍ مَّحْبُوبٌ	شَاهِدَ	فتح	مَّحْبُوبٌ اسم مفرد
[۲] لَا طَالِبِي عِلْمٍ يُحْرَمَانِ	طَالِبِي	یا	يُحْرَمَانِ جملہ فعلیہ
[۳] لَا قَائِلِي حَقِّ حَاضِرُونَ
[۴] لَا مُدْرَسَ حِسَابٍ مَوْجُودٌ
[۵] لَا رَجُلَ دَيْنٍ حَاضِرٌ فِي الْمَوْتَمَرِ
[۶] لَا فَاعِلَ مَعْصِيَةِ مَّحْبُوبٌ

شبیه مضاف: لانی جنس کا اسم شبیه مضاف ہو تو معرب منصوب ہوتا ہے۔ شبیه مضاف سے مراد وہ مشتق اسم ہے کہ اس کے بعد والا کلمہ اسی کے معنی کو مکمل کرتا ہے۔ اسم مشتق اس کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیتا ہے یا حرف جر کے ذریعے اس سے متصل ہوتا ہے۔

پہلی صورت کی مثال، جیسے ”لَا نَاصِرًا الْحَقُّ مَغْلُوبٌ“ ”لَا“ لانی جنس ”نَاصِرًا“ اسم لا شبیه مضاف منصوب ”الْحَقُّ“ (مفعول بہ) برائے تکمیل معنی اسم ”لَا“ منصوب ”مَغْلُوبٌ“ خبر ”لَا“ مرفوع۔ دوسری صورت کی مثال، جیسے ”لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ خَاسِرٌ“ ”لَا“ لانی جنس ”سَاعِيًا“ اسم لا منصوب (شبیه مضاف) ”فِي“ حرف جر ”الْخَيْرِ“ (مجرور) جار مجرور شبیه جملہ برائے تکمیل معنی اسم ”خَاسِرٌ“ خبر لا مرفوع۔

تمرین نمبر..... [۱] مندرجہ ذیل میں اسم لا شبیه مضاف/اس کا معمول اور خبر لا مرفوع بتائیں۔

عربی جملے	اسم لا شبیه مضاف	مکمل معنی اسم لا	خبر لا مرفوع
لَا فَاعِلًا الْخَيْرَ مَمْقُوثٌ	فَاعِلًا	الْخَيْرَ مَفْعُولٌ	مَمْقُوثٌ
لَا رَاغِبًا فِي الشَّرِّ مَحْبُوبٌ	رَاغِبًا	فِي الشَّرِّ جَارِ مَجْرُورٌ	مَحْبُوبٌ
لَا فَاهِمًا الدَّرْسَ رَاسِبٌ
لَا ذَاكِرِينَ رَبَّهُمْ يَدْخُلُونَ النَّارَ	جملہ خبر ہے
لَا سَاعِينَ فِي الْخَيْرِ مَكْرُوهُونَ

تمرین نمبر..... [۲] مطلوبہ اسم لگا کر مندرجہ ذیل خالی جگہ پر کریں۔

- [۱] لَا لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ. اسم مفرد
- [۲] لَا ذَنْبٌ إِلَّا اللَّهُ مضاف برائے نکرہ
- [۳] لَا أَعْظَمُ مِنَ الشَّرِّكَ مفرد
- [۴] لَا خَلْقُهُ مَذْمُومٌ شبیه مضاف
- [۵] لَا رَاسِبُونَ جمع مذکر سالم
- [۶] لَا لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ مفرد

تمرین نمبر..... [۳] آئندہ جملوں میں ”لا مہملہ“ ہے۔ ”اِنَّ“ کا عمل کیوں نہیں کر رہا ہے سبب بتائیں۔

سبب

عربی جملے

- [۱] لَا الطَّالِبُ مَوْجُودٌ وَلَا الْأُسْتَاذُ. لا مہملہ ہے بعد والا اسم معرف بآل ہے
- [۲] لَا الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا الْمَرْأَةُ.....
- [۳] لَا فِي الْمَدْرَسَةِ طَالِبٌ وَلَا أُسْتَاذُ.....
- [۴] لَا فِي الْبَيْتِ أَبٌ وَلَا أُمٌّ.....
- [۵] سَافَرْتُ بِلَا زَادٍ.....

☆☆☆☆☆

☆☆☆

منادى

تعارف: وہ اسم جو حرفِ ندا کے بعد آئے جیسے ”یا سعید“ میں ”یا“ حرفِ ندا اور ”سعید“ منادی ہے۔

حرفِ ندا: حروفِ ندا مندرجہ ذیل ہیں۔

يَا . أَيَا . هَيَا . أَا . ائِي .

اقسامِ منادى: منادى کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں:

- [۱].....مفرد علم
- [۲].....نکرہ مقصودہ
- [۳].....نکرہ غیر مقصودہ
- [۴].....مضاف
- [۵].....شبیبہ مضاف

حکم منادی: حکم کے اعتبار سے منادی کی دو قسمیں ہیں:

- [۱] علامتِ رفع پر مبنی ہو۔ یہ اسم مفرد علم اور نکرہ مقصودہ دو قسموں کا حکم ہے۔
 [۲] منصوب ہو۔ یہ نکرہ غیر مقصودہ/مضاف/شبہ مضاف تینوں اقسام کا حکم ہے۔

جدول احوال منادی نکرہ مقصودہ

احوال	امثلہ	حرفِ ندا	منادی	علامتِ بنا	سبب
اسم مفرد	يَا طِفْلُ	يَا	طِفْلُ	ضمہ	اسم مفرد علامت رفع ضمہ ہے
// جمع مؤنث سالم	يَا طَالِبَاتُ	//	طَالِبَاتُ	//	// جمع مؤنث سالم //
// مذکر سالم	يَا طَالِبُونَ	//	طَالِبُونَ	واو	// // مذکر // واو //
// تشنیہ	يَا مُهَنْدِسَانِ	//	مُهَنْدِسَانِ	الف	// تشنیہ علامت رفع الف ہے

منادی منصوب/امثلہ و بیان

منادی نکرہ غیر مقصودہ: اسم نکرہ منادی ہو اور ندا سے شخص معین مقصود نہ ہو۔ یہ منصوب ہوتا ہے۔

جیسے ”يَا ظَالِمًا اتَّقِ اللَّهَ“ میں ”يَا“ حرفِ ندا ”ظَالِمًا“ منادی نکرہ غیر مقصودہ منصوب ہے۔

منادی مضاف: منادی اپنے سے بعد والے اسم کی طرح مضاف ہو۔

جیسے ”يَا صَادِقُ الْوَعْدِ“ ”يَا“ حرفِ ندا ”صَادِقُ“ منادی مضاف منصوب ”الْوَعْدِ“ مضاف

الیہ مجرور۔

منادی شبہ مضاف: ایسا اسم مشتق ہو جس کے بعد والا کلمہ اسی کے معنی کو مکمل کر رہا ہے۔

جیسے ”يَا رَاكِبًا سَيَّارَةً“ ”يَا“ حرفِ ندا ”رَاكِبًا“ منادی شبہ مضاف منصوب ”سَيَّارَةً“ مفعول

بہ برائے تکمیل معنی اسم سابق ہے۔

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں میں حرفِ ندا منادی اور اس کی قسم بتائیں (علم مفرد، مضاف، شبہ،

مضاف)

[۱] يَا عَلِيُّ اِذْهَبْ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. حرفِ ندا: يَا، منادی: عَلِيُّ، نوعیت: علم مفرد

- [۲] يَا طَالِعًا جَبَلًا.....
 [۳] يَا وَاعِظًا اخْتَصِرُ.....
 [۴] يَا مُؤْمِنُ اتَّقِ اللَّهَ.....
 [۵] يَا مُسْلِمُونَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.....
 [۶] يَا جَاهِلًا تَعْلَمُ.....
 [۷] يَا قَارِئًا الْقُرْآنَ.....
 [۸] يَا حَسَنًا وَجْهَهُ.....
 [۹] يَا غَافِرَ الذَّنْبِ.....
 [۱۰] يَا قَابِلَ التَّوْبِ.....
 [۱۱] يَا طَالِبًا خُذْ بِيَدِي.....

☆☆☆☆☆

☆☆☆

تابع

تعارف: لغت میں بعد میں آنے والا، دوسرے کی پیروی کرنے والا تابع کہلاتا ہے۔ اس کی جمع ”اتباع“ ہے یا ”تبع“ آتی ہے۔ قواعد کی رو سے تابع ہر وہ اسم ہے جو رفع، نصب، جر میں پہلے کی اتباع میں ہو۔ اس معنی میں تابع کی جمع توابع ہے۔

متبوع: لغت میں جس کی پیروی کی جائے متبوع ہے۔ قواعد کی رو سے متبوع وہ کلمہ سابقہ ہے کہ جس کی تابع اتباع کر رہا ہو۔

انواع توابع: توابع چار ہیں:

[۱] نعت [۲] تاکید [۳] بدل [۴] عطف

تالیع رقم [۱] نعت یا صفت

نعت: نعت وہ تالیع ہے جو اپنے سے پہلے اسم کی صفات میں کسی صفت کو بیان کرے (اچھی ہو یا بری) نعت کو صفت بھی کہتے ہیں۔

منعوت: وہ اسم متبوع جس کی صفت بیان کی جا رہی ہو۔ منعوت کو موصوف بھی کہتے ہیں۔

مثال: جیسے جاء رجل عالم: جاء: فعل ماضی، رجل: فاعل مرفوع منعوت اور عالم: تالیع مرفوع نعت ہے۔ رَأَيْتُ رَجُلًا عَالِمًا. رَأَيْتُ: فعل و فاعل، رجلاً: مفعول بہ منصوب منعوت، عالماً: تالیع منصوب نعت ہے۔

نظرتُ الی رجلٍ عالمٍ. نظرتُ: فعل و فاعل، الی: حرف جر، رجلٍ: منعوت مجرور اور عالم: نعت تالیع مجرور ہے۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل جملوں میں سے صفت اور موصوف تلاش کریں اور اعراب لگائیں۔

[۱] الفیل حیوانٌ کبیرٌ.

[۲] ركبٌ سیارَةٌ سَریعةٌ.

[۳] رَأَيْتُ منظرًا جمیلًا.

[۴] هذا رجلٌ عاقلٌ.

[۵] سلمتُ علی ولدٍ صغیرٍ.

تمرین..... [۲] صفت لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

[۱] هذه ساعةٌ.....

[۲] رَأَيْتُ رجلاً.....

[۳] فاطمةُ بنتٌ.....

[۴] محمد طالبٌ.....

[۵] سلمت علی رجلٍ.....

تمرین..... [۳] مناسب موصوف لگا کر جملے مکمل کریں۔

- [۱] خالدة.....صالحة.
- [۲] محمد.....نشيط.
- [۳] خالد.....مؤدب.
- [۴] أبوه.....كبير.
- [۵] أمها.....صابرة.

تمرین..... [۴] مندرجہ ذیل جملوں میں صفت یا موصوف لگا کر جملے مکمل کریں۔

- [۱] شربت.....بارداً
- [۲] سعيد شاب.....
- [۳] دخلت حديقة.....
- [۴] أبونا شيخ.....
- [۵] هذا قلم.....

☆☆☆☆☆

تابع رقم [۲] عطف

تعارف: لغت میں عطف کا معنی جھکاؤ اور میلان ہے، عربی قواعد کی رو سے عطف سے مراد ”دو لفظوں کو کسی معنی کی وجہ سے باہم جوڑ دینا ہے“۔ عطف کی دو صورتیں ہیں:

(۱) عطف بیان (۲) عطف نسق

عطف بیان

تعارف: دو لفظوں میں بغیر حرف کے ربط ہو اور دوسرا لفظ پہلے لفظ کی مراد کو واضح کرے۔ اس کی صفت نہ ہو۔ جیسے جاء اخوه محمد (اس کا بھائی محمد آیا) اس جملے میں محمد اخوه کا عطف بیان ہے جس نے یہ واضح کیا کہ اخوه سے مراد محمد ہے۔

تمرین.....[۱] مندرجہ ذیل جملوں میں سے عطفِ بیان بتائیں اور اردو ترجمہ کریں۔

[۱] هَذَا أَخِي هَارُونُ.

[۲] هُوَ الْأُسْتَاذُ عَبْدُ اللَّهِ.

[۳] يَا طَالِبُ خَالِدُ.

[۵] اعْبُدُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ.

تمرین.....[۲] عطفِ بیان سے خالی جگہ پر کریں۔

[۱] جاء أخوك.....

[۲] ذهب عمك.....

[۳] أنا سعيد.....

[۴] حضر الأستاذ.....

[۵] يا إبراهيم.....

تمرین.....[۳] عربی میں ترجمہ کریں اور عطفِ بیان اور اس کا اعراب بتائیں۔

[۱] یہ میرا بھائی عبداللہ ہے۔

[۲] یہ استاد عبدالرحمن ہیں۔

[۳] تمہارے چچا خالد آئے۔

[۴] یہ طالب علم طارق ہے۔

[۵] یہ پائلٹ محمد ہے۔

ترکیب نحوی کی مثال: جلس المدرّس خالد۔ جلس: فعل ماضی، المدرّس: فاعل

مرفوع۔ خالد: تابع عطفِ بیان مرفوع ہے۔

عطف نسق

تعارف: وہ تابع ہے جو کسی حرفِ عطف کے ذریعے اپنے سے پہلے کی پیروی میں آجائے جیسے کتب طاهر و خالد (طاہر اور خالد نے لکھا)۔ اس جملے میں ”خالد“ عطفِ نسق ہے جو ”طاہر“ کے ساتھ لکھنے کے کام میں شریک ہے اور حرفِ عطف واو کے ذریعے دونوں جمع ہو گئے۔

حروفِ عطف اور ان کے معانی: حروفِ عطف مندرجہ ذیل ہیں:

واو، فاء، ثم، او، حتی، ام، لا، لکن، امّا، بل

واو: یہ صرف اپنے سے پہلے اور بعد والے کو شریک کرنے اور جمع کرنے کا کام دیتی ہے جیسے حضر محمد و علیؑ (محمد و علی دونوں حاضر ہوئے) اس میں ترتیب کا لحاظ نہیں کہ کون پہلے آیا اور کون بعد میں۔

فاء: یہ ترتیب اور تعقیب کے لئے ہے یعنی پہلے نے پہلے اور دوسرے نے فوراً ہی اس کے بعد کام کیا جیسے حضر محمدٌ فَعَلیُّ اس کا معنی ہے محمد پہلے اور علی اس کے فوراً بعد حاضر ہوا اس میں تاخیر کا مفہوم نہیں ہے۔

ثم: یہ ترتیب اور ترانخی دونوں کو بیان کرتا ہے یعنی پہلے نے پہلے کام کیا اور دوسرے نے اس کے بعد مگر تاخیر کے ساتھ عمل کیا۔ جیسے حضر محمدٌ ثم علیؑ اس کا معنی ہے کہ محمد اور اس کے بعد علی دیر سے حاضر ہوا۔

او: دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(ا) اختیار دینا جیسے اِقْرَأْ صَفْحَةً اَوْ صَفْحَتَيْنِ .

ایک یا دو صفحہ پڑھ لیں۔

(ب) شک کرنا جیسے نِمْتُ سَاعَةً اَوْ سَاعَتَيْنِ میں ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے کے لئے سویا۔ اس میں

شک ہے کہ سونے کا عمل ایک گھنٹہ ہو یا دو گھنٹے۔

حتی: غایت اور انتہا کے بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے خرج المدرسون حتی المدير (اساتذہ باہر نکل گئے حتی کہ ہیڈ ماسٹر بھی)۔

أم: دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(ا) برابری بتانے کے لئے جیسے تسكن قريبا أم بعيداً تم قریب رہو یا دور سب برابر ہے۔

(ب) تعین کرنے کے لئے جیسے امسافر زيد أم خالد۔

لا: نفی کے لئے جیسے قرأت كتاباً لا جديدة میں نے کتاب پڑھی اخبار نہیں پڑھا۔

لكن: استدراک کے لئے جیسے لا تعاشروا الأشرار لكن الأخيار شريرون کی صحبت نہ اختیار

کرو مگر اہل خیر کی۔

بل: اس کا استعمال دو طرح ہے۔

(ا) استدراک کے لئے نہی اور نفی کے بعد، نہی کے بعد جیسے لا تصاحب الأشرار بل

الأخيار نفی کے بعد جیسے ما عرفت الشر بل الخير

(ب) اضراب کے لئے اثبات اور امر کے بعد اثبات جیسے دخل الغرفة طالب بل مدرس

امر جیسے اكتب رسالة بل برقية

استدراک: لکن سے پہلے کلام سے پیدا ہونے والے موہوم حکم کو رفع کرنا استدراک کہلاتا

ہے۔ جیسے کہیں زيد کریم اس سے یہ وہم ہو سکتا ہے کہ وہ (مصرف) فضول خرچ بھی ہے تو کہیں:

زيد كريم لکنہ غیر مصرف زيد بخي ہے مگر فضول خرچ نہیں ہے لہذا لکن سے پہلے اگر کسی

مثبت حکم کا وہم ہوا ہو تو لکن کے بعد اس کی نفی ہوگی جیسے لم يحضر أخوك لكن حضر أبوك اور اگر

منفی حکم کا وہم ہوگا تو لکن سے اس کا اثبات ہوگا جیسے مثال گذشتہ۔

اضراب: کسی حکم کو اول سے ثانی کی طرف منتقل کر دینا جیسے کہیں ما جاء زيد بل عمرو اس

مثال میں آنے کے حکم کو زيد سے عمرو کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے۔

تابع رقم (۳) بدل

لغت میں بدل عوض کو کہتے ہیں۔ قواعد کی رو سے بدل وہ تابع ہے کہ کسی حکم میں اصل اور مقصود بالذات ہے۔ اس سے پہلا کلمہ اس کی تمہید یا پیش خیمہ بن کر آئے جس کو حذف کر کے دوسرے کو اس جگہ استعمال کرنا بھی درست ہوتا ہے۔

پہلے لفظ کو مبدل منہ (جو مقصود بالذات نہیں)

دوسرے کو بدل کہتے ہیں (جو مقصود بالذات ہے)

بدل، رفع۔ نصب، جز اور جزم میں مبدل منہ کے تابع ہوگا۔

جیسے جاء اخوك سعيد (تمہارا بھائی سعید آیا) اس مثال میں اخوك: مبدل منہ اور سعيد:

بدل ہے۔ اخوك کو حذف کر کے جاء سعيد کہنا بھی درست ہوگا۔

بدل کی اقسام

بدل کی چار قسمیں ہیں:

[۱]..... بدل الکل یا بدل مطابق

[۲]..... بدل البعض

[۳]..... بدل الاشتمال

[۴]..... بدل الغلط

بدل الکل:

وہ بدل ہے جو بعینہ مبدل ہو۔ یعنی تابع اور متبوع مکمل طور پر ایک ہی شخصیت یا ذات ہوں۔ جیسے

كَتَبْتُ اخْتُكَ سَلْمَى (تمہاری بہن سلمیٰ نے لکھا) اس جملے میں ”سلمیٰ“ ”اختك“ سے بدل الکل

ہے۔ کیونکہ سلمیٰ اسی اختك کی مکمل شخصیت ہے۔ بدل الکل کو عطف بیان کہنا بھی جائز ہے۔

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں میں بدل الکل اور مبدل منہ بتائیں۔ حل شدہ مثال پیش نظر رہے کہ ترکیبِ نحوی کا یہی طریقہ ہے۔

مبتدا	مبدل منہ	بدل
هذا	عمّك	خالد
یہ	تمہارا چچا	خالد ہے

[۱] نفعنی المعلم علیّ.

[۲] وضع عمرُ الفاروقُ رضی اللہ عنہ التاريخَ الهجریّ.

[۳] نعبد الله الهنّا.

[۴] أكرمت اخاك محمداً.

[۵] سلمت علیّ اخیک خالد.

[۶] الحمد لله ربّ العالمین.

بدل البعض

وہ بدل کہ تابع اپنے متبوع کا ایک حصہ ہو کامل طور پر مبدل منہ نہ ہو جیسے انکسر القلم ریشہ: قلم ٹوٹ گیا اس کی نب۔

اس مثال میں ریش بدل البعض تابع ہے اور قلم مبدل منہ متبوع ہے (ریش نب)، قلم کا ایک جز ہے تمام نہیں۔

بدل البعض میں ایک ضمیر ہوگی جو مبدل منہ کی طرف راجع ہوگی۔

تمرین: مندرجہ ذیل مثالوں میں سے بدل البعض اور مبدل منہ علیحدہ علیحدہ کریں اور جملوں کا

اردو ترجمہ کریں۔

[۱] طاب زيد قلبه.

[۲] بعث الدار نصفه.

[۳] يجعل الخبيث بعضه على بعض.

[۴] اكلت الرغيف رُبْعَه.

گذشتہ جملوں کی ترکیبِ نحوی کریں۔

گذشتہ جملوں کا اردو ترجمہ لکھیں۔

بدل الاشتمال

تعارف: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے مشتملات میں سے ہو۔ بدل الاشتمال اپنے مبدل منہ کا جزء یا کل نہیں ہوتا بلکہ مبدل منہ اس کو شامل ہوتا ہے۔

شرط: بدل الاشتمال ایک ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو مبدل منہ (متبوع) کی طرف لوٹتی ہے۔

مثال: نفعنی المعلم علمہ، مجھے معلم کے علم نے نفع دیا نفع: فعل ماضی، ن: وقایہ، ی: ضمیر متکلم مفعول بہ المعلم: مبدل منہ (متبوع) علم: بدل اشتمال (تابع)، ہ: ضمیر ہے جو مبدل منہ المعلم کی طرف لوٹ رہی ہے۔

تمرین: مندرجہ ذیل مثالوں میں سے بدل الاشتمال اور مبدل منہ بتائیں۔

- [۱] اعجبنی البلبُ صوته.
- [۲] یسعدک الامیر عفوہ.
- [۳] سرّنی اخوک نجاحہ.
- [۴] استفدت من المرشد وعظہ.

☆☆☆☆☆

بدل الغلط یا بدل نسیان

وہ بدل ہے کہ غلطی یا نسیان سے کوئی لفظ زبان سے نکل گیا مگر خود ہی بولنے والے نے اپنی غلطی درست کر کے دوسرا لفظ بولا یہ دوسرا لفظ بدل الغلط ہے۔ جیسے رأیت محمداً علیاً، میں نے محمد کو (نہیں) علی کو دیکھا۔

تمرین: مندرجہ ذیل مثالوں میں مبدل منہ اور بدل الغلط بتائیں۔

- [۱] رأیت انساناً فرساً.
- [۲] تکلم الرئيس الوزير.
- [۳] هذا مدرّسٌ مدیر.
- [۴] سلمت علی بکر خالد.
- [۵] اعط السائل قُرْشاً ریالاً.

نوٹ: قرآن کریم، حدیث نبوی، شعر اور کسی درست کلام میں بدل الغلط نہیں ہوگا۔

تابع رقم (۷) تاکید

لغت میں کسی امر کو پختہ کرنا تاکید کہلاتا ہے۔
قواعد کی رو سے کسی معنی کی تقویت اور اہمیت بیان کرنے کے لئے کسی جملہ یا کلمہ کو مکرر لانا تاکید کہلاتا ہے۔

جس کی تقویت کی جائے اس کو مؤکد منہ اور جو تقویت کرے اسے مؤکد بہ کہتے ہیں۔
تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] لفظی تاکید [۲] معنوی تاکید

تاکید لفظی: مؤکد کو بعینہ مکرر لے آئیں۔ چاہے وہ

اسم ہو جیسے جاء زيدٌ زيدٌ

یا فعل ہو // جلس جلس زيدٌ

یا حرف ہو // نعم نعم هذا خطی

یا جملہ ہو // کلا سيعلمون ثم کلا سيعلمون

تاکید معنوی: مؤکد یعنی جس لفظ کی تاکید کرنا ہو اس کے بجائے مندرجہ ذیل کلمات کا ذکر کیا

جائے۔

نَفْس . عَيْن . كُل . اَجْمَع . عَامَّة . كَلَا . كَلْنَا .

تاکید معنوی کا چارٹ

الفاظ	جملے	اردو ترجمہ
نفس	حَضَرَ الْوَزِيرُ نَفْسُهُ	وزیر خود حاضر ہوا
عين	رَأَيْتَ الْمَسْجِدَ الشَّاهِي عَيْنَهُ	-----
كل	حَفِظْتَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ	-----
أجمع	صَلَّى الطَّلَابُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ	-----
عامه	صَافَحَ الرَّيْثُ الْحَاضِرِينَ عَامَتَهُمْ	-----
کلا	جاء العالمان کلاهما	-----
کلتا	صلت الأختان کلتاهما	-----

مندرجہ ذیل جملوں میں مؤکد اور تاکید اور اس کی قسم بتائیں۔ حل شدہ مثال پر غور کر لیں۔

مثال: کتب الأستاذ نفسه، میں الأستاذ: مؤکد اور نفس: تاکید ہے۔ یہ تاکید معنوی کی

مثال ہے۔

قرأ الولد الولد میں پہلا الولد: مؤکد اور دوسرا الولد: تاکید لفظی ہے۔

[۱] زرت بيت الله عينه.

[۲] علم الله آدم الاسماء كلها.

[۳] الوالد ان كلاهما يحبّان الولد.

[۴] جاء ربك والملك صفافاً.

[۵] حضرا المدير المدير.

[۶] لا لا خبرك.

[۷] فإن مع العسر يسراً. إن مع العسر يسراً.

[۸] انت انت البطل.

[۹] ذهب الولد. الولد.

[۱۰] جلست البنّان كلتا هما.

عربی میں ترجمہ کریں۔ تاکید معنوی اور مؤکد واضح کریں۔

[۱] صدر صاحب خود شریف لائے۔

[۲] تمام مدرسین نکل گئے۔

[۳] دونوں طالب علموں نے خود لکھا۔

[۴] میں نے سارا سبق یاد کر لیا۔

[۵] لڑکے نے قرآن پڑھا۔

[۶] سب طلبہ جماعت میں داخل ہو گئے۔

ضمیر- تفصیلی بیان

تعارف: وہ لفظ جو کسی اسم ظاہر کے قائم مقام ہو اور متکلم، مخاطب یا غائب کے معنی بھی اس میں پائے جائیں جیسے

أَنَا	متکلم کے لئے
أَنْتَ	مخاطب کے لئے
هُوَ	غائب کے لئے

فائدہ: کلام میں اختصار کے لئے ضمیر استعمال کی جاتی ہے کہ اسم ظاہر بار بار ذکر نہ کرنا پڑے جیسے، کہیں:

حَضَرَ مُحَمَّدٌ	محمد حاضر ہوا۔ ضمیر کو استعمال میں لا کر پھر کہیں
رَأَيْتُهُ	میں نے اس کو دیکھا۔ پھر کہیں
ذَهَبَتْ مَعَهُ	میں اس کے ساتھ گیا۔

انواع ضمیر

مختلف اعتبار سے ضمیر کی کئی اقسام ہیں۔ ضمیر کبھی لفظ میں موجود ہوتی اور کبھی ذہن میں مقدر و ملحوظ۔ پھر لفظ میں موجود کہیں مستقل استعمال ہوتی ہے اور کبھی کسی دوسرے کلام کے ساتھ مل کر آتی ہے۔ لہذا مختلف اعتبار سے ضمیر کی کئی اقسام ہیں۔

اعتبار اول: لفظ میں موجود اور ذہن میں تقدیر کے اعتبار سے ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] بارز [۲] مستتر

بارز: وہ ضمیر ہے جو لفظ و صورت میں موجود ہو جیسے اَنَا طَالِبٌ میں اَنَا ضمیر بارز ہے۔

مستتر: وہ ضمیر ہے جو لفظ و صورت میں موجود نہ ہو۔ مگر کسی فعل میں مقدر اور ذہن میں ملحوظ ہو۔ جیسے

اَكْتُبُ (میں لکھتا ہوں) اس میں اَنَا ضمیر مستتر ہے۔

بارز کی دو قسمیں ہیں [۱] منفصل [۲] متصل

منفصل: وہ ضمیر ہے جو تلفظ و استعمال میں مستقل ہو۔ کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ اس کا جز بن کر

استعمال نہ ہو۔ یہ کلام کے شروع میں آسکتی ہے اور الّا کے بعد بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

مثال: جیسے اَنَا أَنْتَ هُوَ

آئندہ جملوں میں منفصل ضمائر ہیں۔

أَنَا مجتہدٌ میں مخفی ہوں۔

مَنْ أَنْتَ؟ تم کون ہو؟

مَا نَجَحَ إِلَّا هُوَ صرف وہی ایک کامیاب ہوا

متصل: وہ ضمیر جو تلفظ میں مستقل نہ ہو۔ بلکہ سابقہ کلمہ کا جز بن کر

استعمال میں ہو جیسے کتبتُ میں تا ضمیر متصل ہے۔

اور نصرہ // ۵ //

// ۷ // ضریبی

ضمیر اور کلام میں محل وقوع

ضمیر منفصل ہو یا متصل کلام میں محل وقوع یا اعراب کے اعتبار سے ہر ایک کی کئی اقسام ہیں۔

ضمیر منفصل: محل وقوع کے اعتبار سے منفصل کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] ضمیر رفع منفصل: جو محل رفع میں واقع ہو۔

[۲] ضمیر نصب منفصل: جو محل نصب میں واقع ہو۔

ہر ایک کے مواقع وقوع اور تعداد وغیرہ کا مفصل بیان ملاحظہ کریں۔

مواقع ضمیر مرفوع منفصل: یہ ضمیر، رفع کے مندرجہ ذیل مواقع پر آتی ہے۔

مبتدا ہو جیسے اَنَا مجتہدٌ. اَنَا: مبتدا مرفوع، مجتہدٌ: خبر

فاعل ہو // مَا ضَرَبَ إِلَّا هُوَ: فعل ماضی، اِلّا: حرف

استثناء، هُوَ ضمیر منفصل۔ محل رفع میں فاعل برائے فعل

كَانَ اور اس کے اخوات کا اسم ہو جیسے أَصْبَحَ هُوَ غَنِيًّا، أَصْبَحَ

فعل ماضی (هُوَ) ضمیر اسم أصبح ہے محل رفع میں ہے۔

تعداد ضمائر رفع منفصل: یہ کل چودہ ضمائر ہیں۔ دو برائے متکلم، چھ برائے مخاطب، چھ برائے غائب جن کا مفصل بیان آئندہ جدول میں ملاحظہ کریں۔

جدول ضمائر رفع منفصل

۱	أَنَا	مفرد	مذکر و مؤنث	متکلم
۲	نَحْنُ	تثنیہ و جمع	//	//
۳	أَنْتَ	مفرد	مذکر	مخاطب
۴	أَنْتُمَا	تثنیہ	//	//
۵	أَنْتُمْ	جمع	//	//
۶	أَنْتِ	مفرد	مؤنث	//
۷	أَنْتُمَا	تثنیہ	//	//
۸	أَنْتُنَّ	جمع	//	//
۹	هُوَ	مفرد	مذکر	غائب
۱۰	هُمَا	تثنیہ	//	//
۱۱	هُم	جمع	//	//
۱۲	هِيَ	مفرد	مؤنث	//
۱۳	هُمَا	تثنیہ	//	//
۱۴	هُنَّ	جمع	//	//

ضمیر نصب منفصل: یہ ضمیر نصب کے مندرجہ ذیل مقامات پر آتی ہے۔ مفعول بہ مقدم ہو جیسے

إِيَّاكَ نَعْبُدُ إِيَّاكَ: مفعول بہ مقدم، نَعْبُدُ: فعل نَحْنُ: ضمیر مستتر فاعل

تعداد ضمائر نصب منفصل: بارز منفصل محل نصب میں استعمال ہونے والی ضمائر کی تعداد بھی چودہ

ہے۔

دو برائے متکلم، چھ برائے مخاطب، چھ برائے غائب جن کا منفصل بیان آئندہ جدول میں ملاحظہ

کریں۔

جدول ضمائر نصب منفصل

۱	إِيَّايَ	مفرد	مذکر و مؤنث	متکلم
۲	إِيَّانَا	ثثنیہ و جمع	//	//
۳	إِيَّاكَ	مفرد	مذکر	مخاطب
۴	إِيَّاكُمَا	ثثنیہ	//	//
۵	إِيَّاكُمْ	جمع	//	//
۶	إِيَّاكَ	مفرد	مؤنث	//
۷	إِيَّاكُمَا	ثثنیہ	//	//
۸	إِيَّاكُنَّ	جمع	//	//
۹	إِيَّاهُ	مفرد	مذکر	غائب
۱۰	إِيَّاهُمَا	ثثنیہ	//	//
۱۱	إِيَّاهُمْ	جمع	//	//
۱۲	إِيَّاهَا	مفرد	مؤنث	//
۱۳	إِيَّاهُمَا	ثثنیہ	//	//
۱۴	إِيَّاهُنَّ	جمع	//	//

ضمیر متصل کا بیان

- کلام میں محل وقوع یا اعراب کے لحاظ سے ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔
- [۱] محل رفع میں ہو یہ ضمیر رفع متصل کہلاتی ہیں۔
- [۲] محل نصب میں واقع ہو یہ ضمیر نصب متصل کہلاتی ہیں۔
- [۳] محل جر میں ہو یہ ضمیر جر متصل کہلاتی ہیں۔

اب ہر ایک کی تعداد اور امثلہ ملاحظہ کیجیے۔

ضمائر رفع متصل: یہ پانچ ضمائر ہیں:

مواقع اور امثلہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- [۱] تاء متحرک: فعل ماضی کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے کَتَبْتُ۔
اس میں کَتَبَ فعل ماضی تا ضمیر متصل محل رفع میں فاعل ہے۔
- [۲] الف تثنیہ: یہ ضمیر ماضی، مضارع اور امر تمام افعال کے ساتھ آتی ہے۔
ماضی جیسے کَتَبَا: کَتَبَ فعل ماضی الف ضمیر متصل محل رفع میں فاعل ہے
مضارع // يَكْتُبَانِ: يَكْتُبُ مضارع // // // // //
امر // اُكْتُبَا: اُكْتُبُ امر مخاطب // // // // //
- [۳] واو جمع: یہ ضمیر ماضی، مضارع اور امر تمام افعال کے ساتھ آتی ہے۔
ماضی جیسے ذَهَبُوا: ذَهَبَ فعل ماضی واو ضمیر متصل محل رفع میں فاعل ہے
مضارع // يَذْهَبُونَ: يَذْهَبُ مضارع // // // // //
امر // اُكْتُبُوا: اُكْتُبُ امر // // // // //
- [۴] یاء مخاطبہ: یہ فعل مضارع اور امر کے ساتھ آتی ہے۔
مضارع جیسے تَقْرَأُ تَقْرَأُ فعل مضارع یا ضمیر متصل محل رفع میں فاعل
امر // اقْرَأْ اقْرَأْ فعل امر یا // // // // //
- [۵] نون جمع مؤنث: یہ ضمیر ماضی، مضارع اور امر تمام افعال کے ساتھ آتی ہے۔
ماضی جیسے قَرَأْنَ: قَرَأَ فعل ماضی ”نون“ ضمیر متصل محل رفع میں فاعل ہے
مضارع // يَكْتُبْنَ: يَكْتُبُ مضارع // // // // //
امر // اِذْهَبْنَ: اِذْهَبُ امر // // // // //

جدول ضمیر رفع متصل اور مواقع

نوعیت افعال				
عدد	ضمائر	ماضی	مضارع	امر
[۱]	تأمرک	✓	x	x
[۲]	الف ثثنیه	✓	✓	✓
[۳]	واو جمع	✓	✓	✓
[۴]	نون مؤنث	✓	✓	✓
[۵]	یاء مخاطبہ	x	✓	✓

تعداد ضمائر نصب متصل:

یہ دراصل چار ضمائر ہیں [۱] ”ی“ [۲] ”ت“ [۳] ”ک“ [۴] ”ھ“ جن کی مندرجہ ذیل چودہ صورتیں ہیں۔

متکلم	دو عدد برائے مفرد و جمع مؤنث	مفرد	ضرب بنی	یا	ضمیر
//	//	ثثنیہ و جمع	ضربنا	نا	//
مخاطب چھ عدد	تین برائے مذکر	مفرد	ضربک	کاف	//
//	//	ثثنیہ	ضربکما	//	//
//	//	جمع	ضربکم	//	//
//	تین برائے مؤنث	مفرد	ضربک	//	//
//	//	ثثنیہ	ضربکما	//	//
//	//	جمع	ضربکن	//	//
غائب چھ عدد	تین برائے مذکر	مفرد	ضربہ	ہ	//
//	//	ثثنیہ	ضربہما	//	//
//	//	جمع	ضربہم	//	//
//	تین برائے مؤنث	مفرد	ضربہا	//	//
//	//	ثثنیہ	ضربہما	//	//
//	//	جمع	ضربھن	//	//

تعداد ضمائر جر متصل:

یہ بھی دراصل چار ہی ضمائر ہیں [۱] ”ی“ [۲] ”ت“ [۳] ”ک“ [۴] ”ھ“ جن کی مندرجہ ذیل چودہ صورتیں ہیں۔

ضمیر	یا	لی	مفرد	مشترک برائے مذکر و مؤنث	دو برائے متکلم
//	نا	لَنَا	ثنیۃ و جمع	//	//
//	کاف	لَكَ	مفرد	تین برائے مذکر	مخاطب چھ عدد
//	//	لَكُمَا	ثنیۃ	//	//
//	//	لَكُمْ	جمع	//	//
//	//	لَكَ	مفرد	تین برائے مؤنث	//
//	//	لَكُمَا	ثنیۃ	//	//
//	//	لَكُنَّ	جمع	//	//
//	ہ	لَه	مفرد	تین برائے مذکر	غائب چھ عدد
//	//	لَهُمَا	ثنیۃ	//	//
//	//	لَهُمْ	جمع	//	//
//	//	لَهَا	مفرد	تین برائے مؤنث	//
//	//	لَهُمَا	ثنیۃ	//	//
//	//	لَهُنَّ	جمع	//	//

ملاحظہ:

مختصراً ضمائر نصب یا جر متصل صرف چار ہیں: [۱] ”ی“ [۲] ”ت“ [۳] ”ک“ [۴] ”ھ“ جو مخصوص علامات کے ساتھ چودہ بن جاتی ہیں۔

ضمیر مستتر

محل وقوع: ضمیر مستتر جو بارز کے مقابلہ میں ہے فعل میں مقدر ہوتی ہے اور کلام میں ہمیشہ محل رفع میں ہوگی..... محل نصب یا جر میں ضمیر کو مستتر نہیں مانا جائے گا۔

مواقع استتار: ضمیر مستتر تعداد میں پانچ ہیں [۱] انا [۲] نحن [۳] انت [۴] هو

[۵] ہی

جو مندرجہ ذیل مواقع پر مستتر ہوتی ہے۔

ضمیر	ماضی	مضارع	امر
أَنَا	-----	مفرد متکلم	-----
نَحْنُ	-----	ثثنیہ و جمع متکلم	-----
أَنْتَ	-----	مفرد مذکر مخاطب	مفرد مذکر مخاطب
هُوَ	مفرد مذکر غائب	// غائب	// غائب
هِيَ	// مؤنث	// مؤنث	// مؤنث

نوعیت استتار: کے اعتبار سے مستتر کی دو قسمیں ہیں

[۱] مستتر وجوباً [۲] مستتر جوازاً

وجوباً مستتر: وہ ضمیر ہے جس کی جگہ اسم ظاہر نہ آ سکے: ضمیر کو مستتر ماننا ہی ضروری ہے۔ اگر اس جگہ پر فعل کے بعد لفظوں میں ضمیر موجود بھی ہو تو وہ بھی مستتر کی ہی تاکید ہوگی..... فاعل وغیرہ نہ ہوگی جیسے کہ آئندہ واضح ہوگا۔

مواقع ضمیر مستتر وجوباً: یہ ضمیر مندرجہ ذیل تین مواقع پر مستتر ہوگی

[۱] فعل مضارع مفرد متکلم جیسے اَكْتُبُ اس کی تحلیل یوں ہوگی

اَكْتُبُ: فعل مضارع، انا ضمیر مستتر وجوباً فاعل

اور اگر کہا جائے اَكْتُبُ انا تو اعراب یوں گا۔

اَكْتُبُ: فعل مضارع، انا ضمیر مستتر فاعل

انا ضمیر ظاہر تاکید برائے ضمیر مستتر

[۴] فعل مضارع ثنیہ و جمع متکلم جیسے نَکْتُبُ اس کی تحلیل یوں ہوگی۔

نکتب: فعل مضارع، نَحْنُ: ضمیر مستتر فاعل

[۳] فعل امر مفرد مخاطب جیسے اقْرَأْ فعل امر ہے اور انت ضمیر مستتر و جو بآ محل رفع میں فاعل ہے۔

اگر کہیں اُکْتُبُ اَنْتَ تو ملفوظ اَنْتَ مقدر اَنْتَ کی تاکید ہوگا۔

جدول ضمیر بارز

نوعیت	مواقع اعراب	امثلہ ضمیر
منفصل	محل رفع	هُوَ مُجْتَهِدٌ
	//	هُوَ ضَمِيرٌ مُبْتَدَا
	//	اَلْفُ ضَمِيرٌ فَاعِلٌ
متصل	محل نصب	اِيَّاكَ نَعْبُدُ
	محل رفع	كَتَبْتُ
	//	تَ ضَمِيرٌ نَائِبٌ فَاعِلٌ
متصل	محل نصب	هَذَا نِي
	محل جر	هَ ضَمِيرٌ مِضاف الیہ
	//	نَا ضَمِيرٌ مَسْبُوقٌ بِحَرْفِ جَرٍ

جدول ضمیر مستتر

مواقع استتار	امثلہ	ضمیر	حکم استتار
[۱] ماضی	كَتَبَ	هُوَ	جوازا
	كَتَبَتْ	هِيَ	//
[۲] مضارع	يَكْتُبُ	هُوَ	//
	تَكْتُبُ	هِيَ	//
	اَكْتُبُ	اَنَا	وجوباً
	نَكْتُبُ	نَحْنُ	//
[۳] امر	اُكْتُبُ	اَنْتَ	//

پنا اور مبنیات

پنا: عربی کلمہ کا کسی عامل کے اثر کو قبول نہ کرنا اور ایک حالت پر ثابت رہنا پنا کہلاتا ہے۔

مبنی: وہ کلمہ جو عامل کا اثر قبول نہ کرے مبنی کہلاتا ہے۔ حروف تو تمام مبنی ہی ہوتے ہیں۔ البتہ اسم اور فعل میں بعض معرب اور بعض مبنی ہیں۔ مبنیات کا تفصیلی بیان آئندہ جداول میں پیش کیا جاتا ہے۔

اقسام کلمہ	مبنی	ملاحظات
	اسم ضمیر	تمام اقسام
	// اشارہ	// //
	// موصول	// //
	// عدد مرکب	اَحَدٌ عَشْرُ سے تِسْعَةُ عَشْرٍ تک سوائے اِثْنَا عَشْرٍ
	// ظرف	بعض
	// منادی	مفرد علم یا نکرہ غیر مقصودہ
	// استفہام	ما سوائے ”ای“
فعل	ماضی	تمام مثالیں
	امر	// //
	مضارع غیر مؤکد	صرف جمع مؤنث
	// مؤکد بالنون	فعل واحد مؤکد بالنون ثقیلہ وخفیفہ
حرف	جملہ اقسام	تمام حروف

علامات پنا

بنی کلمات کی مندرجہ ذیل آٹھ علامتیں ہیں۔

[۱] سکون

[۲] بنی برعلامات جزم (ل) سکون (ب) حذف حرف علت (ج) حذف نون

[۳] فتح

[۴] بنی برعلامات نصب (ل) فتح (ب) یاء (ج) کسرہ

[۵] ضمہ

[۶] بنی برعلامات نصب (ل) فتح (ب) الف (ج) واو

[۷] کسرہ

[۸] فختان (دو زبر)

علامات مبیات	مواقع	امثلہ
[۱] سکون	[۱] بعض حروف [۲] دو اسمائے استفہام [۳] // // افعال [۴] فعل ماضی (مع ضمیر متحرک) [۵] فعل مضارع (مع نون جمع مؤنث)	قَدْ هَلْ مِنْ كَمْ مِنْ سُرْعَانِ شَتَّانِ كَتَبْتُ كَتَبْنَا يَكْتُبْنَ
[۲] بنی برعلامات جزم حذف نون	سکون حرف علت حذف نون	اُكْتُبْ ارْمِ اُكْتُبَا اُكْتُبُوا اُكْتُبِي
	امر صحیح الاخر خالی از ضمیر ظاہر معتل // // // // مع مضمیر ظاہر الف / واو / یاء	

علامات	مواضع	امثلہ
[۳] فتحة // // // // //	[۱] بعض حروف [۲] اسماء استفہام [۳] اسماء موصولہ [۴] اشارہ [۵] فعل ماضی ضمیر متحرک سے خالی [۶] فعل مضارع خالی از ضمیر ظاہر مؤكد نون تاکید [۷] امر // // // // // // //	سوف. رَبَّ وَغیره أَیْنَ. کَیْفَ الَّذِینَ. مَا هَذَا. ذَلِکَ وَغیره کَتَبَ. کَتَبْتُ لَیْکُمْ. لَیْکُمْ اُکْتُبْ. اُکْتُبْ
[۴] مبنی بر علامت نصب یہ اسم لافنی جنس مفرد کی مثالیں ہیں	اسم لافنی جنس : اسم مفرد // // // : ثنی // // // : جمع مذکر سالم // // // : جمع مؤنث //	لا رَجُلَ فِی الدَّارِ لا رَجُلَیْنِ فِی الدَّارِ لا رَاسِیْنِ مَعَنَا لا کَافِرَاتٍ فِی مَکَہ
[۵] ضمہ	[۱] ظرف زمان	حیث
[۶] مبنی بر علامات رفع یہی منادی مفرد کہلاتا ہے	ضمہ // الف الف واو	[۱] منادی علم [۲] نکرہ مقصودہ [۳] تشنیہ علم [۴] منادی تشنیہ نکرہ مقصودہ [۵] جمع مذکر سالم
		یا مُحَمَّدُ یا ظَالِمُ یا مُحَمَّدَانِ یا ظَالِمَانِ یا مُحَمَّدَوْنَ

علامات مہیات	مواقع	امثلہ
[۷] کسرہ // //	[۱] اسماء اشارہ [۲] // موصول [۳] بعض ظروف	هَؤُلَاءِ. هَٰذِهِ الَّذِی. الَّتِی أَمْسِ
[۸] ففتحان //	[۱] مرکب اعداد [۲] // ظروف	اِحْدَ عَشَرَ سَے تِسْعَةَ عَشَرَ تَک صَبَاحَ مَسَاءَ. لَیْلَ نَهَارَ

ملاحظہ [۱] : اسم لانی جنس کے باب میں مفرد سے مراد وہ اکیلا لفظ ہے، جو مضاف یا شبیہ مضاف نہ ہو۔ اس لحاظ سے اسم لفظ مفرد چار چیزوں کو شامل ہے۔ [۱] اسم مفرد۔ [۲] اسم تثنیہ۔ [۳] جمع مذکر سالم۔ [۴] جمع مؤنث سالم۔ لہذا

[۱] اسم لانی جنس اگر اسم مفرد ہوگا تو مبنی بر فتح ہوگا کیونکہ وہی نصب کی علامت ہے۔

[۲] تثنیہ // // // // // // // // // // یا // // // // // // // // // //

[۳] جمع مذکر سالم // // // // // // // // // // جمع مذکر سالم // // // // // // // // //

[۴] مؤنث // // // // // // // // // // کسرہ // // // // // // // // //

علامت نمبر ۴ کے تحت اس کی مثالیں مذکور ہیں۔

ملاحظہ [۲] : منادی کے باب میں مفرد سے مراد وہ اکیلا لفظ ہے جو مضاف یا شبیہ مضاف نہ

ہو۔ اس لحاظ سے اسم علم / نکرہ مقصودہ / تثنیہ علم / تثنیہ نکرہ مقصودہ / جمع مذکر سالم سب کو مفرد شامل ہے۔ لہذا

منادی اگر علم ہوگا تو مبنی بر ضمہ ہوگا کیونکہ وہی رفع کی علامت ہے

// // // // // // // // // // نکرہ مقصودہ // // // // // // // // //

// // // // // // // // // // تثنیہ علم // // // // // // // // //

منادی اگر نکرہ مقصودہ ہوگا تو مبنی پر الف ہوگا کیونکہ وہی رفع کی علامت ہے

// // // // // // // // // // جمع مذکر سالم // // // // // // // // //

جدول (کلمات مبنیہ)

اسم	فعل	حرف
منادی عدد۔ احد عشر سے تیرہ عشر تک سوائے اثنا عشر استفہام۔ سوائے اَی، اَیَّہ موصول۔ تمام اشارہ۔ تمام ظرف۔ بعض ضمیر۔ تمام اقسام	مضارع فعل واحد مؤکد بالنون خفیفہ مضارع فعل واحد مؤکد بالنون ثقیلہ مضارع جمع مؤنث امر مخاطب ماضی	تمام حروف

سوالات:

- [۱] لغت میں اعراب کا کیا معنی ہے؟ قواعد کی رو سے اعراب سے کیا مراد ہے؟
 [۲] معرب کسے کہتے ہیں۔ مثال سے واضح کریں؟
 [۳] تین مبنی حروف اور ان کی علامات ذکر کریں۔
 [۴] سورة الشرح (الم نشرح) لکھیں اور معربات اور مبنیات کی الگ الگ فہرست تیار کریں۔

- [۵] بنا اور مبنی سے کیا مراد ہے؟ مبنی اسم، فعل اور حرف کی مثالیں لکھیں؟
 [۶] اسم کی کون کون سی قسمیں مبنی ہیں؟ فعل مضارع کب مبنی ہوتا ہے؟
 فعل امر کس علامت پر مبنی ہوتا ہے۔

تمرین..... [۱] مندرجہ ذیل عبارت میں سے معرب مبنی کلمات کو الگ الگ کریں۔

قال الوالد لابنه اجلس في الصف الاول من الفصل. واستمع إلى شرح
 الاستاذ. انه ينفعك. ولا تهمل في الدروس. واطلب رضا المدرسين فان بركة العلم
 تحصل للمتأدب وأحسن الى زملائك. وأخلص في عملك. ان الله يحب الاحسان
 والا خلاص ويشكر المحسن المخلص.

تمرین..... [۲] مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ مناسب مبنی/اسم/فعل/حرف سے پر کریں۔

- [۱] يُحِبُّ المساكينَ.
 [۲] يَذْهَبُ المدرسة مبكراً.
 [۳] يا اقرأ القرآن كل صباح.
 [۴] حَفِظْتُ الدرس.

تمرین..... [۳]

- (ا) تین مبنی اسماء اور ان کی علامات بیان کریں۔
 (ب) تین مبنی افعال بتائیں اور ہر ایک کی علامت بتا کر کریں۔



الجزء العربي من الكتاب

- اب کتاب کا عربی حصہ شروع ہوتا ہے جس میں آپ مندرجہ ذیل امور کا مطالعہ فرمائیں گے۔
- ا: گذشتہ اسباق میں جن قواعد کا مطالعہ آپ کر چکے ہیں ان کو عربی زبان میں سوال و جواب کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ جس زبان کو آپ سیکھ رہے ہیں اس کے قواعد کو بھی اسی زبان میں یاد کر لیں۔
- ب: شخصیات اسلامیہ میں سے آئمہ اربعہ۔
- ج: مقدسات اسلامیہ میں سے کعبہ، مشرفہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ پر عربی زبان میں مضمون پیش کیے جاتے ہیں۔

مؤلف

بسم الله الرحمن الرحيم

الجزء العربي من الكتاب

شخصيات اسلامية - وأماكن مقدسة

الإمام أبو حنيفة رحمه الله تعالى

هو الإمام أبو حنيفة النعمان بن ثابت رحمه الله تعالى، أقدم الأئمة الأربعة مولدا وأكثرهم أتباعا. معروف بلقب الأعظم بين علماء المسلمين في أقطار العالم. ولد سنة ٨٠ هجرية بالكوفة، وتوفي ببغداد سنة ١٥٠ هجرية، ودفن بها، نشأ رحمه الله في العصر الذهبي للإسلام في بلد حافل بالعلم والعلماء، والتحق بحلقة شيخ الكوفة الإمام حماد رحمه الله من تلاميذ الإمام إبراهيم النخعي رحمه الله، وهو تلميذ علقمة بن قيس رحمه الله الذي تلقى العلم عن صحابي جليل هو عبدالله بن مسعود رضي الله عنه. ومن أشهر تلاميذ الإمام أبي حنيفة من المحدثين عبدالله بن المبارك، وحفص بن غياث، ومن الفقهاء أبو يوسف، ومحمد بن الحسن الشيباني. ومن الزهاد فضيل بن عياض وداود الطائي.

وكان أبو حنيفة رحمه الله مجتهداً في العبادة، مستقيماً في المعاملات، زاهداً عن الدنيا، ناصحاً لله، ورسوله، وللمؤمنين، وهو أول من استنبط الفقه. وفرع الفروع على الأصول. قال سفيان الثوري رحمه الله: كان أبو حنيفة أكثر الناس صلاة، وأعظمهم أمانة، وأحسنهم مروءة.

أجب عن الأسئلة الآتية:

- ١- ماهو اسم الإمام أبي حنيفة، وبماذا اشتهر في الناس؟
- ٢- متى وأين ولد الإمام أبو حنيفة رحمه الله؟
- ٣- من هم أشهر مشايخ الإمام أبي حنيفة؟
- ٤- من هم أشهر تلاميذه؟
- ٥- ماذا قال الامام سفيان الثوري عن أبي حنيفة رحمهما الله؟

الإمام مالك رحمه الله تعالى

هو مالك بن أنس إمام دار الهجرة، ومحدثها. ولد سنة ٩٣ هجرية بالمدينة المنورة، ونشأ بها، وأخذ العلم من كبار فقهاءها، وسمع الحديث من كبار التابعين. واشتهر الإمام مالك رحمه الله بالفقه والحديث معا، وأطلق عليه لقب.

”عالم المدينة وإمام دار الهجرة“

وكان يعقد مجلسا للحديث في مسجد النبي ﷺ في وقار وأدب، لا يرفع صوته فيه إجلالا للنبي ﷺ، ومن أشهر تلاميذه الأوزاعي، والشافعي، ومحمد رحمهم الله تعالى. وأعظم ما ألف هذا الإمام الجليل هو كتابه الموطأ في الحديث الشريف، وله درجة عالية بين كتب السنة، وهو من أول ما ألف في هذا الفن الشريف.

توفي الإمام مالك رحمه الله عام ١٧٩ هجرية في المدينة المنورة، ودفن بالبقيع، وقد بلغ من العمر ست وثمانين عاما. من أشهر مشايخه.

الإمام الزهري رحمه الله، ونافع مولى بن عمر رضي الله عنهما. وكانت أصول مذهبه هي: الكتاب والسنة والإجماع، والقياس. كما أن عمل أهل المدينة عنده حجة قوية كان يأخذ به، وانتشر مذهبه في كثير من أقطار العالم الإسلامي، وخاصة المغرب، ومصر وفي بلاد افريقيا.

أجب عن الأسئلة التالية:

- ١- متى وأين ولد الإمام مالك رحمه الله؟
- ٢- لما ذا لقب بإمام دار الهجرة؟
- ٣- أين كان يعقد الإمام مالك مجلسا للحديث؟
- ٤- من هم أشهر مشايخه؟
- ٥- من هم أشهر تلامذة الإمام مالك؟
- ٦- متى توفي الإمام مالك رحمه الله تعالى؟
- ٧- أين دفن الإمام مالك رحمه الله تعالى؟

الإمام الشافعي رحمه الله تعالى

هو محمد بن إدريس الشافعي رحمه الله، ولد هذا الإمام المعظم بغزة في أرض فلسطين سنة ١٥٠ هجرية. وجاءت به أمه إلى مكة المكرمة، وهو ابن ستين نشأ بمكة المكرمة نشأة علمية دينية.

قرأ المؤطا على الإمام مالك رحمه الله تعالى بالمدينة المنورة، ثم ذهب إلى اليمن، ثم أشخص إلى بغداد، وفيها اتصل بالإمام محمد، ثم أخرج عنه، واتصل هناك بالإمام محمد بن الحسن، وحمل كتب أصحابه إلى مكة المكرمة، وكان يتجول بين الحجاز والعراق، ثم قصد مصر، وأقام بها سنة ١٩٩ هجرية، بعد أن الدنيا علما واجتهادا.

ومن أشهر تلاميذه

ومن أشهر مشايخه

١- سليمان بن داود الهاشمي

١- مسلم بن خالد الزنجي

٢- أحمد بن حنبل

٢- مالك بن أنس

٣- إبراهيم بن المنذر الحزامي

٣- إبراهيم بن سعد

وله منزلة عالية في الفقه، كم أن له مكانة ممتازة عند أهل الحديث، وهو أول من كتب قواعد الرواية، ودافع عن السنة دفاعا حسنا.

والإمام الشافعي رحمه الله تعالى أكثر الأئمة اتباعا بعد الإمام أبي حنيفة رحمه الله تعالى. توفي الإمام الشافعي عام ٢٠٤ هجرية بمصر ودفن فيها.

أجب عن الأسئلة الآتية :

١- من هو الإمام الشافعي رحمه الله؟

٢- أين ومتى ولد الإمام الشافعي؟

٣- من هم أشهر مشايخه؟

٤- ما هي منزلة الإمام الشافعي بين علماء السلف؟

٥- متى وأين توفي الإمام الشافعي رحمه الله؟

٦- أين دفن الإمام الشافعي رحمه الله؟

الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى

هو أحمد بن حنبل الشيباني، ولد في بغداد سنة ١٦٤ هجرية، ونشأ بها. حضر في أول الأمر مجلس أبي يوسف، ثم ارتحل لطلب الحديث، وكان يتلقى، ويأخذ، ويكتب من الشيوخ في مجال الحديث حتى أصبح إمام السنة في عصره.

أخذ الفقه عن الإمام الشافعي رحمه الله تعالى، ثم أخذ الشافعي رحمه الله عنه الحديث، ومن تلاميذه الإمام البخاري، ومسلم رحمهما الله تعالى.

وكان الإمام أحمد رحمه الله زاهداً ورعاً متشدداً في الحق، ابتلى في مسالة خلق القرآن بلاء حسناً في عهد المأمون، وكان صابراً محتسباً. وكان الإمام أحمد رحمه الله فقيهاً مجتهداً، ومحدثاً بارعاً.

ومن أعظم ما ألف في السنة هو كتابه المشهور (المسند) جمع فيها الأحاديث على ترتيب مرويات الصحابة.

توفي الإمام أحمد رحمه الله ببغداد ٢٤١ هجرية، ومشى في جنازته خلق لا يحصون. وقال فيه الإمام الشافعي مقالته المشورة (خرجت من بغداد وما خلفت فيها رجلاً أفضل ولا اتقى من أحمد بن حنبل رحمه الله).

أجب عن الأسئلة التالية :

- ١- متى وأين ولد الإمام أحمد رحمه الله؟
- ٢- بماذا لقب به؟
- ٣- من هم أشهر مشايخه، ومن هم أشهر تلاميذه؟
- ٤- بماذا ابتلى الإمام أحمد رحمه الله في حياته؟
- ٥- متى وأين توفي الإمام أحمد رحمه الله تعالى؟
- ٦- أين دفن الإمام أحمد رحمه الله تعالى؟

الكعبة المشرفة

الكعبة المشرفة هي البيت الأول لعبادة الله في أرضه، وهو في بلد الله الأمين مكة المكرمة، قال الله تعالى: ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا﴾ أشرف بقعة على وجه الأرض، وأحب مكان في قلوب عباد الله. أمر الله أن يتوجه إليها المسلمون في صلاتهم، فجعل قبلة لهم، كما أن الله سماه المسجد الحرام في قوله تعالى: ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ فهو محرم ومعظم منذ بنائه.

وهو من أعظم شعائر الله في أرض الله، والكعبة رمز وحدة الأمة الإسلامية وملتقى المسلمين، وهي مكان التعارف، والتآلف، وتبادل الآراء، وسماها الله البيت العتيق، حينما أمر عباده بالطواف حوله، وذلك في قوله تعالى: ﴿وَلِيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ وضع الله فيها آياته البينات، منها مقام إبراهيم، ومنها بئر زمزم المبارك، والحجر الأسود، والكعبة هي مصدر الخيرات، والبركات، والهدايات، والأنوار للناس أجمعين، قال الله تعالى في القرآن الكريم، وهو يبين فضل الكعبة المشرفة: ﴿وَهَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ﴾.

جعل الله البيت مثابة للناس، ومأوى أفئدتهم، تنجذب القلوب إليه أعظم من جذب المغناطيس للحديد، يأمن فيه الخائف، ويطمئن المضطرب، يفرح بالنظر إليه الحزين، ويتقرب العبد به الى الله محفوظ في رحابه الأنس، والجن، والحيوان، والنبات، تجلب إليه الأرزاق، والثمرات من كل نوع من شتى بقاع الأرض، وجعل الله فوقه في السماء البيت المعمور الذى يطوف حوله الملائكة، وهذا البيت العتيق مطاف لنا، والطواف عبادة لا يمكن أدؤه إلا حول الكعبة المشرفة، وفي مكة المكرمة.

أجب عن الأسئلة الآتية:

- ١- أين تقع الكعبة المشرفة؟
- ٢- ما هو أول بيت وضع لعبادة الله؟
- ٣- ماذا تعرف عن فضل الكعبة المشرفة؟
- ٤- أين البيت المعمور؟
- ٥- ما هي العبادة المخصوصة حول الكعبة المشرفة؟

المسجد النبوي الشريف

هو المسجد المبارك أنشاه النبي ﷺ، وأصحابه الكرام من المهاجرين، والأنصار بأيديهم المباركة. وهو أول مسجد أسس بمدينة الرسول بعد هجرة المصطفى عليه السلام إليها.

أم فيه رسول الله ﷺ أفضل هذه الأمة بالسابقين الأولين من المهاجرين، والأنصار بضع سنوات. وبه منبره الشريف، وبه توجد أفضل بقعة على وجه الأرض، وهي الروضة الشريفة التي قال فيه النبي المصطفى ﷺ: (ما بين منبري وبيتى روضة من رياض الجنة). وهذا المسجد من المقدسات الإسلامية، ومن المساجد المفضلة، وقد اتفق علماء المسلمين على استحباب زيارة هذا المسجد الشريف، وقد أشار النبي الكريم إلى زيارته في قوله عليه السلام: ﴿لا تشدوا الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد، المسجد الحرام، ومسجدي هذا، والمسجد الأقصى﴾. وكفى بهذا المسجد شرفاً بأن مؤسسه النبي الخاتم، والبشر الأشرف حبيبنا ﷺ الذي قال: "صلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام".

وضم هذا المسجد الحجرة الشريفة التي دفن فيها الرسول ﷺ، وصاحبه أبو بكر وعمر الفاروق رضوان الله عليهم أجمعين، وإذا ذهب أحد لزيارة هذا المسجد الشريف، فليدخل فيه بكل أدب واحترام، ووقار، وسكينة، ويصلي ركعتين تحية المسجد، ثم يسلم على رسول الله ﷺ، وعلى صاحبيه، ثم يدعو الله، وهو متوجه إلى القبلة.

أجب عن الأسئلة الآتية:

- ١- لماذا سمي المسجد النبوي بهذا الاسم؟
- ٢- ما فضل الصلاة في مسجد رسول الله ﷺ؟
- ٣- ماذا قال النبي ﷺ في فضل الروضة الشريفة؟
- ٤- متى أسس المسجد النبوي الشريف؟
- ٥- كيف يدخل المسلم في مسجد رسول الله؟

المسجد الأقصى المبارك

المسجد الأقصى المبارك بالقدس الشريف، هو أولى القبلتين، كان المسلمون يتجهون إليه في صلواتهم قبل التوجه الى الكعبة المشرفة، وذلك لمدة ستة عشر شهرا بعد الهجرة، بنى هذا المسجد نبي الله سليمان عليه السلام، والمسجد الأقصى من أهم المقدسات الإسلامية التي أشار الرسول ﷺ إلى شد الرحال إليها في قوله: (لاتشدوا الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: المسجد الحرام، ومسجدي هذا، والمسجد الأقصى).

والصلاة في المسجد الأقصى تعادل خمسمائة صلاة فيما سواه من المساجد، وإذا كان المسجد الحرام بداية الإسراء، فالمسجد الأقصى هو نهايته، قال الله تعالى: ﴿سبحان الذي أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى﴾ فربط الله بين المسجدين العظيمين في هذه الواقعة العظيمة.

وقد بارك الله حوله بالزرع، والثمار، وجعله معدن الأنبياء، وهو ملتقى رسل الله أجمعين، اجتمع في المسجد الأقصى كلهم ليلة الإسراء، والمعراج، وأمهم سيدهم وإمامهم سيدنا محمد ﷺ قبل عروجه إلى السماء، فصار المسجد الأقصى نهاية الإسراء، وبداية لمعراج النبي محمد ﷺ.

أجب عن الأسئلة الآتية :

- ١- أين يقع المسجد الأقصى؟
- ٢- كم شهرا صلى المسلمون متوجهين الى المسجد الأقصى؟
- ٣- من بنى هذا المسجد؟
- ٤- ما فضل الصلاة في المسجد الأقصى؟
- ٥- أين ورد ذكر هذا المسجد في القرآن الكريم؟
- ٦- هل زار الرسول ﷺ المسجد الأقصى؟ ومتى زاره؟

الوزن / الموزون / الميزان

س: ما هو الوزن؟

ج: هو لغة: معرفة مقدار الشيء، واصطلاحاً: معرفة حركات الكلمة وسكناتها.

س: ما هو الميزان؟

ج: ما يوزن به الشيء لغة.

واصطلاحاً: ما يوزن به الكلمة لمعرفة حركاتها وسكناتها وحروفها

الأصلية والزائدة ويكون مؤلفاً من الفاء والعين واللام مضبوطاً كالموزون.

س: ما هو الموزون؟

ج: هي الكلمة التي تقابل حروفها بحروف الميزان .

فاذا قلنا كَتَبَ على وزن فَعَلَ .

فـ((فَعَلَ)) هو الميزان .

وـ((كَتَبَ)) هو الموزون .

واذا قلنا ((زَلَزَلَ)) على وزن ((فَعَّلَ))

فـ((فَعَّلَ)) هو الميزان .

وـ((زَلَزَلَ)) هو الموزون .

س: ما هي طريقة الوزن؟

ج: يؤلف الميزان من الحروف الأساسية ((وهي الفاء والعين واللام)) ويضبط

وفق الموزون، فكل حرف من الموزون يسمى بما يقابله من حروف الميزان.

فحرف الموزون الذي يقابله فاء الميزان يسمى فاء الكلمة .

و الذي // عين // عين //

و // // لام // لام //

مثال : نَصَرَ على وزن فَعَلَ .

فالنون فاء الفعل والصاد عينه والراء لامه

وسَمِعَ على وزن فَعَلَ .

فالسین فاء الفعل، والميم عينه، والعين لامه .

و كَرَّمَ على وزن فَعَلَ .

فالكاف فاء الفعل، والراء عينه، والميم لامه



ميزان الثلاثي / والرباعي

س: ما ميزان الفعل الثلاثي؟ وما هي الحروف الأساسية والأصلية؟

ج: الميزان للفعل الثلاثي ((فعل)) ((ف ع ل))

الحرف الأول	الحرف الثاني	الحرف الثالث
الفاء	العين	اللام

الأساسيات في الثلاثي:

الفاء والعين واللام من الميزان هي الحروف الأساسية .

والحروف الأصلية من الكلمة ما تقابل الأساسية من الميزان مثل: كَرَمَ على وزن ((فَعَلَ)) فالكاف والراء والميم كلها أصلية لأنها تقابل الأساسية وهي الفاء والعين واللام.

س: ماهي الحروف الزائدة؟

ج: هي التي زادت في المقابلة على الأساسية مثل: أَكْرَمَ على وزن ((أَفْعَلَ)) الأصلية هي الكاف والراء والميم، لأنها تقابل الفاء والعين واللام، والزائدة هي: الهمزة في الموزون والميزان.

كما هو واضح في الجدول الآتي:

المقابلة	الحرف	١	٢	٣	الزائدة
الميزان	أفعل	الأساسية	ف	ع	ل
الموزون	أكرم	الأصلية	ك	ر	م

س: ما ميزان الفعل الرباعي؟

الميزان للفعل الرباعي: ((فعلل)) ((ف ع ل ل))

الحرف الأول	الحرف الثاني	الحرف الثالث	الحرف الرابع
الفاء	العين	اللام الأولى	اللام الثانية

الأساسيات فى الرباعى:

فالفاء والعين واللام الأولى واللام الثانية هى الحروف الأساسية.
والأصلية الكلمة الرباعية ما تقابل الأساسية، وما عداها فزائد مثل ((تَدْحَرْج))
ميزانه:

تَفَعَّلَ. فالأصلية هى:

((البدال والحاء والراء والجيم)) لأنها تقابل ((الفاء والعين واللام الأولى واللام

الثانية)) والتاء زائدة فى الميزان والموزون كما هو موضح فى الجدول الآتى:

المقابلة	الحرف	١	٢	٣	٤	الزائدة
الميزان	تفعّل	الأساسية	ف	ع	ل	ل
الموزون	تدحرج	الأصلية	د	ح	ر	ج



أقسام الفعل من حيث عدد الحروف

س: كم قسما للفعل من حيث عدد الحروف.

ج: الفعل على عدد الحروف قسمان:

[١] ثلاثي. [٢] رباعي.

س: ماهو الثلاثي؟

ج: الثلاثي ما كان أصول حروفه ثلاثة، وهو نوعان:

[١] مجرد. [٢] مزيد فيه.

س: ما هو الرباعي؟

ج: الرباعي ما كان أصول حروفه أربعة، وهو نوعان:

[١] مجرد. [٢] مزيد فيه.

الفعل أربعة أقسام: وهي:

[١] الثلاثي المجرد. [٢] الثلاثي المزيد فيه.

[٣] الرباعي المجرد. [٤] الرباعي المزيد فيه.

س: ما المراد من كون الفعل مجردا أو مزيدا فيه؟

ج: كون الفعل مجردا هو خلوه عن الزائد.

وكون الفعل مزيدا فيه هو شموله على زائد.

تشكيل أبواب الثلاثي المجرد

س: ما مفهوم الباب وكيف يتشكل الباب؟

ج: الباب هو وزن الفعل العربي؟

ويتشكل في الثلاثي المجرد بحركة عين الماضي مع حركة عين المضارع،

ونعتبر حركة عين الماضي، لأن فائه ولامه مفتوحتان دائما.

س: كم قسما لماضي الثلاثي المجرد وكم عدد أبوابه؟

ج: ماضي الثلاثي المجرد على حركة العين ثلاثة أقسام وعدد أبوابه ستة وهي

كما يلي :

١. مفتوح العين فَعَلَ مضارعه	يفْعَل	مثل نَصَرَ يَنْصُرُ وهو الباب الأول
//	يفْعَل	مثل ضَرَبَ يَضْرِبُ وهو الباب الثاني
//	يفْعَل	مثل فَتَحَ يَفْتَحُ وهو الباب الثالث
٢. مكسور العين فَعِلَ مضارعه	يفْعَل	مثل عَلِمَ يَعْلَمُ وهو الباب الرابع
//	يفْعَل	مثل حَسِبَ يَحْسِبُ وهو الباب الخامس
٣. مضموم العين فَعُلَ مضارعه	يفْعَل	مثل كَرُمَ يَكْرُمُ وهو الباب السادس

جدول أبواب الثلاثي المجرد

يشرح حركة عين الماضي والمضارع مع الميزان والموزون .

عين		الميزان		الموزون	
الماضي	المضارع	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
مفتوح	مضموم مكسور مفتوح	فَعَلَ	يَنْصُرُ يَضْرِبُ يَفْعَلُ	نَصَرَ ضَرَبَ فَتَحَ	يَنْصُرُ يَضْرِبُ يَفْتَحُ
مكسور	مفتوح مكسور	فَعِلَ	يَفْعَلُ يَفْعَلُ	عَلِمَ حَسِبَ	يَعْلَمُ يَحْسِبُ
مضموم	مضموم	فَعُلَ	يَفْعَلُ	كَرُمَ	يَكْرُمُ

أقسام الفعل على كيفية الحروف

الفعل من حيث كيفية الحروف قسمان :

[١] صحيح [٢] معتل

س: ما هو الصحيح؟

ج: الصحيح ما خلت أصوله من حروف العلة مثل: ضَرَبَ، أَكَلَ، مَدَّ.
وهو على ثلاثة أقسام:

[١] سالم. [٢] مهموز. [٣] مضاعف

س: ما هو السالم؟

ج: ما سلمت حروفه الأصلية من الهمزة والتضعيف. مثل: ضَرَبَ.

س: ما هو المهموز؟

ج: ما كان أحد أصوله همزة.

وهو ثلاثة أنواع:

✽ مهموز الفاء: ما كانت فاءه همزة. مثل: أمر.

✽ مهموز العين: ما كانت عينه همزة. مثل: سأل.

✽ مهموز اللام: ما كانت لامه همزة. مثل: قرأ.

س: ما هو المضاعف؟

ج: ما وجد بين أصوله متجانسان وهو نوعان:

[١] مضاعف الثلاثي: ما كانت عينه ولامه الثانية من جنس واحد. مثل: مد.

[٢] مضاعف الرباعي: ما كانت فاءه ولامه الأولى وكذلك عينه ولامه من

جنس واحد مثل: ((زَلَزَلَ)) فان جاء ه ولامه الأولى ((ز)) وعينه ولامه الثانية ((ل)).

س: ما هو المعتل؟

ج: هو الذي وجد في أصوله حرف علة وله نوعان:

[١] معتل بالحرف [٢] معتل بالحرفين.

المعتل بالحرف ثلاثة أنواع وهي:

[١] المثال. [٢] الأجوف. [٣] الناقص.

س: ماهو المثال؟

[١] المثال: ما كانت فاؤه حرف عله وهو نوعان:

[١] واوي [٢] يائي.

✽ المثال الواوي: ما كانت فاؤه واوا مثل: وَعَدَ.

✽ المثال اليائي: ما كانت فاؤه ياء: مثل يَسَرَ.

س: ماهو الأجوف.

[٢] الأجوف: ما كانت عينه حرف علة وهو نوعان:

[١] واوي. [٢] يائي.

✽ الأجوف الواوي: ما كانت عينه واوا: مثل: قَالَ. أصله: قَوْلَ.

✽ الأجوف اليائي: ما كانت عينه ياء: مثل: بَاعَ. أصله: بَيْعَ.

س: ما هو الناقص؟

[٣] الناقص: ما كانت لامه حرف علة، وهو: نوعان

[١] واوي. [٢] يائي.

✽ الناقص الواوي: ما كانت لامه واوا مثل: دَعَا. والأصل: دَعَوَ.

✽ الناقص اليائي: ما كانت لامه ياء مثل: رَمَى. والأصل رَمَيْ.

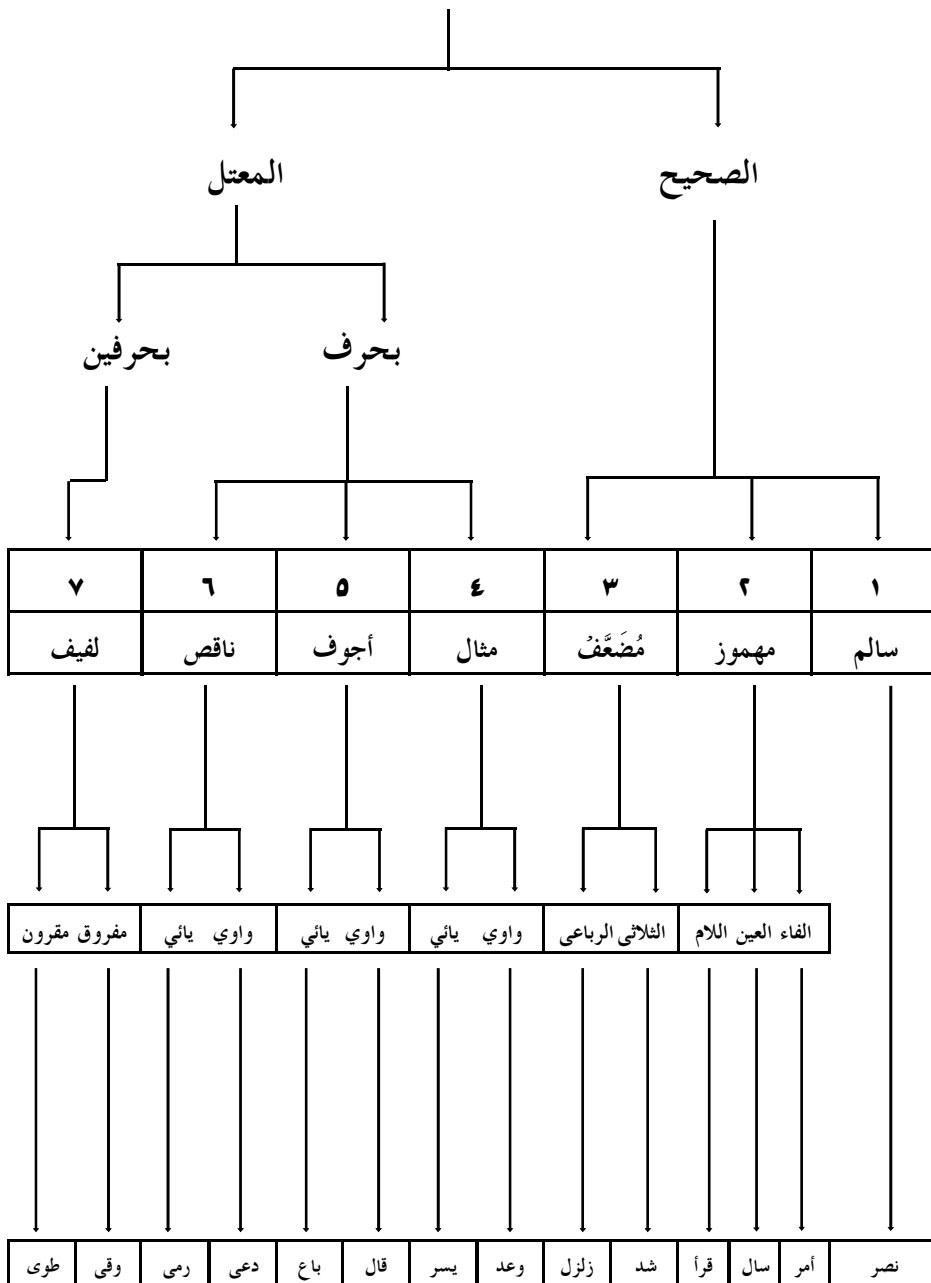
المعتل بالحرفين: يسمى باللفيف وهو نوعان:

[١] مقرون. [٢] مفروق.

اللفيف المقرون: ما كانت عينه ولامه حرفي علة مثل: طوى.

اللفيف المفروق: ما كانت فاؤه ولامه حرفي علة مثل: وقى.

الفعل



الإعراب، المعرب، أقسام الإعراب

س: ما هو الإعراب وما هو المعرب؟

ج: الإعراب: هو الإيضاح، وفي الاصطلاح: هو تغيير شكل آخر الكلمة بتغيير الموقع.

والمعرب: كلمة يتغير شكل آخرها بتغيير موضعها في الكلام.
 مثل: حَضَرَ مُحَمَّدٌ ((مُحَمَّدٌ)) مرفوع بالضممة وهو فاعل .
 ضَرَبْتُ مُحَمَّدًا ((مُحَمَّدًا)) منصوب بالفتحة وهو مفعول به .
 مَرَرْتُ بِمُحَمَّدٍ ((مُحَمَّدٍ)) مجرور بالكسرة وهو مسبوق بحرف الجر .
 فمحمد كلمة معربة لأن شكل آخره تغير بتغيير الموقع.

س: كم قسما للإعراب؟

أنواع الإعراب اربعة: وهي:

[١] رفع . [٢] نصب . [٣] خفض . [٤] جزم .



الرفع علاماته ومواقعه

س: ما هو الرفع وما علاماته؟

ج: الرفع لغة: هو العلو. اصطلاحا: تغيير مخصوص.
 علامته الأصلية: هي الضمة وينوب عنها الواو والألف وثبوت النون.

س: في كم موضع تكون الضمة علامة للرفع؟

ج: تكون الضمة علامة للرفع في أربعة مواضع، وهي:

[١] الاسم المفرد: مثل: "حَضَرَ مُحَمَّدٌ".

حضر: فعل . و محمد: فاعل مرفوع بالضممة.

- [٢] جمع التكسر: مثل: "قَامَ الرَّجَالُ".
 قَامَ: فعل. الرَّجَالُ: فاعل مرفوع بالضممة.
 [٣] جمع المؤنث السالم: مثل: "قَرَأَتِ الطَّالِبَاتُ".
 قَرَأَتُ: فعل. الطَّالِبَاتُ: فاعل مرفوع بالضممة.
 [٤] المضارع الذي لم يتصل به ضمير ظاهر.
 مثل: "يَنْصُرُ": مضارع مرفوع بالضممة.



- س: في كم موضع تكون الواو علامة للرفع؟
 ج: تكون الواو علامة للرفع في موضعين وهما:
 [١] جمع المذكر السالم مثل: قَامَ الْمُصَلُّونَ.
 قَامَ: فعل. الْمُصَلُّونَ: فاعل مرفوع بالواو.
 [٢] الأسماء الخمسة مثل: حَضَرَ أَبوكَ، أخوك، حموك، هذا فوك
 ذومال. حَضَرَ: فعل، أَبوكَ: فاعل مرفوع بالواو.
 س: في كم موضع تكون الالف علامة على رفع الكلمة.
 ج: تكون الالف علامة على رفع الكلمة في موضع واحد وهو الاسم المشئى
 مثل: ((ذَهَبَ الصَّدِيقَانِ))
 ذَهَبَ فعل ماضٍ. الصَّدِيقَانِ: فاعل مرفوع بالالف.
 س: في كم موضع تكون النون علامة على رفع الكلمة.
 ج: تكون النون علامة للرفع في الأفعال الخمسة:
 * وهو مضارع اتصل به الف الاثنین مثل: يَفْعَلَانِ.
 * أو الاثنتین مثل: تَفْعَلَانِ.
 * أو واو الجماعة: مثل يَفْعَلُونَ، تَفْعَلُونَ.
 * أو ياء المخاطبة: مثل تَفْعَلِينَ.

جدول علامات الرفع مواضعها وأمثلةها

الأمثلة	المواضع	عدد	العلامات
دَخَلَ عَلَيَّ خَرَجَ الرَّجَالُ المُسْلِمَاتُ صَالِحَاتُ يَضْرِبُ - تَضْرِبُ أَضْرِبُ - نَضْرِبُ	الاسم المفرد جمع التكسير جمع المؤنث السالم فعل الواحد الصحيح الآخر	١ ٢ ٣ ٤	الضمة
يَجْتَهِدُ الْمُخْلِصَانِ	التثنية	١	الألف
هَذَا فُوكٌ - أَبُوكَ أَخُوكَ - حُمُوكَ وَذُومَالٍ دَخَلَ الْمُسْلِمُونَ فِي الْمَسْجِدِ	الأسماء الخمسة جمع المذكر السالم	١ ٢	الواو
يَفْعَلَانِ - تَفْعَلَانِ يَفْعَلُونَ - تَفْعَلُونَ تَفْعَلِينَ	الأفعال الخمسة	١	ثبوت النون

☆☆☆☆☆

☆☆☆

النصب علاماته ومواقفه

س: ما هو النصب وما علاماته؟

ج: هو لغة الاستقامة والاستواء.

واصطلاحاً: هو تغيير مخصوص علامته الأصلية الفتحة، وتنوب عنها أربع علامات أخرى.

وهي: [١] الألف [٢] الكسرة. [٣] الياء. [٤] حذف النون.

فعلامات النصب خمسة ويكون النصب فى الاسم والفعل.

س: فى كم موضع تكون الفتحة علامة للنصب؟

ج: تكون الفتحة علامة للنصب فى ثلاثة مواضع وهى:

[١] الاسم المفرد مثل: نَصَرْتُ عَلِيًّا.

نَصَرْتُ: فعل و فاعل، وَعَلِيًّا: مفعول به منصوب بالفتحة.

[٢] جمع التكسير مثل: عَلَّمْتُ الْأَطْفَالَ.

عَلَّمْتُ: فعل و فاعل، وَالْأَطْفَالَ: مفعول به منصوب بالفتحة.

[٣] فعل الواحد مثل: لَنْ يَنْصُرَ، لَنْ تَنْصُرَ، لَنْ أَنْصُرَ لَنْ تَنْصُرَ.

لن حرف نصب، يَنْصُرَ: مضارع منصوب بالفتحة

س: فى كم موضع تكون الألف علامة للنصب؟

ج: تكون الألف علامة للنصب فى الأسماء الخمسة.

مثل: أَكْرِمُ أَبَاكَ - أَكْرِمُ: فعل، أَنْتَ: ضمير مستتر فاعل، أَبَاكَ: مفعول به

منصوب بالألف.

اَكْرِمِي حَمَاكِ. اَكْرِمُ: فعل، الياء ضمير الفاعل، حَمَاكِ، مفعول به منصوب

بالألف.

سَاعِدْ أَخَاكَ: سَاعِدْ: أنت: ضمير مستتر فاعل، أَخَاكَ: مفعول به منصوب

بالألف.

نَظَّفَ فَاكٌ : نَظَّفَ: فعل ، انت ضمير مستتر فاعل ، فَاكٌ : مفعول به منصوب بالالف .

لا تُكْرِمُ ذَا الْمَالِ . لا تُكْرِمُ: فعل ، انت ضمير مستتر فاعل ، ذَا الْمَالِ : مفعول به منصوب بالالف .

س: متى تكون الكسرة علامة على النصب؟

ج: تكون الكسرة علامة للنصب فى جمع المؤنث السالم .

مثل : نَصَرْتُ الصَّالِحَاتِ . نَصَرْتُ: فعل و فاعل ، الصَّالِحَاتِ : مفعول به .

س: فى كم موضع تكون الياء علامة للنصب؟

ج: تكون الياء علامة للنصب فى موضعين .

[١] التثنية مثل : اشْتَرَيْتُ كِتَابَيْنِ .

اشْتَرَيْتُ : فعل و فاعل ، كِتَابَيْنِ : مفعول به منصوب بالياء .

[٢] جمع المذكر السالم : مثل أَحَبُّ الْمُجْتَهِدِينَ .

أَحَبُّ : فعل و فاعل ، الْمُجْتَهِدِينَ : مفعول به منصوب بالياء .

س: فى كم موضع يكون حذف النون علامة للنصب؟

ج: يكون حذف النون علامة للنصب فى الأفعال الخمسة .

مثل : لَنْ يَحْفَظَا . لَنْ حرف نصب ، يَحْفَظَا : فعل مضارع منصوب بحذف النون .

لَنْ يَحْفَظُوا . لَنْ حرف نصب ، يَحْفَظُوا : فعل مضارع منصوب بحذف النون .

لَنْ تَحْفَظَا . لَنْ حرف نصب ، تَحْفَظَا : فعل مضارع منصوب بحذف النون .

لَنْ تَحْفَظُوا . لَنْ حرف نصب ، تَحْفَظُوا : فعل مضارع منصوب بحذف النون .

لَنْ تَحْفَظِي . لَنْ حرف نصب ، تَحْفَظِي : فعل مضارع منصوب بحذف النون .

☆☆☆☆☆

☆☆☆

نواصب المضارع

س: ماهى نواصب المضارع؟ وما عملها؟

ج: النواصب جمع ناصب وهو كل حرف ينصب الفعل المضارع اذا سبقه والنواصب هى:

أَنْ - لَنْ - كَيْ - إِذَنْ. أو الحروف التى تضممر بعدها أَنْ وجوبا أو جوازا.
أَنْ: حرف مصدر ونصب واستقبال، يصاغ منها ومن الفعل الواقع بعدها مصدر يعرب حسب موقعه فى الجملة، كما انها تخصص المضارع بالزمن المستقبل بعد نصبه مثل: ((أُحِبُّ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ)) معناه: أُحِبُّ ذَهَابَكَ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي الزَّمَنِ الْمُسْتَقْبَلِ.

ملحوظة:

واذا وقعت ((أَنْ)) بعد علم أو ظن - أو وقعت ((السين)) و((سَوْفَ)) بينها وبين الفعل، فهي مخففة من ((أَنْ)) الثقيلة غير ناصب للمضارع.
لَنْ: حرف نفى ونصب واستقبال وتأکید.
تخصص نفى الفعل المضارع فى الزمن المستقبل مع التأكيد بعد نصبه مثل: ((لَنْ يَفُوزَ الْكُفُولُ))
كَيْ: حرف مصدر ونصب واستقبال، ويشترط ان تتقدمها اللام لفظا مثل: ((سَافَرْتُ لِكَيْ أَكْسِبَ الْمَالَ)) أو تقديرا مثل: ((سَافَرْتُ)) كَيْ أَكْسِبَ الْعِلْمَ)) بمعنى سافرت لكسب العلم.
إِذَنْ: حرف جواب وجزاء ونصب واستقبال، ويشترط لنصب المضارع بها ثلاثة شروط.

[١] أَنْ تكون (إِذَنْ) فى صدر الجملة.

[٢] يكون المضارع الواقع بعدها دالا على الاستقبال.

[٣] أَنْ لا يفصل بينهما فاصل غير القسم أو النداء أو النافية.

مثال إِذَنْ: المستوفية للشروط ان يقول لك قائل: ((سَأُجْتَهِدُ فَتَقُولُ لَهُ إِذَنْ

تَنْجَحْ)).

س: ما هي الحروف التي تضرع بعدها أن الناصبة للمضارع؟

ج: ينصب المضارع جوازا المضمر بعد لام التعليل.

ووجوبا بعد لام الجحود وحتى - وأو - وبعد - فاء السببية - وواو المعية.

جدول علامات النصب ومواقعها وأمثلة

العلامات	عدد	المواضع	الأمثلة
الفتحة	١	الاسم المفرد	أَكْرَمْتُ مُحَمَّدًا
	٢	جمع التكسير	رَأَيْتُ الرِّجَالَ
	٣	فعل الواحد	لَنْ يَنْصُرَ - لَنْ تَنْصُرَ - لَنْ أَنْصُرَ - لَنْ نَنْصُرَ
الياء	١	المثنى	سَاعَدْتُ الطَّالِبَيْنِ
	٢	جمع المذكر السالم	أَحْتَرَمُ الصَّالِحِينَ
الألف	١	الأسماء الخمسة	أَكْرَمُ أَبَاكَ / أَخَاكَ / حَمَاكَ نَظَّفُ فَاكَ / لَا تَحْتَرِمُ ذَا مَالٍ لِمَالِهِ
الكسرة	١	جمع المؤنث السالم	رَكِبْتُ السِّيَّارَاتِ
حذف النون	١	الأفعال الخمسة	لَنْ يَفْعَلَا - لَنْ يَفْعُلُوا - لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعُلُوا - لَنْ تَفْعَلِي

الخفض أو الجر، علاماته، مواقعها

س: ما هو الخفض لغة واصطلاحاً وما علاماته؟

ج: الخفض لغة: هو التسفل.

واصطلاحاً: هو تغير مخصوص علامته الأصلية الكسرة وتنوب عنها الياء

والفتحة فعلاوات الخفض ثلاثة ويختص الخفض بالاسم ((فقط)) ويقال للخفض الجر

وللمخفوض المجرور أيضاً.

س: اذكر المواضع التي تكون الكسرة علامة الخفض؟

ج: تكون الكسرة علامة للخفض في ثلاثة مواضع هي:

[١] الاسم المفرد المنصرف. [٢] جمع التكسير المنصرف.

[٣] جمع المؤنث السالم.

س: ما المراد من الاسم المفرد المنصرف؟

ج: ما لا يكون مثنى ولا مجموعا ولا من الاسماء الخمسة ومعنى كونه منصرفا

أن تلحق آخره التنوين - مثل "محمد" في قولنا ((سَعَيْتُ إِلَى مُحَمَّدٍ)).

سعى: فعل ماض والتاء ضمير الفاعل. إلى: حرف جر، محمد: مجرور

بالكسرة، وهو اسم مفرد منصرف.

س: ما المراد من جمع التكسير المنصرف مثل لذلك؟

ج: هو ما دل على أكثر من اثنين أو اثنتين مع تغير في صيغة مفردة.

ومعنى كونه منصرفا أن يلحق آخره التنوين.

مثل "أَصْحَابٍ" في قولنا: "سَلَّمْتُ عَلَى أَصْحَابِ لَنَا".

سَلَّمْتُ: فعل و فاعل، على: حرف جر، أَصْحَابٍ: مجرور بالكسرة وهو جمع

التكسير المنصرف.

س: عرف جمع المؤنث السالم ثم مثل وهو مجرور بالكسرة؟

ج: هو ما دل على أكثر من اثنين بزيادة الألف والتاء في آخره،

مثل "الصَّلَوَاتِ" في قوله تعالى ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾.

حَافِظُوا: فعل أمر مخاطب، والواو: ضمير جمع المذكر فاعل، (على) حرف جرّ،

الصَّلَوَاتِ: مجرور بالكسرة، وهو جمع المؤنث السالم.

س: في كم موضع تكون الياء علامة للخفض؟

ج: تكون الياء علامة للخفض الاسم في ثلاثة مواضع وهي:

[١] الأسماء الخمسة.

[٢] المثنى.

[٣] جمع المذكر السالم.

س: مثل للأسماء الخمسة وهي مخفوضة بالياء؟

ج: الأسماء الخمسة المخفوضة بالياء.

✻ مثل أبِيكَ في : (سَلَّمَ على أبيك).

✻ مثل أخِيكَ في : مَرَرْتُ بأخِيكَ.

✻ مثل حَمِيكَ في : إِذْهَبِي إلى حَمِيكَ.

✻ مثل فَيْكَ في : انْظُرْ إلى فَيْكَ.

✻ مثل ذِي مال في : لَا تَجْلِسْ مَعَ ذِي مَالٍ.

اعراب المثل الأول:

سَلَّمَ: فعل امر مخاطب، أَنْتَ: ضمير مستتر فاعل، (عَلَى) حرف جر، أَبِي مجرور بالياء لأنه من الأسماء الخمسة وهو مضاف، الكاف: مضاف إليه.

س: مثل للمثنى وهو مخفوض بالياء؟

ج: المثنى المخفوض بالياء مثل: ((الصَّدِيقَيْنِ)) في قولنا ((انْظُرْ إلى الصَّدِيقَيْنِ)).

انْظُرْ: فعل امر مخاطب، أَنْتَ: ضمير مستتر فاعل، إلى حرف جر، الصَّدِيقَيْنِ: مجرور بالياء لأنه مثنى.

س: مثل لجمع المذكر السالم وهو مجرور بالياء؟

ج: مثل ((المؤمنين)) في قولنا ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ رَضِيَ: فعل ماضٍ. الله: فاعل مرفوع. عَنْ: حرف الجر. الْمُؤْمِنِينَ: مخفوض بالياء لأنه جمع المذكر السالم.

س: في كم موضع تكون الفتحة علامة للخفض؟

ج: تكون الفتحة علامة لخفض الاسم في موضع (واحد) وهو الاسم الذي لا ينصرف.



الاسم الممنوع من الصرف

س: ما معنى الصرف، وما الذى لا ينصرف؟

ج: الصرف هو التنوين، وغير المنصرف هو الاسم الذى لا ينون/ ويمنع من الصرف كل اسم اجتمع فيه علتان فرعيتان ترجع احدهما الى اللفظ والأخرى الى المعنى وهما تمنعان الاسم من الصرف .

كما يمنع من الصرف كل اسم توجد فيه علة واحدة لفظية تقوم مقام علتين، وعلل منع الصرف تسعة يجمعها قول القائل:

عدل ووصف وتأنيث و معرفة وعجمة ثم جمع ثم تركيب
والنون زائدة من قبلها ألف ووزن فعل وهذا القول تقريب

س: كم عدد العلل الفرعية التى توجد فى الاسم وهي راجعة الى منعاها وما هي؟
ج: هما علتان فقط.

[١] العلمية: وهو كون الاسم علما على شئ.

[٢] الوصفية: وهو كون الاسم صفة من الصفات على وزن ((أَفْعَلُ)) او ((فَعْلَان)) أو ((فُعْل)) أو مأخوذ من العدد على وزن ((فُعْلَالُ)) أو ((مَفْعَلُ))
فكل اسم ممنوع من الصرف لعلتين لا بدفيه من وجود إحدى علتين العلمية أو الوصفية.

س: كم عدد العلل الفرعية التى توجد فى الاسم وترجع الى لفظه؟

ج: هي ست علل . بيانها كما يلي:

[١] العجمة: كون الاسم لفظا اعجميا ((غير عربى)).

[٢] وزن الفعل: كون الاسم على وزن يخص الفعل .

[٣] زيادة الألف والنون: كون الاسم منتهيا بالألف والنون الزائدتين.

[٤] العدل: كون الاسم معدولا عن صيغته الأصلية.

[٥] التركيب: كون الاسم مركبا تركيبا مزجيا وهو جعل الاسمين اسما واحدا.

[٦] التأنيث بغير الف: كون الاسم مؤنثا غير مختوم بالألف المقصورة أو

الممدودة.

س: ما هي ألف التانيث؟

ج: هي ألف زيدت في آخر الاسم كعلامة التانيث ولا تكون منقلبة عن الواو أو الياء وألف التانيث نوعان:

[١] ألف مقصورة. [٢] ألف ممدودة.

س: ما هي ألف التانيث المقصورة؟

هي ألف ثابتة أى تكون محلا للاعراب ، لا علامة له فلذا لا تتغير مثل ألف الأسماء الخمسة ولا تكون منقلبة عن واو مثل: ألف المدعى أو عن ياء مثل: ألف المرتضى

بل تكون من أصل الكلمة زيدت كعلامة التانيث ولم تردفها همزة حتى تمد

مثل: عطشى من العطش

وسكرى من السكر

وحبلى من الحبل

س: ما هي ألف التانيث الممدودة؟

ج: هي ألف غير ثابتة أى لا تكون محلا للاعراب حتى تقدر عليها علامات الاعراب ويسبقها أكثر من أصليين وتردفها همزة فلذا تمد

مثل: حسناء من الحسن

وحمراء من الحمرة

وصفراء من الصفرة.

ومحل الاعراب في الاسم الممدود وهي الهمزة التي وضعت بعد الألف

فلذا تظهر فيها علامات الاعراب ولا تكون مقدرة مثل المقصور.

س: ما التي تجتمع مع العلمية مثل لذلك؟

ج: تجتمع مع العلمية العلل الست الآتية وهي:

[١] وزن الفعل [٢] العجمة [٣] التركيب [٤] العدل [٥] التانيث.

[٦] الألف والنون الزائدتان كما هو واضح فى الجدول الآتى:

جدول غير المنصرف لعلتين رقم (١)

العلّة الأولى المعنوية	العلّة الثانية اللفظية	الأمثلة	الاستعمال
العلمية	وزن الفعل العجمة التركيب العدل التأنيث بدون الألف الألف والنون الزائدتان	أحمد ابراهيم بور سعيد عمر فاطمة عثمان	سَلَّمْتُ عَلَى أَحْمَدَ ذَهَبْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ سَافَرْتُ إِلَى بُورِ سَعِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ عُمَرَ نَظَرْتُ إِلَى فَاطِمَةَ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ

اعراب المثال الأول:

سَلَّمْتُ: فعل و فاعل، عَلَى: حرف جر، أَحْمَدَ: مجرور بالفتحة لأنه غير منصرف لوجود العلمية وكونه على وزن فعل.

س: ما التي تجتمع مع الوصفية مثل لذلك ؟

ج: تجتمع مع الوصفية العلل الثلاث الآتية: وهي

[١] العدل [٢] وزن الفعل [٣] زيادة الألف والنون كما هو واضح في الجدول

الآتي:

جدول غير المنصرف لعلتين رقم (٢)

العلّة الأولى معنوية	العلّة الثانية لفظية	الأمثلة	الاستعمال
الوصفية	العدل وزن الفعل زيادة الألف والنون	مثنى أحمر شعبان	خَرَجَ الطُّلَابُ مَثْنَى مَثْنَى لَا فَرْقَ بَيْنَ أَسْوَدَ وَأَحْمَرَ أَنْظُرُ إِلَى شَعْبَانَ

س: كم علة تقوم مقام العلتين ؟

ج: هناك علتان تقوم الواحدة منهما مقام العلتين وهما:

[١] صيغة منتهى الجموع. [٢] التأنيث بالألف.

س: ما المراد من صيغة منتهى الجموع ؟

ج: هو الاسم الذي يكون جمع تكسير ويقع بعد ألف تكسيره.

حرفان مثل: مساجد/مدارس.

أو ثلاثة أحرف وسطها ساكن مثل: مفاتيح/مصاييح .

مثال الحرفين بعد ألف التكسير: نحو "مدارس" في قولنا درست في مدارس

كثيرة .

"درست": فعل و فاعل "في" حرف جر "مدارس" مجرور بالفتحة وهو غير

منصرف صيغة منتهى الجموع.

مثال ثلاثة أحرف بعد ألف التكسير: نحو "مفاتيح" في قولنا فتحت الأبواب

بمفاتيح.

"فتحت" فعل ماض مجهول "الأبواب" نائب الفاعل "الباء" حرف جر

"مفاتيح" مجرور بالفتحة وهو غير منصرف لكونه صيغة منتهى الجموع.

ملحوظة:

ألف التأنيث ثابتة كانت أو غير ثابتة /تكون زائدة غير منقلبة أى تكون من

الحروف الأصلية للكلمة .

ولا تكون منقلبة عن الواو أو الياء بل هي زائدة دائما

فلذا "الفتى" اسم مقصور وليس بمؤنث لأن ألفها منقلبة عن ياء .

"والعصا" اسم مقصور وليس بمؤنث لأن ألفها منقلبة عن واو .

ملحوظة:

مثال الألف التى وقعت كعلامة الأعراب

نحو: ألف "أباك" في قولنا "احترم أباك".

ملحوظة:

الألف الثابتة أو للضرورة هي التى تكون محلا للأعراب .

الألف غير الثابتة أو غير اللازمة هي التى تكون محلا للأعراب .

☆☆☆☆☆

الجزم، علاماته، مواضعه

س: ما هو الجزم لغة واصطلاحاً وما علاماته؟

ج: هو القطع لغة، واصطلاحاً هو تغير مخصوص، علامته الأصلية السكون وينوب عنه حذف حرف العلة، و حذف النون، فعلامات الجزم ثلاثة، ولا يقع الجزم إلا في الفعل المضارع.

س: في كم موضع يكون السكون علامة للجزم؟

ج: يكون السكون علامة للجزم في الفعل المضارع الصحيح الأخير إذا لم يتصل به ضمير ظاهر وهو ما يسمى بفعل الواحد وهي أربعة أمثلة:

أمثلة جزم الفعل الواحد

[١] يَفْعَلُ	وفي حالة الجزم	لَمْ يَفْعَلْ
[٢] تَفْعَلُ	وفي حالة الجزم	لَمْ تَفْعَلْ
[٣] أَفْعَلْ	وفي حالة الجزم	لَمْ أَفْعَلْ
[٤] نَفْعَلْ	وفي حالة الجزم	لَمْ نَفْعَلْ

تحليل المثال الأول: "لم" حرف جزم، "يفعل" مضارع مجزوم، وعلامة جزمه السكون.



س: في كم موضع يكون حذف حرف العلة علامة للجزم؟

ج: يكون حذف حرف العلة علامة للجزم في فعل الواحد إذا كان (المضارع) معتل الأخير مثل:

يَدْعُو:	وفي حالة الجزم.	لَمْ يَدْعُ.
تَدْعُو:	وفي حالة الجزم.	لَمْ تَدْعُ.
ادْعُو:	وفي حالة الجزم.	لَمْ ادْعُ.
ندْعُو:	وفي حالة الجزم.	لَمْ ندْعُ.

تحليل المثال الأول:

لم: حرف جزم، يدع: فعل مضارع مجزوم، وعلامة جزمه حذف حرف العلة .

س: في كم موضع يكون حذف النون علامة للجزم؟

ج: يكون حذف النون علامة للجزم في الأفعال الخمسة مثل:

يَفْعَلَانِ.	وفي حالة الجزم	لَمْ يَفْعَلَا.
يَفْعَلُونِ.	وفي حالة الجزم	لَمْ يَفْعَلُوا.
تَفْعَلَانِ	وفي حالة الجزم	لم تَفْعَلَا.
تَفْعَلُونِ.	وفي حالة الجزم	لَمْ تَفْعَلُوا.
تَفْعَلِينَ.	وفي حالة الجزم	لَمْ تَفْعَلِي.

تحليل المثال الأول: "لم" حرف جزم "يفعلا" مضارع مجزوم، وعلامة جزمه

حذف النون.

جدول علامات الجزم

عدد	العلامة	الموضع	المثال
١	السكون	فعل الواحد صحيح الأخير	لم يفعل - لم تفعل لم أفعل - لم نفعل
٢	حذف النون	الأفعال الخمسة	لم يفعلا - لم يفعلوا - لم تفعلا - لم تفعلوا - لم تفعلني
٣	حذف حرف العلة	فعل الواحد معتل الأخير	لم يرم - لم ترم لم ارم - لم نرم



جواز المضاارع، أنواعها، بيانها

س: ما هي جواز المضاارع؟ ولما ذا سميت بالجواز؟

ج: الجواز مفردهما جازم. وهو القاطع.

وسميت ادوات الجزم بالجواز لأنها تقطع حركات المضارع وتحذف حرف العلة من آخره كما أنها تحذف نونات الاعراب من الأفعال الخمسة. والجواز نوعان:

القسم الأول: ما يجزم فعلاً واحداً. القسم الثانى: ما يجزم فعلين.

س: ما هي جواز فعل الواحد وما عملها؟

ج: هي أربعة أحرف. لم - لما - لام الأمر - لام الناهية.

[١] عمل لم: تجزم الفعل المضارع، وتفيد نفى الفعل فى الزمن الماضى مطلقاً، ويسمى المضارع بالجحد المطلق.

مثل: لم يَكُتُبْ خَالِدٌ، بمعنى ما كَتَبَ. وتحليله كما يلي:

لَمْ: حرف جزم يَكُتُبُ: مضارع مجزوم بالسكون، خَالِدٌ: فاعل مرفوع بالضممة.

[٢] عمل لما: تجزم الفعل المضارع، وتفيد نفى الفعل فى الزمن الماضى ممتد إلى زمن التكلم مثل: لَمَّا يَدْخُلِ الْمُدْرَسُ. بمعنى ما دخل المدرس إلى الآن. تحليله كما يلي:

لما: حرف جزم. يَدْخُلُ: مضارع مجزوم بالسكون. المدرس: فاعل مرفوع بالضممة.

[٣] عمل لام الأمر: هي "لام مكسورة" تجزم الفعل المضارع، تجعله مفيداً

للطلب: مثل: لِيَنْصُرْ خَالِدٌ عَلِيًّا أَيْ ((يُطَلِّبُ مِنْ خَالِدٍ نَصْرَةَ عَلِيٍّ)) تحليله كما يلي:

"اللام المكسورة" لام الأمر، "ينصر" فعل مضارع مجزوم بالسكون، "خالد" فاعل مرفوع بالضممة "علياً" مفعول به منصوب بالفتحة.

[٤] عمل لا الناهية: تجزم المضارع: تفيد طلب الكف عن الفعل مثل: لا

تَظْلِمُوا ((يطلب فيه ترك الظلم)) من المخاطبين، وتحليله كما يلي:

"لا": الناهية الجازمة، "تَظْلِمُ" مضارع مجزوم بحذف النون، والواو: ضمير الرفع فاعله.

الأمر الغائب

الأمر الغائب أو المضارع المجزوم بلام الأمر .

س: ماهو الأمر الغائب؟ وكيف يصاغ لفظه وكم مثالا لتصريفه؟

ج: الأمر الغائب هو مضارع دخلت عليه لام الأمر المكسورة فتفيد معنى طلب

الفعل ويكون الفعل مجزوما بحذف الحركة او بحذف حرف العلة في فعل الواحد، وبحذف

النونات في الأفعال الخمسة، وأمثلة تصريف الأمر الغائب ثمانية:

سنة للفاعل الغائب . ومثالان للفاعل المتكلم الملحق بالغائب كأن المتكلم يقف

موقف الغائب ثم يأمر نفسه فصار ملحقا به كما هو واضح فى الجدول الآتى:

جدول تصريف الأمر الغائب أو المضارع المجزوم بلام الأمر

الأمثلة				
الأحوال	المعلوم	المجهول	الضمائر الظاهرة	علامات الجزم
مفرد مذكر	لِيَفْعَلْ	لِيُفْعَلْ	الضمير مستتر	حذف الحركة
مثنى مذكر	لِيَفْعَلَا	لِيُفْعَلَا	الالف	حذف النون
جمع مذكر	لِيَفْعَلُوا	لِيُفْعَلُوا	الواو	حذف النون
مفرد مؤنث	لِتَفْعَلْ	لِتُفْعَلْ	الضمير مستتر	حذف الحركة
مثنى مؤنث	لِتَفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	الألف	حذف النون
جمع مؤنث	لِيَفْعَلْنَ	لِيُفْعَلْنَ	نون النسوة	الفعل مبني على السكون
متكلم وحده	لَأَفْعَلْ	لَأُفْعَلْ	الضمير مستتر	حذف الحركة
متكلم مع الغير	لِنَفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	الضمير مستتر	حذف الحركة



فعل النهى أو المضارع المجزوم بلا الناهية

س: ما هو فعل النهى وما عمل لا الناهية؟

هو مضارع دخلت عليه لا الناهية الجازمة للفعل فتفيد طلب الكف عن الفعل ويكون الفعل مجزوما بحذف الحركة او بحذف حرف العلة فى فعل الواحد وبحذف النونات فى أمثلة الأفعال الخمسة كما هو واضح فى الجدول الآتى:

جدول تصريف فعل النهى المخاطب

الأحوال	الأمثلة	الضمائر الظاهرة	علامة الجزم
المخاطب	مفرد مذكر	لا تَفْعَلْ	حذف الحركة
مثنى مذكر	لا تَفْعَلَا	الألف	حذف النون
جمع مذكر	لا تَفْعَلُوا	الواو	حذف النون
مفرد مؤنث	لا تَفْعَلِي	الياء	حذف النون
مثنى مؤنث	لا تَفْعَلَا	الألف	حذف النون
جمع مؤنث	لا يَفْعَلْنَ	النون	الفعل مبني على السكون

جدول تصريف النهى الغائب والمتكلم ملحق به

الغائب	مفرد مذكر	لا يَفْعَلُ	خال	حذف الحركة
	مثنى مذكر	لا يَفْعَلَا	الألف	حذف النون
	جمع مذكر	لا يَفْعَلُوا	الواو	حذف النون
	مفرد مؤنث	لا تَفْعَلْ	خال	حذف الحركة
	مثنى مؤنث	لا تَفْعَلَا	الألف	حذف النون
	جمع مؤنث	لا يَفْعَلْنَ	النون	الفعل مبني على السكون
متكلم	وحده	لا أَفْعَلُ	خال	حذف الحركة
	مع الغير	لا نَفْعَلُ	خال	حذف الحركة



جواز م الفعلين

س: ماهي جوازم الفعلين وما عملها ؟

ج: هي إحدى عشر كلمة:

إِنْ - مَنْ - مَا - مَتَى - أَيْنَمَا - أَى - مَهْمَا - أَيَّانَ - أَنَّى - حَيْثُمَا - كَيْفَمَا .

تجزم الفعلين يكون أو لهما فعل الشرط والثاني جواب الشرط وجزاء هـ، ولأن كلها تفيد تعليق الجزاء بالشرط تسمى كلمات المجازات أيضا .

هذا هو بيان الأمثلة بالتفصيل

إن	حرف شرط يفيد تعليق الجواب بالشرط فقط	إن تجتهد تنجح
----	--------------------------------------	---------------

أما البقية فتفيد التعليق وشيئا آخر مثل

من	اسم شرط يستعمل لذوى العقول	من يزرع يحصد
ما	اسم شرط يستعمل لغير العاقل	ما تقرا تستفد
متى	اسم شرط يستعمل للزمان	متى تذهب اذهب
ايان	اسم شرط يستعمل للزمان	أيان تسافر أسافر
أينما	اسم شرط يستعمل للمكان	أينما توجه تلق صديقا
حيثما	اسم شرط يستعمل للمكان	حيثما تسكن اسكن
كيفما	اسم شرط يستعمل للحال	كيفما يكن الشعب يكن الحكام
أى	اسم شرط للمساواة بين الشرط والجزاء ويستعمل لذوي العقول	أي رجل يكرمني اكرمه
	ولغير ذوي العقول	أي كتاب تقرأ اقرأ
	وللمكان	أي مكان تذهب اذهب
	وللزمان	أي يوم تسافر اسافر



الفعل نوعان لازم و متعدي

س: ما هو الفعل اللازم؟

ج: هو الفعل الذي يلزم فاعله ولا يتعدى إلى المفعول مثل: "حسن زيد" فإنَّ "حسن" فعل لازم لانه لا يطلب المفعول ويسمى اللازم غير وضع القيام لعدم وقوعه على المفعول".

س: ما هو الفعل المتعدي؟

ج: هو الفعل الذي يتجاوز الفاعل ويتعدى إلى المفعول ليتم معناه مثل: "كرّم الله عليا" فإنَّ "كرّم" قد تجاوز فاعله إلى مفعوله.

س: كيف يجعل اللازم متعديا؟

ج: يجعل اللازم متعديا بطريقتين :

[١] نقل الثلاثي المجرد إلى المزيد فيه.

[٢] زيادة حرف الجر على المفعول به.

[١] التعدية بالنقل:

أما النقل فله وجهان:

[١] النقل إلى باب الافعال: بزيادة الهمزة في الأول مثل: كَرُمَ. وبعد التعدية

على الوجه المذكور ((أَكْرَمَ))

[٢] النقل إلى باب التفعيل: بتكرار العين مع الإدغام مثل ((كَرَّمْ)) و بعد

التعدية على الوجه المذكور ((كَرَّمْ)).

ملحوظة:

التعدية بالنقل مختص بالثلاثي المجرد.

[٢] التعدية بحرف الجر:

يزاد حرف الجر الباء على المفعول به سواء كان الفعل مجردا أو مزيدا فيه.

مثال المجرد. ((ذَهَبَ عَلَيَّ بَرِيدٌ)) بمعنى أَذْهَبَهُ.

مثال المزيد فيه ((انْطَلَقَ عَلَيَّ بَرِيدٌ)) بمعنى أَذْهَبَهُ.

المفاعيل

س: ما هو المفعول وكم عدد المفاعيل؟

ج: المفعول: ما كان معمولاً للفعل من جهة وقوعه عليه، أو فيه، أو له، أو معه، أو كان مؤكداً له، أو مبيناً لنوعه، أو عدده.

والمفاعيل خمسة هي:

[١] المفعول به.

[٢] المفعول المطلق.

[٣] المفعول فيه.

[٤] المفعول له.

[٥] المفعول معه.

المفعول به

هو اسم منصوب يقع عليه فعل الفاعل.

مثل: ((قَرَأْتُ الْكِتَابَ)).

”قَرَأْتُ“ فعل ماضٍ، والتاء ضمير الفاعل ”وَالْكِتَابَ“ مفعول به منصوب.

المفعول المطلق

هو مصدر يذكر بعد الفعل من لفظه، أو مرادفه للأغراض الآتية:

✽ لتأكيد الفعل مثل: (شرح المدرس الدرس شرحاً).

✽ أو لبيان نوعه مثل: (نظر نظرة الغاضب).

✽ أو لبيان عدده مثل: (ضربت اللص ضربتين).

فالكلمات (شرحاً) و(نظرة) و(ضربتين) كل منها مفعول مطلق، حيث أن الأول

يؤكد فعل الشرح، والثاني يبين نوع النظر، والثالث يبين عدد الضرب.

المفعول فيه

هو اسم يدل على زمن وقوع الفعل أو مكانه فهو ظرف للفعل سواء كان ظرف الزمان أو ظرف المكان.

مثل ظرف الزمان: (سَافَرْتُ يَوْمَ الْاِحْد).

مثل ظرف المكان: (جَلَسْتُ أَمَامَ الْكُرْسِيِّ).

فكلمتا (اليوم) و(أمام) كل منهما مفعول فيه، حيث إن الأول يبين زمن السفر والثاني يبين مكان الجلوس.

المفعول له

هو مصدر من غير لفظ الفعل يكون علة أو سببا لوقوعه.

مثل: (قَمْتُ اِكْرَامًا لِلْاَسْتَاذِ).

فاكراما: مفعول له :لأنه يبين غرض القيام.

المفعول معه

هو اسم منصوب تتقدمه جملة ويقع بعد الواو بمعنى (مع) مثل: ”سِرْتُ

والجبلَ“ أي سرت مع الجبل (فالجبل هو المفعول معه).



الأحرف المشبهة بالفعل

س: ماهي الأحرف المشبهة بالفعل وما عملها ؟

ج: الأحرف المشبهة بالفعل ستة، وهي: إِنَّ، أَنْ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَكِنَّ، لَعَلَّ.

تدخل على الجملة الاسمية فت نصب المبتدأ ويسمى اسمها وترفع الخبر ويسمى خبرها .

وجه التسمية: سميت هذه الأحرف المشبهة بالفعل لأنها مثل الفعل تعمل عمله وترفع وتنصب وتتألف من ثلاثة أحرف كالفعل.

س: ارسم جدولاً يوضح معاني الحروف المشبهة بالفعل ؟

جدول الحروف المشبهة بالفعل

عدد	الحروف	المعاني	الأمثلة
١	إِنَّ	تأكيد الحكم	إِنَّ الْكَرِيمَ مُحْتَرَمٌ
٢	أَنَّ	تأكيد الحكم	اعلم أَنَّ الْحَقَّ مُرٌّ
٣	كَأَنَّ	التشبيه	كَأَنَّ الْمُعَلَّمَ أَبٌ
٤	لَكِنَّ	الاستدراك	خَالِدٌ حَاضِرٌ لَكِنَّ أَخَاهُ غَائِبٌ
٥	لَيْتَ	التمني	لَيْتَ الْمَاضِي عَائِدٌ
٦	لَعَلَّ	الترجي	لَعَلَّ عَلِيًّا مُسَافِرٌ
		أو الاشفاق	لَعَلَّ الْعَدُوَّ قَرِيبٌ

س: اشرح هذه المفاهيم: التأكيد، التشبيه، الاستدراك، التمني، الترجي، الاشفاق.

ج: التأكيد: هو رفع احتمال وقوع الخبر .
التشبيه: هو مشاركة أمر لآخر في معنى بينهما .
الاستدراك: هو رفع ما يتوهم من الكلام السابق .
التمني: هو طلب أمر مستحيل .
الترجي: هو طلب الأمر المحبوب الممكن .
الاشفاق: هو توقع أمر مكروه .

والنون الثقيلة مفتوحة إلا إذا وقعت بعد الألف فتكون مكسورة.

النون الخفيفة

س: ما هي النون الخفيفة؟

ج: هي نون ساكنة دائما ولا تلحق الفعل إذا كان في آخره ألف.

س: اذكر كيفية التحاق النون الثقيلة بآخر الفعل المضارع؟

ج: تضاف في أول الفعل اللام المفتوحة المؤكدة وتلحق بآخره نون مشددة للتأكيد فيكون المضارع مؤكدا بمؤكدين.

[١] اللام في الأول [٢] النون في الأخير.

س: ما ذا يحصل بالفعل المضارع عند التحاق نون التأكيد الثقيلة؟

ج: يحصل مايلي :

[١] يبنى على الفتح فعل الواحد .

مثل: يَفْعَلُ وبعد التأكيد لَيَفْعَلَنَّ.

[٢] تحذف نون الاعراب من الأفعال الخمسة.

مثل: يَفْعَلَانِ وبعد التأكيد لَيَفْعَلَانَّ.

[٣] تحذف واو الجماعة اذا كان ما قبلها مضموما.

مثل: يَفْعَلُونَ وبعد التأكيد لَيَفْعَلُونَّ.

[٤] تحذف ياء المخاطبة اذا كان ماضيها مكسورا.

مثل: تَفْعَلِينَ بعد التأكيد لَتَفْعَلِينَ.

[٥] تضاف الألف الفاصلة بين نون النسوة والنون الثقيلة.

مثل: يَفْعَلْنَ وبعد التأكيد لَيَفْعَلَنَّ.

كما هو واضح في الجدول الآتى على وجه التفصيل:

جدول تصريف المضارع المؤكد بلام التأكيد والنون الثقيلة

الأمثلة	المضارع		أحوال الفاعل		
	مؤكد	غير مؤكد	العدد	الجنس	النوع
ملاحظات					
مبنى على الفتح	لَيَكْتُبَنَّ	يَكْتُبُ	مفرد		
تحذف نون الرفع	لَيَكْتُبَانَّ	يَكْتُبَانِ	مثنى	مذكر	
تحذف نون الرفع	لَيَكْتُبُنَّ	يَكْتُبُونَ	جمع		
مبنى على الفتح	لَتَكْتُبَنَّ	تَكْتُبُ	مفرد		
تحذف نون الرفع	لَتَكْتُبَانَّ	تَكْتُبَانِ	مثنى	مؤنث	
تزداد الألف الفاصلة	لَيَكْتُبَنَّ	يَكْتُبَنَّ	جمع		
مبنى على الفتح	لَتَكْتُبَنَّ	تَكْتُبُ	مفرد		
تحذف نون الرفع	لَتَكْتُبَانَّ	تَكْتُبَانِ	مثنى	مذكر	
تحذف نون الرفع	لَتَكْتُبُنَّ	تَكْتُبُونَ	جمع		
مبنى على الفتح	لَتَكْتُبَنَّ	تَكْتُبِينَ	مفرد		
تحذف نون الرفع	لَتَكْتُبَانَّ	تَكْتُبَانِ	مثنى	مؤنث	
تزداد الألف الفاصلة	لَتَكْتُبَنَّ	تَكْتُبَنَّ	جمع		
مبنى على الفتح	لَأَكْتُبَنَّ	أَكْتُبُ	مفرد	مشترك	
مبنى على الفتح	لَنَكْتُبَنَّ	نَكْتُبُ	مثنى وجمع		

☆☆☆☆☆

☆☆☆

النون الخفيفة

س: اذكر كيفية التحاق النون الخفيفة بآخر الفعل المضارع؟

ج: تضاف في أول الفعل المضارع اللام المفتوحة المؤكدة، وتلحق بآخره نون ساكنة، فيكون المضارع مؤكداً بمؤكدين، [١] اللام في الأول [٢] النون في الأخير.

التغيرات في لفظ المضارع

[١] يبنى على الفتح فعل الواحد .

مثل: ”يَفْعَلُ“ بعد التأكيد ”لَيَفْعَلَنَّ“.

[٢] تحذف نون الاعراب .

مثل: ”تَكْتُبُونَ“ وبعد حذف نون الاعراب ”تَكْتُبْنَ“.

[٣] تحذف واو الجماعة اذا كان ما قبلها مضموماً .

مثل: ”يَفْعَلُونَ“ وبعد حذف الواو ”لَيَفْعَلَنَّ“.

[٤] تحذف ”ياء“ المخاطبة اذا كان ما قبلها مكسوراً .

مثل: تَفْعَلِينَ ، وبعد حذف الياء ”لَتَفْعَلِينَ“.

[٥] لا تلحق الخفيفة فعل الاثنين، وهي أربعة أمثلة: وبفعل جماعة النساء،

وهما مثالان، وذلك بسبب التقاء الساكنين، وهما الألف والتنون، فللمضارع مع النون

الخفيفة ثمانية أمثلة، كما هو واضح في الجدول الآتي:



جدول تصريف المضارع المؤكد بلام

التأكيد والنون الخفيفة

الملاحظات	الفعل المضارع		أحوال الفاعل		
	مؤكد	غير مؤكد	العدد	الجنس	النوع
مبني على الفتح لا تلحق النون الخفيفة تحذف الواو ونون الاعراب	لَيَكْتُبُنْ X لَيَكْتُبُنْ	يَكْتُبُ يَكْتُبَانِ يَكْتُبُونَ	مفرد مثنى جمع		
مبني على الفتح لا تلحق النون الخفيفة = = = = =	لَتَكْتُبُنْ X X	تَكْتُبُ تَكْتُبَانِ يَكْتُبُنْ	مفرد مثنى جمع		
مبني على الفتح لا تلحق النون الخفيفة تحذف نون الاعراب وواو الجماعة	لَتَكْتُبُنْ X لَتَكْتُبُنْ	تَكْتُبُ تَكْتُبَانِ تَكْتُبُونَ	مفرد مثنى جمع		
تحذف نون الاعراب لا تلحق النون الخفيفة = = = = =	لَتَكْتُبُنْ X X	تَكْتُبِينَ تَكْتُبَانِ تَكْتُبُنْ	مفرد مثنى جمع		
مبني على الفتح = = = = =	لَاكْتُبُنْ لَنَكْتُبُنْ	أَكْتُبُ نَكْتُبُ	مفرد مثنى وجمع	مشارك	

☆☆☆☆☆

تأكيد الأمر المخاطب

س: اذكر كيفية التحاق نوني التأكيد بآخر الأمر؟

ج: تلحق نونا التأكيد بآخر الأمر، كالتحاقهما آخر الفعل المضارع إلا أنه لا تلحق اللام في أوله، ويحدث في لفظ الأمر ما يلي:

التغيرات في لفظ الأمر:

✱ يبنى على الفتح إذا كان الأمر خالياً من ضمير ظاهر.

✱ تحذف واو الجماعة.

✱ تحذف ياء المخاطبة.

✱ تزداد الألف الفاصلة بين نون الضمير والنون الثقيلة في صيغة جماعة

النساء.

✱ النون الثقيلة تكون مفتوحة إلا إذا وقعت بعد الألف.

✱ النون الخفيفة لا تلحق بالمثل الذي في آخره ألف، وذلك بسبب التقاء

الساكنين.

فعدد أمثلة الأمر المؤكد بالنون الثقيلة ستة.

فعدد أمثلة الأمر المؤكد بالنون الخفيفة ثلاثة فقط.

كما هو واضح في الجدول الآتي:

جدول الأمر المخاطب: الغير مؤكد و مؤكد بنوني التأكيد

الأحوال	غير مؤكد	مؤكد بالثقيلة	الضمائر الظاهرة	مؤكد بالخفيفة	الضمائر الظاهرة
مفرد مذكر	افْعَلْ	افْعَلَنَّ	الضمير المستتر	افْعَلْنِ	الضمير مستتر
مثنى مذكر	افْعَلَا	افْعَلَانَّ	-	لا تلحق	-
جمع مذكر	افْعَلُوا	افْعَلُونَّ	الواو المحذوفة	افْعَلُنَّ	الواو المحذوفة
مفرد مؤنث	افْعَلِي	افْعَلِنِ	الياء المحذوفة	افْعَلِنِ	الياء المحذوفة
مثنى مؤنث	افْعَلَا	افْعَلَانَّ	-	لا تلحق	-
جمع مؤنث	افْعَلْنِ	افْعَلْنَانَّ	-	النون	-

تلحق نونا التأكيد آخر فعل الأمر المخاطب والغائب .

وفعل النهي وكيفية الالتحاق كما ذكرنا في الفعل المضارع، إلا أنه لا تدخل

لام التأكيد في أول الفعل.

س: متى يجر الاسم الممنوع من الصرف بالكسرة؟

ج: يجر بالكسرة في حالتين:

[١] إذا كان معرفاً بأل مثل: "درست في المدارس الجديدة".

المدارس صيغة منتهى الجموع مجرور بالكسرة، لأنه معرف بأل.

[٢] إذا كان مضافاً مثل: "فتحت الأبواب بمفاتيحها".

مفاتيح صيغة منتهى الجموع مجرور بالكسرة، لأنه مضاف.

جدول علامات الخفض

عدد	العلامات	المواضع	الأمثلة
١	الكسرة	الاسم المفرد المنصرف جمع التكسير المنصرف جمع المؤنث السالم	نظرت إلى خالد سلمت على الزملاء رضي الله عن الصالحات
٢	الياء	الأسماء الخمسة الاسم المثنى جمع المذكر	سلم على أبيك اذهب إلى الصديقين رضي الله عن المؤمنين
٣	الفتحة	الاسم الذي لا ينصرف	مررت بأحمد

☆☆☆☆☆

☆☆☆

الأفعال الناقصة

كان وأخواتها

س: ما هى الأفعال الناقصة؟ ولما ذاً سميت بالناقصة؟

ج: الأفعال الناقصة هى ثلاثة عشر فعلاً، وهى فى الصورة الآتية:

كَانَ - صَارَ - أَصْبَحَ - أَمْسَى - أَضْحَى - ظَلَّ - بَاتَ - مَا دَامَ - مَا زَالَ - مَا بَرِحَ - مَا
أَنْفَكَ - مَا فَتَى - لَيْسَ.

وسميت بالناقصة لحاجتها إلى المنصوب: ((أى الى خبرها)).

حتى تتم الفائدة/أو لنقصانها عن بقية الأفعال لتجردها من الحدث.

س: ماهو عمل الأفعال الناقصة ؟

ج: تدخل على الجملة الاسمية، فترفع المبتدأ، ويسمى اسمها، وتنصب الخبر

ويسمى خبرها. ولها معان مختلفة تضاف إلى الجملة بعد الدخول عليها: كما
سنوضحها فى جدول الأفعال الناقصة.

س: كم قسماً للأفعال الناقصة من حيث التصرف والجمود؟

ج: هى ثلاثة أقسام.

القسم الأول: ما لا يتصرف مطلقاً مثل: ((دام)) و((ليس)) فلا يستعمل إلا فى

صورة الماضى.

القسم الثانى: ما يتصرف تصرفاً ناقصاً مثل: ((زال)) ((انفك)) ((برح))

((فتى)) فىأتى منه الماضى والمضارع، ويعمل العمل المذكور.

القسم الثالث: ما يتصرف تصرفاً كاملاً مثل: كان - صار - أصبح - أمسى -

أضحى - ظل - بات - فىأتى منه الماضى والمضارع والمصدر والصفة.

وما تصرف منها سواء كان فعلاً، أو صفة، أو مصدراً، يعمل عمل فعلها الماضى

المذكور.

جدول الأفعال الناقصة

الأفعال الناقصة	المعاني	الأمثلة	الفائدة
كَانَ أَصْبَحَ أَضْحَى أَمْسَى ظَلَّ بَاتَ	تفيد وقوع الخبر مطلقاً فى الماضى == وقت الصباح == == الضحى == == المساء == == النهار == == الليل ==	كَانَ الطَّالِبُ مُجْتَهِدًا أَصْبَحَ الْجَوُّ بَارِدًا أَضْحَى الْعَامِلُ نَشِيطًا أَمْسَى الْهَوَاءُ شَدِيدًا ظَلَّ وَجْهُ خَالِدٍ مُحْمَرًّا بَاتَ مُحَمَّدٌ مَسْرُورًا	
مَا زَالَ مَا بَرَحَ مَا أَنْفَكَ مَا فَتَى	تفيد استمرار الحكم فى الماضى =====	مَا زَالَ إِبْرَاهِيمُ وَاقِفًا مَا بَرَحَ عَلِيٌّ مُخْلِصًا مَا أَنْفَكَ الْجَوُّ حَارًا مَا فَتَى الْبَرْدُ قَارِسًا	الاستمرار = = =
مَا دَامَ	تفيد بيان مدة دوام الخبر	أَنَا وَاقِفٌ مَا دَامَ عَلِيٌّ جَالِسًا	الدوام
صَارَ	تبين تحويل الاسم من حال إلى آخر	صَارَ الْمَاءُ عَصِيرًا	التحويل
لَيْسَ	تبين عدم وقوع الخبر	لَيْسَ خَالِدٌ قَائِمًا	النفي

☆☆☆☆☆

الحال

س: ما هو الحال ؟

ج: الحال وصف نكرة تبين هيئة صاحبه عند صدور الفعل، وتقع بعد تمام الكلام، وتأتى مبينة.

- ❖ لهيئة الفاعل، مثل: "عَادَ الْقَائِدُ ظَافِرًا".
- ❖ أو لهيئة المفعول، مثل: "شَرِبْتُ الْمَاءَ بَارِدًا".
- ❖ أو لهيئة المجرور، مثل: "مَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ خَالِيَةً".
- ❖ أو لهيئة المبتدأ، مثل: "سَعِيدٌ كَاتِبًا يَسْحَرُ الْعُقُولَ".

س: ما المراد من كون الحال وصفاً وكونها واقعة بعد تمام الكلام؟

ج: المراد من كون الحال وصفاً أن يكون اسماً مشتقاً يدل على ذات متصفة بمصدر، كما في المذكور، أو يكون جامداً مؤولاً بالمشتق.
مثل: "عَادَ الْخَلِيلُ غَزَالاً". أى عاد مسرعاً كالغزال.
والمراد من كون الحال بعد تمام الكلام وقوعها بعد جملة مستغنية عنها من جهة الترتيب بحيث لا يقع مسنداً، أو مسنداً إليه، وهذا هو المراد من قول النحويين - بأن الحال فضلة - وليس المراد من الفضلة ما صح الاستغناء عنها من جهة المعنى.



شروط الحال

يشترط في حال أربعة شروط وهي:

[١] أن تكون صفة منتقلة لا ثابتة: ((أى نكرة مشتقة))

مثل: جَاءَ الرَّجُلُ ضَا حِكًا.

[٢] تكون نكرة لا معرفة: وقد تأتي معرفة إذا صح تأويلها بنكرة، مثل: "جَاءَ

الْأَمِيرُ وَحْدَهُ أَيْ مُنْفَرِداً".

[٣] تكون مشتقة لا جامدة: وقد تأتي الحال جامدة مؤولة بوصف مشتق،

مثل: "عَادَ غَزَالاً أَيْ مَسْرَعاً كَالْغَزَالِ".

[٤] تكون الحال نفس صاحبها في المعنى: فإذا قلنا ((عَادَ الْأَمِيرُ مُنْتَصِراً فَان

المنتصر هو نفس الأمير)).



صاحب الحال

هو الاسم الذي يبين الحال هيئته.

ويشترط فيه أحد الأمور الآتية:

[١] التعريف. [٢] التخصيص. [٣] التعميم. [٤] التأخير.

[١] التعريف: وهو أن يكون صاحب الحال معرفة، لأنه هو المحكوم عليه،

مثل: "جاء علي ماشياً" فإنّ علياً صاحب الحال، وهو معرفة في المثال المذكور.

[٢] التعميم: وهو أن يكون نكرة عامة، يتقدم حرف النفي، مثل: ما في

المدرسة من طالب متكاسل.

أو يتقدم حرف استفهام عليه، مثل: هل جاء أحد ركباً.

[٣] التخصيص: وهو أن يكون نكرة مخصصة بوصف. مثل: "زارني صديق

مخلص ركباً".

أو مخصصة بإضافة.

مثل: "جاء رجل فن مباحثاً".

[٤] التأخير: وهو أن يتأخر صاحب الحال، لأنه نكرة.

مثل: "جاءني ركباً رجل".

☆☆☆☆☆

مرتبة الحال

الأصل في الحال أن تتأخر عن صاحب الحال - وقد تتقدم عليه جوازا، وقد

تتقدم أو تتأخر وجوبا.

تتقدم الحال: وجوبا في ثلاثة مواضع، وهي:

[١] إذا كان صاحبها نكرة محضة.

مثل: "قدم مسرعاً طالب".

[٢] إذا كان صاحبها محصوراً.

مثل: "ما سافر ماشياً الا أخوك".

[٣] إذا كان صاحبها مضافا الى ضمير يلابسها، أى يعود على شئ يتعلق بمتعلقلها.

نحو: "واقفاً فى التلاميذ معلمهم".

ويتأخر الحال عن صاحبها وجوبا فى ثلاثة مواضع، وهى:

[١] إذا كانت الحال محصورة، مثل: "ما جاء خالد الا ناجحا".

[٢] إذا كانت الحال جملة، مثل: "جاء سعيد يركض".

[٣] إذا كان صاحبها مجرورا.

بالإضافة: مثل: "يُسْرُنِي وَقُوفٌ عَلَيَّ خَطِيْبًا".

أو بالحرف: مثل: "مَرَرْتُ بِبَكْرِ جَالِسًا".



التمييز

س: ماهو التمييز؟ وكم قسماله؟

ج: هو اسم جامد يزيل ابهام الاسم المذكور قبله، أو يفسر الابهام الواقع فى نسبة الفعل السابق عليه.

فالاسم المفسر للابهام يسمى بالتمييز، أو المميز، والمبهم من الاسم أو النسبة يسمى مفسراً، أو مميزاً، والتمييز باعتبار المبهم قسمان:

[١] تمييز مفرد أو ذات. [٢] تمييز جملة أو نسبة.

س: ماهو تمييز المفرد وكم قسماله؟

ج: هو ما يبين ابهام الاسم المفرد، وهو نوعان.

[١] ما يبين المقدار: والمقدار ما يقدر به الشئ، ويشمل الوزن والكيل والمساحة والمقياس.

[٢] ما يبين العدد: والعدد يعرف به كمية الأشياء، ويسمى تمييز العدد الصريح أو الكناية.

العدد الصريح: ما كان معروف الكمية كالواحد والاثنينالخ.

العدد الكناية: ما كان مجهول الكمية، أو يكون كناية عن عدد مبهم. وألفاظها كم أو أين وكذا.

تمييز المقدار عبارة عما يلي:

[١] تمييز الوزن مثل: "عندى رطل زيتا".

[٢] تمييز الكيل مثل: "أعطيت مدين ارزا".

[٣] تمييز المساحة مثل: "لي هكتار ارضا".

[٤] تمييز المقاس مثل: "أعطيته ذراعا حريرا".

أمثلة تمييز العدد:

العدد الصريح مثل: "عندي عشرون قلما".

العدد المبهم مثل: "كم ورقة قرأت".

س: أذكر احكام المقدار؟

ج: أحكامه ما يلي:

[١] يكون منصوبا. [٢] يجوز جره بمن.

[٣] يجوز جره بالإضافة. [٤] يجوز رفعه على البدلية.

س: اذكر احكام تمييز العدد؟

ج: أحكامه مايلي:

[١] يجب جره بالإضافة مجموعا مع الثلاثة إلى العشرة.

[٢] يجب جره مفردا مع المائة والألف .

[٣] يكون منصوبا مفردا مع أحد عشرة إلى تسع وتسعين .

س: ما هو تمييز الجملة أو النسبة؟

ج: هو ما يزيل ابهام نسبة الفعل، مثل: ((حَسَنَ علي خلقا)) فان نسبة الحسن

إلى علي مبهمة تحتمل أشياء كثيرة، بحيث أن للحسن جهات، وإذا قلنا ((خلقنا)) زال

الابهام، واتضح الأمر بأن حسنه من جهة خلقه.

تمييز النسبة قسمان:

[١] محول أو منقول.

[٢] غير محول أو غير منقول .

س: ما هو التمييز المحول.

ج: ما كان رده إلى تركيب ملحوظ يقع فيه التمييز فاعلا، أو مفعولا، أو مبتدأ.

والمنقول ثلاثة أنواع:

أ- منقول عن الفاعل، مثل: "فَاضَ الْإِنَاءَ مَاءً أَيْ فَاضَ مَاءَ الْإِنَاءِ".

ب- منقول عن المفعول، مثل: "رَفَعَتِ الرَّئِيسَ قَدْرًا" أَيْ رَفَعَتْ قَدْرَ الرَّئِيسِ.

ج- منقول عن المبتدأ، مثل: "مُحَمَّدٌ أَكْبَرُ مِنْكَ مَنْزِلًا أَيْ كَبُرَتْ مَنْزِلَةُ مُحَمَّدٍ".

حكم المنقول:

يكون منصوبا دائما، ولا يجوز جره بمن، أو بالاضافة .

وسبب نصبه: ما هو في الجملة من فعل أو شبهة.

س: ما هو غير المحول:

ج: ما لم يكن رده إلى تركيب يقع فيه فاعلا، أو مفعولا، أو مبتدأ.

حكم غير المنقول:

يجوز نصبه، مثل: "لِلَّهِ دَرُهُ فَارِسًا" كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظًا.

ويجوز جره بمن، مثل: "لِلَّهِ دَرُهُ مِنْ فَارِسٍ" كَفَى بِالْمَوْتِ مِنْ وَاعْظٍ.



لا النافية للجنس

س: ما هي (لا) النافية للجنس وما عملها؟

ج: ما تدل على نفي الحكم عن جميع أفراد الجنس الواقع بعدها، وهي تنصب الاسم، وترفع الخبر.

مثل: (لا تَلْمِيزَ حَاضِرٌ).

(فإنها تنفي الحضور عن جميع أفراد الجنس التلميذ).

واعرابه ما يلي:

”لا“: لنفي الجنس. ”تَلْمِيزَ“: اسم (لا) مبني على الفتح. ”حَاضِرٌ“: خبر (لا)

مرفوع.

س: ما هي شروط عمل (لا) النافية للجنس؟

ج: يشترط في عمل (لا) الأمور الآتية:

[١] أن يكون اسمها نكرة، تشمل نفي جميع أفراد الجنس .

[٢] أن يكون الاسم متصلاً بـ ”لا“ ولا يتقدم خبرها على اسمها.

[٣] أن لا يدخل على (لا) حرف جر.

[٤] أن لا يتكرر (لا) في الجملة.

[٥] أن يكون خبرها نكرة.

س: كم قسماً لاسم (لا) النافية للجنس، وما أحكامه.

ج: اسم (لا) النافية ثلاثة أقسام:

[١] المفرد. [٢] المضاف. [٣] الشبيه بالمضاف.

ويكون معرباً منصوباً أو يبنى على ما ينصب به.

س: متى يكون اسم ”لا“ النافية للجنس معرباً منصوباً اشرح بالأمثلة؟

ج: يعرب اسم ”لا“ منصوباً في الحالتين:

[١] اذا كان مضافاً مثل: ”لا طالب علم كسول.“ (لا): حرف نفي للجنس.

(طالب): اسم ”لا“ منصوب وهو مضاف. (علم): مضاف اليه. (كسول): خبر ”لا“

مرفوع.

[٤] إذا كان شبيهاً بالمضاف، والشبيه بالمضاف: وهو كل اسم اتصل به شيء من تمام معناه. مثل: "لا راغباً في الشر محبوب".

(لا) حرف نفي للجنس. راغباء اسم "لا" منصوب شبيه بالمضاف. (في) حرف جر. (الشر) اسم مجرور. (محبوب) خبر "لا" مرفوع.

س: متى يكون اسم "لا" مبني على ما ينصب به مثلاً لذلك؟

ج: إذا كان زائداً مفرداً فينصب بالفتحة أو ما ينوب عنها.

ج: يبنى اسم "لا" النافية على ما ينصب به إذا كان مفرداً، فينصب بالفتحة، أو ما ينوب عنها.

س: ما هو المفرد في باب اسم لا النافية للجنس.

ج: المفرد في باب لا النافية للجنس ما لا يكون مضافاً، ولا شبيهاً بالمضاف، فيتناول الاسم المفرد والمثنى والجمع بأنواعه الثلاثة - التكسير - والمذكر السالم - والمؤنث السالم.

جدول اسم ((لا)) لنافية للجنس

أحوال اسم (لا)	الأمثلة	حالة البناء
الاسم المفرد	لا طَالِبَ غَائِبٍ .	((طَالِبَ)) مبني على الفتح لأن الاسم المفرد ينصب بالفتحة.
الاسم المثنى	لا طَالِبَيْنِ غَائِبَانِ	((طَالِبَيْنِ)) مبني على الياء لأن الاسم المثنى ينصب بالياء
جمع التكسير	لا طُلَّابَ غَائِبُونَ	((طُلَّابَ)) مبني على الفتح لأن جمع التكسير ينصب بالياء
جمع المذكر السالم	لا طَالِبِينَ غَائِبُونَ	((طَالِبِينَ)) مبني على الياء لأن جمع المذكر السالم ينصب بالياء
جمع المؤنث السالم	لا طَالِبَاتٍ غَائِبَاتٍ	((طَالِبَاتٍ)) مبني على الكسرة لأن جمع المؤنث السالم ينصب بالكسرة

☆☆☆☆☆

المنادى

س: ما هو المنادى؟

ج: هو الاسم الظاهر يطلب اقباله بحرف من حروف النداء، مثل: "يا سعيد".
(يا) حرف النداء، و((سعيد)) هو المنادى.

س: ما هي حروف النداء؟

ج: حروف النداء هي: يا، أيا، أي، هيا، الهمزة.

س: ما هي أقسام المنادى؟

ج: المنادى خمسة أقسام، وهي:

[١] المفرد العلم ((والمفرد)) في باب المنادى ما لا يكون مضافاً، ولا شبيهها بالمضاف.

((والعلم)) هو ما يكون اسماً لشخص، أو مكان معين، فيتناول العلم في حالة الافراد، والتثنية، والجمع.

[٢] النكرة المقصودة: وهي التي يقصد بها واحد معين، سواء كان لفظه في حالة الافراد، أو التثنية، أو الجمع.

[٣] النكرة غير المقصودة: وهي التي لا يقصد بها واحد معين.

[٤] المضاف: ما أضيف الى ما بعده.

[٥] الشبيه بالمضاف: هو ما اتصل به شيء من تمام معناه.

والذى يتم به المعنى

إما أن يكون اسماً مرفوعاً بالمنادى، مثل: "يا مَحْمُوداً فَعْلُهُ".

أو يكون اسماً منصوباً بالمنادى، مثل: "يا سَامِعاً دُعَاءَ نَا".

أو يكون متعلقاً بالمنادى، مثل: "يا رَحِيماً بِالْعِبَادِ".

أو يكون اسماً معطوفاً عليه، مثل: "يا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ".

س: ما أحكام المنادى؟

ج: المنادى يبنى على ما يرفع به في الموضعين، ويعرب منصوباً في ثلاثة مواضع.

بني المنادى على ما يرفع به .

[١] إذا كان مفردا علما .

[٢] إذا كانت نكرة مقصودة .

[١] أمثلة المنادى المفرد العلم :

(أ) العلم في حالة الافراد، مثل: "يا زهير" ((يا)) حرف النداء ((زهير)) منادى مبني على الضم، لأن الاسم المفرد يرفع بالضممة.

(ب) العلم في حالة التثنية مثل: "يا محمدان" ((يا)) حرف النداء ((محمدان)) منادى مبني على الألف، لأن المشئ يرفع بالألف.

(ج) العلم في حالة جمع المذكر السالم، مثل: "يا محمدون" ((يا)) حرف النداء ((محمدون)) منادى مبني على الواو، لأن جمع المذكر السالم يرفع بالواو.

[٢] أمثلة المنادى النكرة المقصودة :

(أ) النكرة المقصودة في حالة الافراد، مثل: "يا مؤمن اعدل". ((يا)) حرف النداء ((مؤمن)) منادى مبني على الضم، لأن الاسم المفرد يرفع بالضم.

(ب) النكرة المقصودة في حالة التثنية، مثل: "يا مؤمنان اعدلا" ((يا)) حرف النداء ((مؤمنان)) منادى مبني على الألف، لان الاسم المشئ يرفع بالألف.

(ج) النكرة المقصودة في حالة جمع المذكر السالم مثل: "يا مؤمنون صلوا". ((يا)) حرف النداء ((مؤمنون)) منادى مبني على الواو، لأن جمع المذكر السالم يرفع بالواو.

يكون المنادى معربا منصوبا في ثلاثة مواضع

[١] عند ما يكون مضافا، مثل: "يَا صَادِقُ الْوَعْدِ".

[٢] أو شبيها بالمضاف، مثل: "يَا رَاكِبَا سَيَارَةٍ".

[٣] أو نكرة غير مقصودة، مثل: "يَا كَاسِلًا اجْتَهِدْ".

ملحوظة:

يستحق المنادى البناء إذا كان مفردا معربا، والمفرد يشمل غير المضاف، وغير الشبيه بالمضاف، كما أن المعرب يشمل العلم، والنكرة المقصودة، كانا في حالة الافراد، أو التثنية، أو الجمع.

س: ما حكم تابع المنادى؟

ج: تابع المنادى له ثلاثة أحوال.

[١] واجب النصب. [٢] جائر النصب. [٣] مثل المنادى المستقل.

س: متى يجوز الرفع والنصب في تابع المنادى؟

ج: يجوز فيه الرفع والنصب في حالتين، وهما:

[١] إذا كان نعتاً للمنادى مقروناً ((بأل)) مثل: "يا عَلِيُّ الْكَرِيمِ الأبِّ" أو "يا

عَلِيُّ الْكَرِيمِ الأبِّ".

[٢] إذا كان نعتاً للمنادى مقروناً ((بأل غير مضاف)) مثل: ((يا عَلِيُّ الْفَاضِلُ)).

أو مثل: ((يا عَلِيُّ الْفَاضِلِ)).

س: ما هو المنادى المفرد؟

ج: ما لا يكون مضافاً، ولا شبيهاً بالمضاف، فيتناول الأحوال الآتية للمنادى.

[١] العلم المفرد.

[٢] العلم المثنى.

[٣] النكرة المقصودة المفردة.

[٤] النكرة المقصودة المثناة.

[٥] جمع المذكر السالم حال كونه علماً.

[٦] جمع المذكر السالم حال كونه نكرة مقصودة.

المنادى المفرد في الأحوال المذكورة كلها يبنى على ما يرفع به.

✽ فلذا العلم المفرد يبنى على الضمة، لأن الاسم المفرد يرفع بالضمة.

✽ والنكرة المقصودة يبنى على الضمة، لأن الاسم المفرد يرفع بالضمة.

✽ والعلم المثنى يبنى على الألف، لأن الاسم المثنى يرفع بالألف.

✽ والنكرة المقصودة المثناة يبنى على الألف، لأن الاسم المثنى يرفع بالألف.

✽ وجمع المذكر السالم يبنى على الواو، لأن جمع المذكر السالم يرفع بالواو.

☆☆☆☆☆

التوابع

ما هو التابع وكم عدد التوابع؟

ج: التابع لغة: هو التالى. واصطلاحاً: لفظ يتبع ما قبله فى الاعراب وفي غيره من الاحكام، والأول يسمى بالمتبوع.

والتابع جمعه توابع وهي أربعة:

[١] النعت. [٢] التوكيد. [٣] البدل. [٤] العطف.

س: ما هو النعت؟

ج: النعت لغة: هو الوصف. وفي الاصطلاح هو تابع يكمل متبوعه ببيان صفة من صفاته. مثل: جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ.

فإن: ((الرجل)) متبوع، و((العالم)) نعت تابع له.

س: ما هو التوكيد؟

ج: التوكيد لغة: هو التقوية. وفي الاصطلاح: تابع يذكر لتقرير المتبوع، ويسمى المتبوع مؤكداً.

وهو نوعان [١] لفظي. [٢] معنوي.

التوكيد اللفظي

س: ما هو التوكيد اللفظي؟

ج: هو التقرير باعادة المؤكد بعينه، يقع في الفعل، والاسم، والضمير، والصفة، وفي كل أنواع الكلام.

مثل: جَاءَ يُوسُفُ يُوسُفُ.

فإن: ((يُوسُفُ)) الأول متبوع، و((يُوسُفُ)) الثانى توكيد له.

وقد يكون التوكيد اللفظي باعادة مرادف المؤكد.

مثل: جَاءَ حَضَرَ فَأَنَّ ((جَاءَ)) تأكيد ((لحضر)) إذ هما مترادفان.

التوكيد المعنوى

س: ما هو التوكيد المعنوي؟

هو التقرير بأحدى كلمات التوكيد، وهي: نَفْس، كُلّ، جَمِيع، أَجْمَع، كِلَا، كِلْتَا. مثل: حضر الرئيس نفسه.

فإنَّ ((الرئيس)) مؤكّد متبوع، والبدل ((نَفْسُه)) تأكيد معنوى تابع له.

س: ما هو البدل؟ وكم قسما له؟

ج: البدل لغة: العوض. وفي الاصطلاح: هو تابع يكون مقصودا بالحكم، ويذكر المتبوع تمهيدا له.

ويسمى المتبوع المبدل منه. والبدل أربعة اقسام، وهي:

[١] بدل الكل. [٢] بدل البعض.

[٣] بدل الاشتمال. [٤] بدل الغلط.

س: ما هو بدل الكل، مثل "لذلك"؟

ج: هو تابع يكون هو المتبوع عينه.

مثل: "جاء أخوك مُحَمَّدٌ".

فإن ((أخوك)) متبوع ((المبدل منه))، و((مُحَمَّدٌ)) تابع البدل، وهو عين

المتبوع، وبدل الكل يسمى بدل المطابق أيضا.

س: ما هو بدل البعض، مثل لذلك؟

ج: هو تابع يكون جزءاً من المتبوع، أو المبدل منه.

مثل: "أَكَلَ التفَّاحَ نِصْفَهُ".

فإنَّ ((التفاح)) متبوع ((المبدل منه))، و((نصفه)) تابع ((البدل))، وهو جزء

وبعض من التفاح.

س: ما هو بدل الغلط؟

ج: هو تابع يباين المتبوع، أو المبدل منه. ويذكر المتبوع خطأً باللسان، أو

الفكر، ولا يقصد المتكلم ذكره.

مثل: "أَذْهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ الْمَسْجِدِ".

فإن ((المدرسة)) متبوع، المبدل منه، و((المسجد)) تابع، البدل.

فالمتمكّن لم يقصد ذكر المدرسة بل قصد المسجد.

س: ما هو العطف لغة واصطلاحاً؟

ج: العطف لغة: هو الرجوع إلى الشئ بعد الانصراف عنه. وفى الاصطلاح: يطلق على نوعين من التوابع وهما:

[١] عطف البيان . [٢] عطف النسق.

س: ما هو عطف البيان مثل لذلك؟

ج: هو تابع جامد يوضح متبوعه أو يخصصه، ويكون أشهر منه.
مثل: "خَرَجَ صَدِيقُكَ خَالِدٌ".

((خالد)) عطف البيان تابع. ويسمى المعطوف.

س: ما هو عطف النسق مثل لذلك؟

ج: هو تابع يأتى بينه متبوعه أحد حروف العطف مثل. ((ذَهَبَ طَارِقٌ وَحَمِيدٌ))
ففى هذا المثال: ((طَارِقٌ)) متبوع ويسمى المعطوف عليه. والواو حرف العطف،
و((حَمِيدٌ)) تابع، ويسمى بالمعطوف.

جدول التوابع

التوابع	الأمثلة	التوضيح
١ - النعت	حَضَرَ الطَّالِبُ المَجْتَهِدُ	((المجتهد)) نعت للطالب

٢ - التوكيد

لفظى	قَرَأَ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ	((محمد)) تأكيد لفظى لمحمد الاول
معنوى	قَامَ الأمير نفسه	((نفس)) تأكيد معنوى للأمير

٣ - البدل

أ - بدل الكل	غَابَ الطَّالِبُ حَسَنُ	((حسن)) بدل الكل عن الطالب
ب - بدل البعض	أَكَلْتُ الخَبِزَ نِصْفَهُ	((نصفه)) بدل البعض عن الخبز.
ج - بدل الغلط	خُذِ القَلَمَ الورقَ	((الورق)) بدل الغلط عن القلم

٤ - العطف

١ - عطف بيان	حَضَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ خَالِدٌ	((خالد)) عطف بيان ل ((أبو محمد))
ب - عطف نسق	ذَهَبَ خَالِدٌ وَ مُحَمَّدٌ	((محمد)) عطف النسق لخالد

☆☆☆☆☆

الضمير المنفصل حسب موقعه فى الإعراب

س: كم قسما للضمير المنفصل حسب موضعه فى الإعراب ؟

ج: الضمير المنفصل حسب موقعه فى الإعراب قسمان.

[١] ما يقع فى محل الرفع، وهى ضمائر الرفع المنفصلة.

[٢] ما يقع فى محل النصب، وهى ضمائر النصب المنفصلة.

س: كم عدد ضمائر الرفع المنفصلة وما هى ؟

ج: هى أربعة عشر ضميرا كما يلى:

للمتكلم ضميران		
أنا نحن	للمفرد للمثنى والجمع	المشترك بين المذكر والمؤنث
للمخاطب ستة ضمائر		
أَنْتَ أَنْتُمَا أَنْتُمْ	للمفرد للمثنى للجمع	ثلاثة للمذكر
أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ	للمفرد للمثنى للجمع	ثلاثة للمؤنث
للغائب ستة ضمائر		
هُوَ هُمَا هُمْ	للمفرد للمثنى للجمع	ثلاثة للمذكر
هِيَ هُمَا هُنَّ	للمفرد للمثنى للجمع	ثلاثة للمؤنث

س: ما هى مواقع ضمير الرفع المنفصل ؟

ج: يقع ضمير الرفع المنفصل فى المواقع الآتية:

✽ يكون مبتدأ مثل:

((أَنَا مُجْتَهِدٌ)) أنا - مبتدأ، مجتهد - خبر.

✽ يكون فاعلا مثل:

((مَا ضَرَبَ الْأَهْوُ)) ضَرَبَ فعل ماضٍ - الّا - حرف استثناء، وهو ضمير فاعل.

✽ يكون نائب فاعل مثل:

((مَا ضَرَبَ إِلَّا هُوَ)) ضَرَبَ: فعل ماضٍ مجهول، "إلا" حرف استثناء، "هو"

ضمير نائب فاعل.

✽ يكون اسما مؤخرا للفعل ناسخ، مثل: ((لَمْ يَكُنْ حَاضِرًا إِلَّا أَنَا))، (لم يكن)

فعل ناسخ (حاضرا) خبر مقدم له (أنا) ضمير في محل رفع اسم متأخر لفعل ناقص.

س: كم عدد ضمائر النصب المنفصلة؟ وما هي:

ج: هي أربعة عشر ضميرا كمايلي:

للمتكلم ضميران		
المشترك بين المذكر والمؤنث	للمفرد للمثنى والجمع	إِيَّايَ إِيَّانَا
للمخاطب ستة ضمائر		
ثلاثة للمذكر	للمفرد للمثنى للمجمع	إِيَّاكَ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُمْ
ثلاثة للمؤنث	للمفرد للمثنى للمجمع	إِيَّاكِ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُنَّ
للغائب ستة ضمائر		
ثلاثة للمذكر	للمفرد للمثنى للمجمع	إِيَّاهُ إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ
ثلاثة للمؤنث	للمفرد للمثنى للمجمع	إِيَّاهَا إِيَّاهُمَا إِيَّاهُنَّ

- س: كم عدد ضمائر النصب المنفصلة؟ وما هي:
- ج: يقع ضمير النصب المنفصل في المواضع الآتية:
- [١] يكون مفعولا به، مثل: "إِيَّايَ كَلَّمَ الْأَمِيرُ".
- [٢] يكون خبر "كان" مثل: "مَا كَانَ النَّاجِحُ إِلَّا إِيَّايَ".
- [٣] عطف على اسم "إن" مثل: "إِنَّكَ وَإِيَّايَ نَاجِحَانِ".

الضمير المتصل

- س: كم قسما للضمير المتصل حسب موقعه في الإعراب؟
- ج: هي ثلاثة أقسام:
- [١] ما يقع في محل الرفع، وهي ضمائر الرفع المتصلة.
- [٢] ما يقع في محل النصب، وهي ضمائر النصب المتصلة.
- [٣] ما يقع في محل الجر، وهي ضمائر الجر المتصلة.

ضمائر الرفع المتصلة

- س: كم عدد ضمائر الرفع المتصلة؟ وما هي؟
- ج: هي ستة ضمائر
- [١] التاء المتحركة. [٢] ((نا)) للمتكلم. [٣] الف الاثنين.
- [٤] واو الجماعة. [٥] ياء المخاطبة. [٦] نون النسوة.
- اذكر مواضع ضمائر الرفع المتصلة
- يقع ضمير الرفع المتصل في المواقع الآتية:
- ✽ يكون فاعلا.
- مثل: كَتَبْتُ - كتب فعل ماضٍ معلوم والتاء فاعله.
- ✽ أو نائب فاعل.
- مثل: نُصِرْتُ - نُصِرَ فعل ماضٍ مجهول، والتاء نائب فاعله.
- ✽ أو اسما لفعل ناسخ.
- مثل: أَصْبَحْتُ - أصبح فعل ناقص، والتاء اسمه.

ضمائر النصب المتصلة

س: كم عدد ضمائر النصب المتصلة، وما هي؟

ج: هي أربعة عشر ضميراً كما يلي:

للمتكلم ضميران		
المشترك بين المذكر والمؤنث	للمفرد للمثنى والجمع	ضَرَبَنِي ضَرَبَنَا
للمخاطب ستّة ضمائر		
ثلاثة للمذكر	للمفرد للمثنى للجمع	ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ
ثلاثة للمؤنث	للمفرد للمثنى للجمع	ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ
للغائب ستّة ضمائر		
ثلاثة للمذكر	للمفرد للمثنى للجمع	ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ
ثلاثة للمؤنث	للمفرد للمثنى للجمع	ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ

☆☆☆☆☆

ضمير النصب المتصل

س: اذكر مواقع ضمير النصب المتصل؟

ج: يقع ضمير النصب المتصل في موضعين.

[١] يكون مفعولا به. مثل: ضَرَبْتُكَ.

[٢] يكون اسما لناسخ. مثل: إِنَّكَ مُؤْمِنٌ.

س: كم عدد ضمائر الجر المتصلة؟

ج: هي أربعة عشر وبيانها كما يلي:

للمتكلم ضميران		
المشترك بين المذكر والمؤنث	للمفرد للمثنى	لِي لَنَا
للمخاطب ستة ضمائر		
ثلاثة للمذكر	للمفرد	لَكَ
	للمثنى	لَكُمَا
	للجمع	لَكُمْ
ثلاثة للمؤنث	للمفرد	لِكِ
	للمثنى	لَكُمَا
	للجمع	لَكِنَّ
للغائب ستة ضمائر		
ثلاثة للمذكر	للمفرد	لَهُ
	للمثنى	لَهُمَا
	للجمع	لَهُمْ
ثلاثة للمؤنث	للمفرد	لِهَا
	للمثنى	لَهُمَا
	للجمع	لَهُنَّ

☆☆☆☆☆

الضمير المتصل

س: ما هي مواقع ضمير الجر المتصل؟

ج: يقع ضمير الجر المتصل في الموضعين.

[١] يكون مضافا اليه. مثل: والدي. ((والدي)) مضاف ((ي))، مضاف اليه.

[٢] يكون مسبوقا بحرف الجر. مثل: لي، ((ل)) مضاف ((ي)) ضمير مجرور.

ضمانر الجر المتصلة بالاختصار أربعة وهي:

[١] ((الياء)) [٢] ((نا)).

[٣] ((الكاف)) [٤] ((الهاء)).

وتستعمل في الصور المختلفة كما هو واضح في الجدول المذكور.



الضمير المستتر

س: ما هو الضمير المستتر وكم نوعاه؟

ج: هو الضمير الذي لا وجود له في اللفظ، بل يقدر في الذهن، كالضمير

المستتر في ((أُكْتُبُ)) فالتقدير - أُكْتُبُ أَنْتَ - أُكْتُبُ: فعل أمر مخاطب، وأنت المقدر

وجوبا فاعله. ولا يكون المستتر إلا مرفوع - ولا يستتر ضمير نصب، أو الجر،

لكونهما فضلة، ولا داعي إلى تقدير وجودهما، إذا عدا في اللفظ.

وينقسم الى قسمين:

[١] مستتر وجوبا. [٢] مستتر جوازا.

س: ما هو المستتر وجوبا.

ج: هو ما لا يحله محله الاسم الظاهر، مثل: ((اكتب))

أكتب - فعل أمر مخاطب ((وأنت)) ضمير مستتر وجوبا فاعله، فلا يقال

((أُكْتُبُ مُحَمَّدًا)).

س: في كم موضع يستتر الضمير وجوبا؟

ج: يستتر الضمير وجوبا في المواضع الآتية:

- [١] أمر الواحد المخاطب، مثل: (قُمْ) فالتقدير قُمْ أَنْتَ.
- [٢] المضارع المفرد المخاطب، مثل: (تَكْتُبْ) فالتقدير تَكْتُبُ أَنْتَ.
- [٣] المضارع المتكلم وحده، مثل: (أَقْرَأْ) فالتقدير أَقْرَأُ أَنَا.
- [٤] المضارع المتكلم مع الغير، مثل: (نَدْرُسُ) فالتقدير نَدْرُسُ نَحْنُ.

ملحوظة:

لا يجوز ذكر الاسم الظاهر في المواضع المذكورة، كما لا يجوز إظهار الضمير المقدر وجوبا، وإذا ذكر الضمير المقدر، فلا يكون إلا تأكيداً للمحذوف، فإذا قيل (أَكْتُبُ أَنَا) واكْتُبْ: فعل مضارع، وأنا: ضمير مستتر وجوبا فاعله، وأنا المذكور تأكيداً للضمير المقدر.

س: ما هو الضمير المستتر جوازا؟

ج: هو ما يحل الاسم الظاهر - مثل: "عَلِي كَتَبَ".

عَلِي - مبتدأ (كَتَبَ) فعل ماضٍ (هو) ضمير مستتر فاعله.

ويجوز أن نقول (عَلِي كَتَبَ ابْنَهُ)

عَلِي مبتدأ - كَتَبَ فعل ماضٍ - ابْنُهُ فاعل ظاهر حل محل الضمير الذي يستتر

جوازا.

س: في كم موضع يستتر الضمير جوازا؟

ج: يستتر الضمير جوازا في المواضع الآتية:

- [١] المفرد المذكر الغائب في الماضي.
- مثل: "مُحَمَّدٌ كَتَبَ" ويجوز أن يقال "مُحَمَّدٌ كَتَبَ أَخُوهُ".
- [٢] المفرد المؤنث الغائب في الماضي.
- مثل: "فَاطِمَةُ كَتَبَتْ" ويجوز أن يقال "فَاطِمَةُ كَتَبَتْ أُخْتُهَا".
- [٣] المفرد المذكر الغائب في المضارع.
- مثل: "عَلِيٌّ يَكْتُبُ" ويجوز أن يقال "عَلِيٌّ يَكْتُبُ أَخُوهُ".
- [٤] المفرد المؤنث الغائب في المضارع.
- مثل: "زَيْنَبُ تَكْتُبُ" ويجوز أن يقال "زَيْنَبُ تَكْتُبُ بِنْتُهَا".

س: كم قسما للضمير المستتر حسب موقع استتاره؟

ج: الضمير المستتر حسب موقع استتاره ثلاثة أقسام:

[١] مستتر في الفعل الماضي.

[٢] مستتر في الفعل المضارع.

[٣] مستتر في فعل الأمر.

المستتر في الماضي ضميران وهما:

[١] (هُوَ) مثل: "كَتَبَ" - والمستتر فيه (هُوَ).

[٢] (هِيَ) مثل: "كَتَبَتْ" - والمستتر فيه (هِيَ).

المستتر في المضارع خمسة.

وهي في أمثلة فعل الواحد (الخالية من ضمير ظاهر)

[١] (هُوَ) مثل: يَكْتُبُ الضمير المستتر فيه (هُوَ).

[٢] (هِيَ) مثل: تَكْتُبُ الضمير المستتر فيه (هِيَ).

[٣] (أَنْتَ) مثل: تَكْتُبُ الضمير المستتر فيه (أَنْتَ).

[٤] (أَنَا) مثل: أَكْتُبُ الضمير المستتر فيه (أَنَا).

[٥] (نَحْنُ) مثل: نَكْتُبُ الضمير المستتر فيه (نَحْنُ).

☆☆☆☆☆

الضمير المستتر فى الأمر المخاطب

وهو ضمير واحد (أنت) مثل: اُكْتُبْ وتقديره "اُكْتُبْ أَنْتَ".

س: أذكر مواقع الضمير المستتر؟

ج: الضمير المستتر يقع في محل رفع دائما.

✽ يكون فاعلا. مثل: "عَلَيَّ كُتِبَ".

(على) مبتدأ مرفوع كتب فعل ماض مبني على الفتح و(هُوَ) ضمير مستتر في

محل رفع فاعل.

✽ أو نائب فاعل مثل: "الْقُرْآنُ قُرِئَ".

(القرآن) مبتدأ مرفوع - (قُرِئَ) فعل ماض مجهول مبني على الفتح (هو) ضمير

مستتر في محل رفع نائب فاعل.

جدول الضمير المستتر

صاحب الضمير	الضمير	نوعية الفعل			حكم الاستتار
		الماضى	المضارع	الأمر	
مفرد متكلم	أنا	-	أَفْعَلُ	-	وجوبا
مثنى و جمع	نحن	-	نَفْعَلُ	-	=
مفرد مخاطب	أنت	-	تَفْعَلُ	إِفْعَلْ	=
مفرد غائب	هو	فَعَلَ	يَفْعَلُ	-	جوازا
مفردة غائبة	هي	فَعَلَتْ	تَفْعَلُ	-	=

جدول الضمير البارز

صاحب الضمير	مرفوع	منصوب	مرفوع	منصوب و مجرور
مفرد	أنا	إِيَّايَ	التاء	ى
مثنى و جمع	نحن	إِيَّانَا	نا	نا
مفرد	أنت	إِيَّاكَ	التاء	الكاف
مثنى	أنتما	إِيَّاكُمَا	=	=
جمع	أنتم	إِيَّاكُمْ	=	=
مفرد	أنت	إِيَّاكَ	=	=
مثنى	أنتما	إِيَّاكُمَا	=	=
جمع	أنتن	إِيَّاكنَ	=	=
مفرد	هو	إِيَّاهُ	=	الهاء
مثنى	هما	إِيَّاهُمَا	الالف	=
جمع	هم	إِيَّاهُمْ	الواو	=
مفرد	هى	إِيَّاهَا	-	=
مثنى	هما	إِيَّاهُمَا	الألف	=
جمع	هن	إِيَّاهُنَ	النون	=

☆☆☆☆☆

البناء / المبنى / أقسام المبنيات

س: ما هو البناء وما هو المبنى؟

ج: البناء هو لزوم آخر الكلمة حالة واحدة من الشكل.

والمبنى كلمة تلازم حالة واحدة - ولا يتغير شكل آخرها بسبب تغير موضعها في الكلام.

مثل: "هَذَا تَلْمِيذٌ".

(هذا) مبتدأ وهو في موضع الرفع.

"ضَرَبْتُ هَذَا".

(هذا) مفعول به وهو في موضع النصب.

"مَرَرْتُ بِهَذَا".

(هذا) مسبوق بحرف جر، وهو في موضع الخفض.

فـ(هَذَا) كلمة مبنية، لأنها لزمّت حالة واحدة، ولم يتغير شكل آخرها بتغير

الموقع، كما يتضح لنا في الأمثلة المذكورة.

س: ما هي المبنيات؟

ج: يكون المبنى حرفاً أو اسماً أو فعلاً؟

الحروف: الحروف كلها مبنية بلا استثناء.

الأفعال: يبنى من الأفعال ما يلي:

[١] الماضي . مبنى دائماً.

[٢] الأمر . مبنى دائماً.

[٣] المضارع . مبنى في الحالتين فقط، وهما:

[١] إذا اتصلت به نون التوكيد: وهي أمثلة فعل الواحد يكون المضارع فيها

مبنياً على الفتح .

[٢] إذا اتصلت به نون جماعة النساء .

وهما صيغتا لجماعة النساء مبنيتان على السكون.

الأسماء:

المبنيات من الأسماء ثمانية وهي:

- [١] الضمائر جميع أنواعها. [٢] بعض أسماء الشرط.
[٣] أسماء الاستفهام. [٤] أسماء الإشارة.
[٥] أسماء الأفعال. [٦] الأسماء الموصولة.
[٧] الأعداد المركبة. [٨] بعض الظروف.

س: ماهي علامات البناء؟

ج: علامات البناء ثمانية وهي:

- [١] السكون [٢] البناء على ما يجزم به [٣] الفتحة [٤] البناء على ما ينصب به.
[٥] الضمة. [٦] البناء على ما يرفع به. [٧] الكسرة [٨] فتحتان.

جدول علامات المبنيات / انواعها / أمثلتها رقم (١)

العلامات	المواضع	الأمثلة
١	بعض الحروف	قَدْ - هَلْ - مِنْ
٢	أسماء الاستفهام	كَمْ - مَنْ
٣	بعض أسماء الأفعال	سَرَعَانْ - شَتَانْ
٤	الفعل الماضي إذا اتصل به ضمير رفع متحرك	مِنْ كَتَبْتُ إِلَى كَتَبْنَا
٥	الفعل المضارع إذا اتصل به ضمير نون النسوة	يَفْعَلْنَ - تَفْعَلْنَ
السكون	فعل أمر صحيح الآخر خال من ضمير ظاهر	اُكْتُبْ
حذف حرف لعل	فعل أمر معتل الآخر خال من ضمير ظاهر	اِرْمِ
حذف النون	فعل أمر إذا اتصل به ضمير الألف / الواو / الياء.	اُكْتُبَا - اُكْتُبُوا - اُكْتُبِي
١	بعض الحروف	سَوْفَ - رَبَّ
٢	أسماء الاستفهام	أَيْنَ - كَيْفَ
٣	بعض الأسماء الموصولة	الَّذِينَ - مَا
٤	بعض أسماء الإشارة	هَذَا - ذَلِكَ
٥	الفعل الماضي إذا لم يتصل به ضمير رفع متحرك	كَتَبَ - كَتَبَا
٦	الفعل المضارع المؤكد بالنون الثقيلة والخفيفة.	لَيَفْعَلَنَّ - لَيَفْعَلُنَّ
٧	فعل الأمر المؤكد بالنون الثقيلة والخفيفة	اُكْتُبَنَّ - اُكْتُبُنَّ

جدول المبنيات رقم (٢)

الأمثلة	المواضع	العلامات
لا طالبَ موجود	اسم لا النافية للجنس اسم مفرد	الفتحة
لا مجتهدَيْن راسيين	اسم مثنى	الياء
لا راسِيَيْن معنا	جمع مذكر سالم	الياء
لا كافراتٍ في مكةَ	جمع مؤنث سالم	الكسرة
منذ حيث	بعض الحروف ظرفا الزمان	الضمة =
يا محمدُ	المنادى العلم المفرد	الضمة
يا ظالمُ	النكرة المقصودة	الضمة
يا محمدانِ	العلم المثنى	الألف
يا ظالمانِ	النكرة المقصودة المثنى	الألف
يا محمدونَ	العلم جمع مذكر سالم	الواو
يا ظالمونَ	النكرة المقصودة جمع مذكر سالم	الواو
هؤلاء - هذه	أسماء الإشارة	الكسرة
الذي - التي	الأسماء الموصولة	=
أمس	بعض الظروف	=

جدول المبنيات رقم (٣)

الأمثلة	المواضع	العلامات
من أحدَ عَشَرَ الى تِسْعَةَ عَشَرَ	الأعداد المركبة .	١
ما سوى اثنا عشر		
صباح - مساء - ليل - نهار	الظروف المركبة	٢

س: ما هو المفرد فى باب (لا) النافية للجنس؟

ج: هو ما لا يكون مضافا ولا شبيها به فيتناول الأحوال الآتية:

[١] الاسم المفرد .

[٢] الاسم المثنى .

[٣] جمع المذكر السالم .

[٤] جمع المؤنث السالم .

فاسم (لا) يكون مبني على ما ينصب به فى الأحوال المذكورة كلها فلذا .

الاسم المفرد يبنى على الفتحة لأنه ينصب بالفتحة .

الاسم المثنى يبنى على الياء لأنه ينصب بالياء .

جمع المذكر السالم يبنى على الياء لأنه ينصب بالياء .

جمع المؤنث السالم يبنى على الكسرة لأنه ينصب بالكسرة .

